COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK
عنبر، ناگ، ماریا ۱۷۲
کس ڈا پیٹ تھا؟
PDFBOOKSFREE.PK
اے حمید
۱۷۲

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

عنبر، ناگ، ماریا اور کیپٹن خلا میں

گنڈاپ کون تھا؟

اے حمید

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

PVL
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب

• قبرستان کا بھوت
• تین پُراسرار آدمی
• بچوں کا اغوا
• گنڈاپ اور ناگ
• گنڈاپ کون تھا؟

قبرستان کا بھوت

گنڈاپ کی ساری طاقتیں بے اثر ہو چکی تھیں۔

وہ نہ تو ماریا کی طرح غائب ہو سکتا تھا۔ اور نہ ناگ کی طرح سانپ بن سکتا تھا۔ اور شہزادی نیلوفر نے یہ شرط سامنے رکھ دی تھی کہ وہ کسی ایسے شخص سے ہی شادی کر سکتی ہے جو غائب بھی ہو سکتا ہو اور سانپ بھی بن سکتا ہو۔ شہزادی نیلوفر یہ معلوم کرنا چاہتی تھی کہ گنڈاپ میں یہ دونوں طاقتیں واقعی ختم ہو چکی ہیں؟

گنڈاپ بے چینی سے کمرے میں ٹہل رہا تھا کہ شہزادی نیلوفر کو کیا جواب دے۔ وہ شہزادی نیلوفر سے ضرور شادی کرنا چاہتا تھا۔ مگر شہزادی صرف ایک ہی صورت میں اس سے شادی کرنے پر راضی تھی کہ اگر وہ یہ ثابت کر دے کہ وہ سانپ بھی بن سکتا ہے۔ اور ماریا کی طرح غائب بھی ہو سکتا ہے۔ شہزادی نیلوفر نے گنڈاپ کے دل کا راز معلوم کرنے کے لیے نقلی آنسو پونچھتے ہوئے کہا۔

"گنڈاپ کیا کسی طرح تم یہ دونوں طاقتیں حاصل کر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سکتے ہو؟ اگر تمہارے پاس یہ دونوں طاقتیں آجائیں تو میں آج ہی تم سے شادی کرنے پر تیار ہوں۔ میں ملکہ اور بادشاہ کو میں راضی کر لوں گی۔ بلکہ وہ کچھ تیار بھی ہیں۔ میں نے ملکہ سے بات کر لی ہوئی ہے۔

اب تو گنڈاپ اور زیادہ بے چین ہو گیا۔ ایران کا تخت اس کے ہاتھ میں آتے آتے نکل رہا تھا۔ اس کی منزل اس کے سامنے تھی۔ مگر وہ وہاں تک پہنچ نہیں سکتا تھا۔ شہزادی نیلوفر سے وہ زبردستی شادی نہیں کر سکتا تھا۔ پہلے جب اس کے پاس عنبر ناگ ماریا کی طاقتیں موجود تھیں تب تو وہ ایسا زبردستی بھی کر سکتا تھا مگر اب وہ بالکل بے طاقت تھا۔ اس کے پاس کوئی طاقت نہیں تھی سوائے اس کے کہ وہ نیلے سانپ کو بلوا سکتا تھا۔ اس سے کسی کو ڈسوا سکتا تھا اور پھر نیلے سانپ کو حکم دے سکتا کہ وہ اس کا زہر چوس لے۔ نیلے سانپوں کے علاوہ اس کا دوسرے کسی سانپ پر حکم نہیں چلتا تھا۔ صرف اتنی معمولی طاقت پر وہ ایران کی شہزادی سے زبردستی شادی نہیں کر سکتا تھا۔ گنڈاپ نے اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

"شہزادی! میں۔ میں نہ تو غائب ہو سکتا ہوں اور نہ ہی سانپ بن سکتا ہوں۔ مگر یہ سب وہم ہے۔

فقیر کی باتوں پر ہمیں یقین نہیں کرنا چاہیئے۔ یہ لوگ تو جو جی میں آتا ہے۔ کہہ دیتے ہیں"

شہزادی نیلوفر نے جب یہ سنا کہ گنڈاپ غائب بھی نہیں ہو سکتا اور سانپ بھی نہیں بن سکتا تو اس کا دل خوشی سے جھوم اٹھا۔ دریاب کے بزرگ استاد کا طلسمی نقش اپنا کام کر گیا تھا۔ گنڈاپ کی طاقتیں چھ ماہ کے لیے ہی سہی مگر اس وقت اس سے چھین لی گئی تھیں۔ اس نے جلدی سے کہا۔

"گنڈاپ ایسا نہ کہو۔ اس فقیر نے ہمارے شاہی خاندان کے بارے میں آج تک جو بھی پیش گوئی کی وہ سچ ثابت ہوئی ہے۔ میں نہیں چاہتی کہ تم سے شادی کر کے میں اپنی پیاری امی اور باپ سے محروم ہو جاؤں۔ اور ہمارا سارا خاندان تباہ ہو جائے"

گنڈاپ نے شہزادی نیلوفر کا ہاتھ تھام کر کہا۔

"شہزادی! میں تم سے اپنے دل کا راز نہیں چھپا سکتا۔ یقین کرو یہ دونوں طاقتیں آج سے ایک روز پہلے میرے پاس تھیں۔ مگر نہ جانے کیا ہوا کہ یہ طاقتیں اب مجھ سے چھین لی گئی ہیں۔ لیکن مجھے پوری امید ہے کہ یہ طاقتیں بہت جلد مجھے واپس مل جائیں گی"

شہزادی نے کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"تو ٹھیک ہے۔ میں تمہارا انتظار کروں گی۔ جب تمہیں یہ طاقتیں واپس مل گئیں۔ اور تم غائب ہونے کے ساتھ ساتھ سانپ بھی بن سکو گے تو میں تم سے شادی کروں گی۔"

یہ کہہ کر شہزادی نیلوفر نے لبادہ اٹھا کر اوڑھا اور گنڈاپ کے کمرے سے نکل گئی۔ گنڈاپ اپنا سر پیٹ کر رہ گیا۔ کم بخت اس وقت ہی میری طاقتوں کو ختم ہونا تھا۔ اس نے ہر قسم کے منتر بھی پڑھ کر دیکھ لیے تھے۔ مگر کسی منتر نے بھی اس کی طاقت اسے واپس نہیں کی تھی۔ شہزادی نیلوفر نے دریاب کو جاکر بتا دیا کہ وہ اسے یہ کہہ آئی ہے کہ جب اس کے پاس دونوں طاقتیں واپس آ جائیں گی تو وہ اس سے شادی کرے گی۔ دریاب نے کہا۔

"تو کیا تم اسے یہ کہہ آئی ہو کہ میں تمہارا انتظار کروں گی؟"

شہزادی نے کہا۔

"تو اور کیا کہتی اسے؟"

دریاب بولا۔

"تمہیں تو معلوم ہی ہے کہ طلسمی نقش کا اثر چھ ماہ تک ہی رہے گا۔ چھ ماہ کے بعد تو اس کے پاس طاقتیں آ جائیں گی۔ پھر تم کیا کرو گی؟"

شہزادی نیلوفر نے غصے سے کہا۔

"میں دیوتاؤں سے دعا مانگوں گی کہ یہ شیطان آدمی چھ ماہ کے اندر اندر مر جائے۔"

دریاب نے سانس بھر کر کہا۔

"صرف دعا سے کچھ نہیں ہوگا۔ ہمیں اس بارے میں بزرگ استاد سے مشورہ کرنا پڑے گا۔ ہو سکتا ہے وہ ہمیں ایک بار پھر طلسمی نقش لکھ کر دیں تاکہ گنڈاپ کی طاقتیں مزید چھ ماہ بلکہ ہمیشہ کے لیے ختم ہو جائیں گی۔"

دریاب اور نیلوفر شہزادی مطمئن ہو گئے۔ دوسری طرف ——

اسی روز دریاب اکیلا ہی اپنے بزرگ استاد کے جھونپڑے میں گیا اور اس سے ساری بات بیان کر دی۔ بزرگ استاد نے کہا۔

"فکر کرنے کی کوئی بات نہیں۔ پانچ ماہ گزر جانے دو۔ میں چھٹے مہینے کے شروع میں تمہیں ایک اور نقش لکھ کر دوں گا۔ وہ بھی گنڈاپ کو پانی یا قہوے میں گھول کر پلا دینا۔ خدا کے حکم سے اس کی شیطانی طاقتیں ہمیشہ کے لیے ختم ہو جائیں گی۔"

—— گنڈاپ بھی خاموش ہو کر وقت کا انتظار کرنے لگا۔ اب اس نے تخت پر قبضہ کرنے کے لیے فوج کے سپہ سالار سے ساز باز شروع کر دی تھی۔ اسے پورا یقین تھا کہ کسی بھی وقت اس کی کھوئی ہوئی طاقتیں اسے واپس مل جائیں گی۔ منگل کی رات کو وہ ایک بچے کو اغوا کر کے اس کا سانس برابر پی جاتا تھا۔

ان لوگوں کو ہم ایران میں ہی چھوڑتے ہیں۔ اور واپس گندھارا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

چلتے ہیں۔ جہاں مینار والے مقبرے کے باہر نیلا سانپ چھپ
پہرہ دے رہا ہے اور قبر کے نیچے خفیہ تہہ خانے میں دیوار کے
ساتھ لگے تابوتوں میں عنبر ماریا کیٹی تھیو سانگ اور جوجی سا
نیم مُردہ حالت میں پڑے تھے۔ یہاں درمیان والا تابوت خالی
تھا۔ اس تابوت میں گنڈاپ لاش کی شکل میں بند ہوا کرتا تھا۔ دالان
دس بارہ سانپ اِدھر اُدھر رینگ کر عنبر ماریا کیٹی اور تھیو سانگ اور
جوجی سانگ کے تابوتوں کی حفاظت کر رہے تھے۔

یہاں تھوڑی دور پرانے مقبرے والا قدیمی قبرستان تھا۔ اس قبر
کی ایک قبر میں اصلی ناگ کا مُردہ پڑا تھا۔ اس کے سر میں کیل ٹھکا ہو
تھا۔ اس کیل کی وجہ سے اس کو کوئی ہوش نہیں تھی اور قبر کے اندر و
بالکل ایک لاش کی مانند تھا۔ یہاں گندھارا شہر میں ایک ایسا آدمی
بھی رہتا تھا جو ناجائز اور خفیہ طور پر مُردوں کی کھوپڑیاں فروخت کر
تھا۔ اس آدمی کا نام کپال تھا۔ کپال نے شہر سے باہر ایک ویران جگہ
پر اپنا مکان بنا رکھا تھا۔ جہاں وہ اپنے ایک ساتھی کے ساتھ رہتا تھا
یہ لوگ مہینے میں ایک بار آس پاس اور گندھارا شہر کے قبرستانوں
کا ایک چکر لگاتے اور قبروں میں جو تازہ مُردے دفن کیے جاتے اِن کو
نکال کر اپنے گھر لے جاتے۔ پھر ان کی کھوپڑیاں اُتار کر بوری میں
جمع کرتے اور لے دوسرے شہر میں لے جا کر ایک خاص آدمی
کے پاس بیچ دیتے۔ اِس طرح سے انہیں کافی آمدنی ہو جاتی۔

ایک رات جبکہ سارا شہر اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا کپال اپنے

ساتھی کو لے کر مقبرے والے پرانے قبرستان میں داخل ہوا۔ دونوں
گھوڑوں پر سوار تھے اور ایک بوری انہوں نے اپنے پاس رکھی ہوئی
تھی۔ رات کے اندھیرے میں انہوں نے گھوڑوں کو ایک درخت سے
باندھا اور قبروں میں آ گئے۔ یہاں سے وہ بہت سی قبروں سے مُردوں
کی کھوپڑیاں نکال کر لے چکے تھے۔ اب وہ یہ دیکھنے آئے تھے کہ اگر
کسی قبر میں کوئی تازہ لاش دفن کی گئی ہو تو وہ اسے نکال کر لے جائیں۔
چونکہ کھوپڑی کے ساتھ انہیں یہاں سے سالم لاش کو ساتھ لے جانا پڑتا تھا
اگر لاش قبر میں گل سڑ گئی ہو تو وہ آسانی سے مُردے کے ڈھانچے کی کھوپڑی
اور ریڑھ کی ہڈیاں نکال کر لے جاتے تھے کپال اپنے ساتھی کے ہمراہ قبروں
کو اندھیرے میں ——— جھک کر غور سے دیکھتا آگے بڑھ رہا تھا۔

اچانک اِسے ایک قبر پر تازہ مٹی دکھائی دی۔ اس نے اپنے ساتھی
سے کہا۔

"یہ قبر مجھے تازہ لگتی ہے۔ اِسے کھود کر دیکھتے ہیں۔
ضرور اس میں تازہ لاش دفن ہے"

دونوں نے قبر کھودنی شروع کر دی۔ اس قبر میں ناگ دفن تھا۔
ناگ انسانی حالت میں تھا اور اِس کی کھوپڑی میں کیل ٹھکی ہوئی
تھی۔ کپال اور اس کا ساتھی اندھیرے میں جلدی جلدی قبر کھود رہے تھے
بہت جلد انہیں قبر میں پڑی ناگ کی لاش نظر آ گئی۔ کپال نے کہا۔

"یہ بالکل تازہ لاش ہے اِسے باہر نکالو"

دونوں نے مل کر ناگ کی لاش کو باہر نکال کر بوری میں بند کیا۔ اسے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

گھوڑے پر ڈالا اور لے کر اپنے شہر کے باہر والے مکان کی طرف روانہ ہو گئے۔ راتوں رات وہ اپنے ویران مکان میں آ گئے۔ ناگ کی لاش کو انہوں نے پچھلی کوٹھڑی میں بچھی ہوئی چارپائی پر ڈال دیا۔

کپال نے کہا۔

"ابھی رات کا وقت ہے۔ میرا خیال ہے کہ اس تازہ لاش کی کھوپڑی اور ریڑھ کی ہڈیاں دن کی روشنی میں نکالیں گے۔ ابھی چل کر آرام کرتے ہیں۔"

ناگ کی لاش کو پچھلی کوٹھڑی میں چھوڑ کر دونوں اوپر والی کوٹھڑی میں جا کر سو گئے۔ سخت تھکے ہوئے تھے۔ فوراً گہری نیند میں کھو گئے۔

اب ایسا اتفاق ہوا کہ ایک کالی جنگلی بلی مکان کی منڈیر پر سے کود کر صحن میں آ گئی۔ اوپر جانے والے زینے کا دروازہ بند تھا۔ بلی برآمدے میں آ گئی۔ یہاں کوٹھڑی کا دروازہ بھی بند تھا۔ کھڑکی کھلی تھی۔ اس کھڑکی میں سلاخیں لگی ہوئیں تھیں۔ مگر سلاخوں میں اتنی جگہ ضرور تھی کہ بلی اس میں سے گزر کر کوٹھڑی کے اندر کود گئی۔ اس کوٹھڑی میں سے کالی بلی کو گوشت کی خوشبو آ رہی تھی۔ اصل میں دو روز پہلے یہاں ایک تازہ لاش کی کھال اتاری گئی تھی تاکہ اس کی ریڑھ کی ہڈی پوری کی پوری باہر نکال لی جائے۔ اسی وجہ سے کالی بلی کو گوشت کی۔ بُو کھینچ کر اس کوٹھڑی میں لے آئی تھی۔ کوٹھڑی میں اندھیرا تھا۔ مگر بلی اس اندھیرے میں اچھی طرح سے دیکھ رہی تھی۔ اسے ایک آدمی چارپائی پر لیٹا نظر آیا۔ مگر بلی کو فوراً ہی محسوس ہو گیا کہ یہ آدمی سانس نہیں لے رہا ہے۔

اس چارپائی پر ناگ پڑا تھا۔ وہ بالکل مُردہ حالت میں تھا اور اس کا سانس بھی نہیں چل رہا تھا۔ بلی کود کر چارپائی پر آ گئی اور ناگ کے جسم کو سونگھنے لگی۔ اس نے ناگ کو مُردہ جان کر اس کے سر پر پنجہ مارا۔ بلی کی بدقسمتی اور ناگ کی خوش قسمتی سے بلی کے پنجے کے مڑے ہوئے ناخن ناگ کے سر میں ٹھکی ہوئی کیل میں پھنس گئے۔ بلی نے پریشان ہو کر زور لگا کر پنجہ باہر کھینچا تو ناگ کے سر میں ٹھکا ہوا کیل بھی پنجے کے ساتھ باہر آ گیا۔

بلی گھبرا کر پیچھے ہٹ گئی۔ اسے بھوک بھی بہت لگی تھی۔ وہ ناگ کو مُردہ لاش سمجھ کر اس کا گوشت کھانے کے لیے اس کی گردن کے پاس ایک بار پھر آئی اور منہ مارنے ہی لگی تھی کہ اسے یوں لگا کہ جیسے لاش کی آنکھیں اسے گھور رہی ہیں۔ کیل سر میں سے نکل جانے کے بعد ناگ کا سانس بھی چلنا شروع ہو گیا تھا۔ ناگ نے اپنی حالت پر غور کیا۔ اس نے ذہن پر زور دے کر سوچا کہ وہ یہاں کیسے آ گیا۔ اسے کچھ معلوم نہیں تھا کہ اس کی کھوپڑی میں کسی نے کیل ٹھونک دی تھی۔ اور یہ کیل بلی نے نکالی ہے۔ ناگ نے اپنے بازوؤں اور پاؤں کو ہلا کر دیکھا۔ وہ بالکل ٹھیک ٹھاک تھیں۔ ناگ کو سب کچھ یاد آنے لگا تھا کہ وہ کس طرح اس مقبرے میں آ کر بیٹھا تھا کہ پھر اچانک اسے جھٹکا لگا تھا اور وہ بے ہوش ہو گیا تھا۔ یہ وہ وقت تھا جب قبر میں سے اصلی لاش نے باہر آ کر اپنی کھوپڑی سے کیل نکال کر ناگ کی کھوپڑی میں ٹھونک دی تھی اور خود لاش ناگ بن کر عنبر ماریا تھیوسانگ۔ جونی سانگ اور

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اور کیٹی کو دھوکے سے کنوئیں میں گرا کر خود گنڈاپ کے پاس چلی گئی تھی۔

ناگ کے لیے اب اپنی طاقت کو آزمانا ضروری۔ اس نے سانس کھینچ کر چھوڑا اور وہ سانپ بن گیا۔ سانپ بننے کے بعد اس نے پھنکار ماری اور سیاہ عقاب کی شکل اختیار کر لی۔ عقاب سے وہ واپس اپنی انسانی شکل میں آگیا۔ ناگ کو یہ جان کر بڑی تسلی ہوئی کہ اس کی طاقت اس کے پاس ہی تھی۔ یہ وہ اندازہ نہیں لگا سکتا تھا کہ اس کے جسم سے ناگ کی خوشبو نکل رہی ہے کہ نہیں۔ یہ اُسے کوئی دوسرا ہی بتا سکتا تھا۔ اب ناگ نے کوٹھڑی کا جائزہ لیا اور سوچنے لگا کہ یہاں اِسے کون لے آیا ہے۔ اتنی دیر میں رات کے پچھلے پہر کا وقت ہو گیا تھا کپال اور اس کا ساتھی دوسری منزل والی کوٹھڑی سے اُتر کر نیچے آ رہے تھے۔ کپال کے ہاتھ میں چھری، کلہاڑا تھا اور اس کے ساتھی نے لالٹین پکڑ رکھی تھی۔

ناگ کو سیڑھیاں اُترنے اور دو آدمیوں کے باتیں کرنے کی آواز سنائی دی تو وہ یہ دیکھنے کے لیے یہ کون لوگ ہیں اور وہ اِسے پکڑ کر یہاں کس لیے لائے تھے ویسے ہی چارپائی پر لیٹ گیا۔ اس نے آنکھیں بند کر لی تھیں مگر تھوڑی تھوڑی کھلی تھیں۔ ناگ نے دو آدمیوں کو ——— ہاتھ میں لالٹین لیے اندر آتے دیکھا۔ دونوں آدمی چارپائی کے پاس آکر رُک گئے۔ کپال نے چھری اور کلہاڑا زمین پر رکھ دیا اور بولا۔

"لاش کو اُلٹا کر دو۔ ہم پہلے اس کی ریڑھ کی ہڈی پر سے گوشت ہٹائیں گے۔"

ناگ چوکنا ہو گیا۔ تو یہ لوگ اسے لاش سمجھ کر یہاں لائے تھے اور اب اِس کو کاٹنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ ناگ نے کپال کے ہاتھ میں چھری بھی دیکھ لی تھی۔ اس کے ساتھی نے لالٹین ایک طرف رکھ دی اور لاش کو چارپائی پر اُلٹانے کے لیے ناگ کی طرف بڑھا۔ ناگ ایک دم سے اُٹھ کر بیٹھ گیا۔ لاش کو زندہ ہوتے دیکھ کر کپال اور اس کا ساتھی ڈر کر پیچھے کو ہٹ گئے۔ کپال نے چیخ کر اپنے ساتھی کو کہا۔

"یہ مرا نہیں تھا۔ زندہ تھا۔ اِسے یہاں سے جانے نہ دینا۔ یہ ہماری مخبری کر دے گا۔ اسے قتل کر دو۔"

کپال کے ساتھی نے کلہاڑا اٹھایا اور ناگ کے سر پر مارنے ہی والا تھا کہ ناگ نے ایک گہرا سانس لے کر چھوڑا اور دوسرے لمحے چارپائی پر ناگ کی جگہ ایک کالا سانپ کنڈلی مارے پھنکار رہا تھا۔ کپال کے ساتھی کے ہاتھ سے خوف کے مارے کلہاڑا چھوٹ کر گر پڑا۔

کپال کی بھی حیرت سے آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھیں۔ اس کا ساتھی چلایا۔

"کپال! بھاگو! یہ کوئی بھوت ہے۔"

اور وہ دونوں سر پر پاؤں رکھ کر کوٹھڑی سے چیخیں مارتے باہر بھاگ گئے۔ ناگ سانپ کی شکل میں چارپائی پر کنڈلی مارے بیٹھا یہ سارا تماشا دیکھتا رہا۔ پھر وہ چارپائی سے اُتر کر رینگتا ہوا کوٹھڑی کی سلاخوں والی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کھڑکی سے باہر برآمدے میں آگیا۔ صبح ہونے والی تھی۔ آسمان پر صبح کی نیلی اور سفید روشنی پھیل رہی تھی۔ ناگ نے عقاب کی شکل بدلی اور ہوا میں اُڑتا ہو گندھارا شہر کے اوپر منڈلانے لگا۔ وہ یہ دیکھنا چاہتا تھا کہ یہ کون سا شہر ہے۔ بہت جلد اسے معلوم ہو گیا کہ یہ وہی شہر گندھارا ہے جہاں وہ عنبر ماریا جولی سانگ اور کیٹی اور تھیو سانگ کے ساتھ سرائے میں اُترا تھا۔

ناگ زمین پر اُتر آیا۔ اس نے انسانی شکل اختیار کی اور سرائے کی طرف چلا کہ چل کر عنبر ماریا جولی سانگ کیٹی اور تھیو سانگ کی خبر لی جائے۔ شاید وہ ابھی تک سرائے میں ہی ہوں۔ سرائے تک پہنچتے پہنچتے دن نکل آیا۔ سرائے میں جا کر ناگ نے وہ کوٹھڑیاں دیکھیں جہاں وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ ٹھہرا تھا۔ یہاں عنبر ماریا کیٹی اور جولی سانگ، تھیو سانگ میں سے کوئی بھی نہیں تھا۔ ناگ کو شہر کی فضا میں سے اِن کی خوشبو بھی نہیں آ رہی تھی۔ خوشبو کے بارے میں ناگ یہ سمجھ رہا تھا کہ ہو سکتا ہے یہ اُس جادو کا اثر ہو جس کے ذریعے اسے بے ہوش کر دیا گیا تھا۔ اصل میں فضاؤں میں اس کے ساتھیوں کی خوشبو موجود ہو۔ مگر اِسے نہ محسوس ہو رہی ہو۔ ناگ یہ معلوم کرنا چاہتا تھا کہ جس مکان کی کوٹھڑی میں اِسے لاش سمجھ کر بند کیا گیا تھا یہ لوگ کون ہیں اور اِسے کہاں سے لائے تھے۔ کیونکہ عین ممکن تھا کہ جہاں سے یہ دونوں آدمی اُسے

اُٹھا کر لائے تھے عنبر ماریا کیٹی تھیو سانگ اور جولی سانگ کا بھی وہاں سے کوئی سراغ مل جائے۔ ناگ سرائے سے نکل کر اس مکان کی طرف چل پڑا جہاں رات کو اس کی "لاش" بند تھی۔

جیسا کہ ہم پہلے لکھ چکے ہیں کپال اور اس کے ساتھی کا یہ مکان شہر سے باہر ایک ویران سی جگہ پر واقع تھا۔ ناگ یہ مکان دیکھ چکا تھا۔ چنانچہ اِسے مکان تک پہنچنے میں کوئی دقت نہ ہوئی۔ وہ یہ بھی جانتا تھا کہ دونوں آدمی اِسے اِس شکل میں دیکھ کر پہچان لیں گے کہ یہ وہی لاش ہے جو زندہ ہو گئی تھی۔ اس لیے ناگ کسی دوسری شکل میں اِن لوگوں کے مکان پر جانا چاہتا تھا۔ ناگ کسی دوسرے انسان کی شکل اختیار نہیں کر سکتا تھا۔ وہ کسی بھی پرندے اور جانور کی شکل ضرور بدل سکتا تھا۔ اگر وہ سانپ بن کر وہاں جاتا ہے تو اس میں خطرہ تھا کہ وہ اس پر حملہ کر دیں گے۔ چنانچہ ناگ نے ایک چھوٹی سی چڑیا کی شکل بدلی اور کپال کے مکان کے صحن کی دیوار پر آ کر بیٹھ گیا۔ اس نے دیکھا کہ کپال اور اس کا ساتھی صحن کے برآمدے میں پریشانی کی حالت میں بیٹھے اِدھر اُدھر دیکھ رہے تھے۔

ناگ چڑیا کی شکل میں اُڑ کر اِن کے قریب دیوار میں جہاں اینٹ اُکھڑی ہوئی تھی وہاں بیٹھ گیا۔ اب اِسے کپال اور اُس کے ساتھی کی باتیں صاف سنائی دے رہی تھیں۔ کپال کہہ رہا تھا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"وہ ضرور کوئی آسیبی لاش تھی۔"
اُس کا ساتھی کہنے لگا۔

"ضرور وہ قبرستان کی چڑیل یا بھوت تھا۔ دیوتاؤں نے ہمیں بچالیا۔ کہتے ہیں قبرستان میں کبھی ایسا سانپ بھی نکل آتا ہے۔ جو پوری لاش کو اگر ایک ماہ میں کھا لے تو آدمی بن سکتا ہے۔"

کپال نے ہاتھ جھٹکتے ہوئے کہا۔

"یہ سب بے کار کی باتیں ہیں۔ قبرستانوں میں سوائے لاشوں کی ہڈیوں کے کچھ نہیں ہوتا۔ یہ جو لاش تھی یہ ضرور کسی جادوگر کی لاش تھی جو وقت پورا ہونے پر سانپ بن گیا۔ یہ لاش تھی ہی نہیں۔ جادوگر اصل میں زندہ تھا۔"

ناگ اُن کی باتوں سے اِس نتیجے پر پہنچا کہ وہ اسے گندھارا کے قبرستان کی کسی قبر سے نکال کر لائے تھے۔ اس کا مطلب ہے کہ اِسے کسی نے قبر میں دفن کر دیا تھا۔ ناگ وہاں سے اُڑ کر سیدھا گندھارا کے قبرستان میں آگیا۔ گندھارا شہر میں ایک ہی قبرستان تھا۔ ناگ اس شہر سے واقف ہو چکا تھا۔ نیچے اُتر کر اُس نے انسانی شکل تبدیل کر لی۔ قبرستان دن کے وقت بھی ویران ویران تھا۔ دُور دُور تک کوئی

انسان نظر نہیں آرہا تھا۔ قبریں اِدھر اُدھر بکھری ہوئی تھیں۔ ناگ نے سوچا کہ اگر یہ لوگ رات کو اِسے کسی قبر میں سے نکال کر لائے ہیں تو اس قبر کی تازہ مٹی بتا دے گی کہ اِسے کھودا گیا تھا۔ ناگ قبروں کو غور سے دیکھتا جا رہا تھا۔ ایک قبر پر اِسے تازہ مٹی دکھائی دی۔ ناگ وہاں رُک گیا۔ صاف لگ رہا تھا کہ قبر کو کھودا گیا ہے۔ ناگ نے دائیں بائیں دیکھا۔ وہاں وہ اکیلا ہی تھا۔ ناگ نے فوراً سانپ کی شکل بدلی اور قبر کی مٹی میں سے رینگتا ہوا قبر کے اندر چلا گیا۔

قبر میں کوئی لاش نہیں تھی۔ اس کا مطلب تھا کہ وہ لوگ اسی قبر میں سے اِسے نکال کر لے گئے تھے۔ ناگ نے مٹی کو سونگھا۔ اس قبر کی مٹی میں سے ناگ کی ہلکی ہلکی خوشبو آرہی تھی۔ ناگ کو یہ تو پتہ چل گیا کہ اِسے اسی قبر میں دفن کیا گیا تھا۔ مگر یہ معمہ ابھی تک حل نہیں ہوا تھا کہ اِسے کن لوگوں نے وہاں دفن کیا تھا۔ اور عنبر ماریا، جولی سانگ کیٹی اور تھیوسانگ کہاں ہیں؟ ناگ سوچنے لگا ممکن ہے جو لوگ اِسے قبر سے نکال کر لے گئے تھے۔ انہوں نے اسے وہاں دفن کیا ہو؟ آخر یہ لوگ کون ہیں اور اِسے کس لیے قبر سے نکال کر لے گئے تھے اور اِس کی لاش کے ٹکڑے کیوں کرنے والے تھے؟ وہ اس کی ریڑھ کی ہڈی کیوں نکالنا چاہتے تھے؟ اِن سارے سوالوں کا جواب ناگ کو اِن

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

دونوں آدمیوں ہی سے مل سکتا تھا۔ اب ضروری ہو گیا تھا کہ وہ اِنسانی شکل میں ان کے پاس جا کر سوال و جواب کرے۔ ناگ کو ہلکی سی امید تھی کہ بہت ممکن ہے ان لوگوں سے اِسے عنبر ناگ ماریا وغیرہ کا بھی کوئی سراغ مل جائے۔

ناگ اپنی اصلی انسانی شکل میں ہی کپال اور اس کے ساتھی کے مکان کی طرف تیز تیز چلنے لگا۔ مکان کا دروازہ بند تھا۔ ناگ نے دروازے پر دستک دی۔ تھوڑی دیر بعد کپال کے ساتھی نے دروازہ کھولا۔ جونہی اس کی نظر ناگ پر پڑی وہ چیخ مار کر بولا۔

"قبر کا بھوت!"

اور کوٹھری کی طرف بھاگ اُٹھا۔ کوٹھڑی میں سے کپال بھی باہر نکل آیا۔ ناگ کو دیکھا تو پہچان گیا کہ یہ وہی لاش ہے جو اس کے گھر میں آ کر رات کو زندہ ہو گئی تھی۔ اور سانپ بن گئی تھی۔ وہ بھی بھاگنے ہی والا تھا کہ ناگ نے بلند آواز میں کہا۔

"ٹھہرو۔ اگر بھاگے تو میں تم دونوں کو ہلاک کر دُوں گا!"

کپال اس کا ساتھی وہیں ڈر کر زمین پر بیٹھ گئے۔ ناگ فوراً اُن کے قریب آ گیا اور بولا۔

"میں جو کوئی بھی ہوں۔ اس کو تم بھول جاؤ۔ ایک بات کا میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ اگر تم نے میرے سوال

کا ٹھیک ٹھیک جواب دیا تو میں تمہیں کچھ نہیں کہوں گا"

کپال اور اس کا ساتھی ناگ کی طاقت سے اچھی طرح باخبر تھے۔ دونوں ناگ کو اپنے سامنے دیکھ کر دہشت کے مارے لرز رہے تھے۔ کپال نے کہا۔

"ہم جھوٹ نہیں بولیں گے۔ وعدہ کرتے ہیں"

ناگ نے پہلا سوال یہ پوچھا۔

"تم مجھے کہاں سے لائے تھے؟ کیوں لائے تھے؟"

کپال نے اپنے خشک ہونٹوں پر زبان پھیرتے ہوئے کہا۔

"ہم ہڈیوں کا کاروبار کرتے ہیں۔ انسانوں کی بھی اور جانوروں کی بھی ہڈیاں فروخت کرتے ہیں۔ کبھی کبھی ہم نئی قبروں سے بھی لاشیں اُٹھا کر لے آتے ہیں۔ تاکہ اِن کے سر اور ریڑھ کی ہڈیاں نکال کر بیچ ڈالیں۔ تمہیں ہم ایک ایسی قبر سے نکال کر لائے تھے جو لگتا تھا تازہ بنی ہوئی ہے۔ باہر تازہ مٹی کی ڈھیری لگی ہوئی تھی۔ ہم تمہیں وہاں سے نکال کر لے آئے۔ کوٹھڑی میں بند رکھا۔ صبح تمہاری ہڈیاں جسم سے الگ کرنے آئے تو تم زندہ ہو چکے تھے۔ بس یہی ہماری ساری کہانی ہے"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ناگ نے پوچھا۔

"کیا تم عنبر ماریا کیٹی جولی سانگ کو جانتے ہو؟"

کپال نے تعجب سے ناگ کی طرف دیکھا اور بولا۔

"یہ نام تو ہم نے پہلی بار سنے ہیں۔"

ناگ نے کہا۔

"اچھا یہ بتاؤ کہ تمہارے خیال میں مجھے وہاں قبر میں کون دفن کر گیا تھا؟"

کپال کہنے لگا۔

"یہ تو ہم سے زیادہ تمہیں معلوم ہونا چاہیئے۔ کیونکہ تم ایک زبردست جادوگر ہو۔ ہمیں تو کچھ معلوم نہیں ہے۔"

ناگ سمجھ گیا کہ ان لوگوں کو واقعی کچھ معلوم نہیں ہے۔ اس نے پوچھا۔

"جب تم میری لاش کو قبر میں سے نکال رہے تھے تو تم نے وہاں کوئی غیر معمولی میرا مطلب ہے کوئی عجیب بات دیکھی تھی؟"

کپال نے کہا۔

"بالکل نہیں۔ قبرستان بالکل ایسے ہی خاموش تھا جیسے وہ ہر رات کو ہوتا تھا۔ ہمیں کوئی خاص بات وہاں دکھائی نہیں دی تھی۔"

ناگ واپس جاتے ہوئے بولا۔

"شکریہ۔"

ناگ دروازے میں سے گزرنے والا تھا کہ کپال نے آہستہ سے آواز دی اور بولا۔

"ایک عجیب چیز ہمیں یہاں ملی ہے؟"

ناگ وہیں رک گیا۔ واپس پلٹ کر اس نے پوچھا۔

"وہ کیا چیز ہے؟"

کپال نے ایک لمبی کیل جیب سے نکال کر ناگ کی طرف بڑھا دی اور بولا۔

"جس چارپائی پر تمہاری لاش ہم نے رکھی تھی اس کے سرہانے کی جانب ہمیں یہ لمبی کیل پڑی ہوئی ملی ہے۔"

ناگ نے کیل کو غور سے دیکھا۔ کپال کہنے لگا۔

"اس قسم کی کیل عام طور پر لاش کے سر میں ٹھونکی جاتی ہے۔ ہم نے پرانی داستانوں میں یہی پڑھا اور سنا ہے۔ کہیں یہ کیل تمہارے سر میں تو ٹھکی ہوئی نہیں تھی؟"

کپال کا ساتھی بولا۔

"کہیں یہ جادو کی کیل تو نہیں ہے؟"

ناگ کیل کو ہاتھ میں لے کر دائیں بائیں گھما کر بڑے غور سے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اس کا جائزہ لے رہا تھا۔ اس نے اپنے سر میں بھی، بالوں میں انگلیاں پھیر کر دیکھا۔ اسے اپنے سر میں کوئی سوراخ نہ ملا۔ ناگ کیل جیب میں رکھ لیا۔ کیال کا شکریہ ادا کرتے ہوئے بولا۔

"کیا اس سے پہلے بھی تم نے کوئی ایسی لاش دیکھی ہے جس کے سر میں کیل ٹھکا ہوا ہو؟"

کیال غور کرنے لگا۔ سر کو کھجاتا رہا۔ پھر کہنے لگا۔

"یہ سوال اگر تم قبرستان کے گورکن سے پوچھو تو زیادہ بہتر ہے۔ کیونکہ گورکن کو لاشوں کے بارے میں بہت کچھ معلوم ہوتا ہے۔ کم از کم میں نے کبھی کوئی ایسی لاش نہیں دیکھی جس کے سر میں کیل ٹھکی ہوئی ہو۔"

ناگ وہاں سے نکل کر سیدھا گندھارا کے پرانے قبرستان میں آ گیا۔ اس سے پہلے بھی ناگ اس قبرستان میں آچکا تھا۔ اس نے اِدھر اُدھر دیکھا۔ گورکن کی جھگی خالی پڑی تھی۔ گورکن اسے کہیں نظر نہ آیا۔ مگر وہ گورکن سے ملے بغیر وہاں سے واپس نہیں جانا چاہتا تھا۔ لمبی کیل اس کی جیب میں تھی۔ اسے امید تھی کہ گورکن سے اسے کافی مفید معلومات حاصل ہوں گی۔ ناگ شام تک قبرستان میں ہی ایک طرف قبروں کے پیچھے بیٹھا رہا اور گورکن کا انتظار کرتا رہا۔

تین پُراسرار آدمی

ناگ نے سوچا کہ کیوں نہ اس کیل کے بارے میں کسی ایسے سانپ سے معلوم کیا جائے جو اسی قبرستان میں ہی رہتا ہو۔ اس خیال کے آتے ہی ناگ نے سانپوں کی زبان میں قبرستان میں موجود کسی سانپ کو آواز دی۔ اس آواز کو قریب ہی مقبرے کے نیچے بل میں رہتے ایک نسواری سانپ نے سُنا تو جلدی سے باہر نکل آیا۔ آتے ہی ناگ دیوتا کے سامنے اپنے پھن کو جھکایا اور بولا۔

"عظیم ناگ دیوتا کی تشریف آوری کا شکریہ۔ فرمائیے۔ میں کیا خدمت کر سکتا ہوں۔"

ناگ نے لوہے کی کیل نکال کر اسے دکھائی اور پوچھا۔

"کیا تم اِس کیل کے بارے میں کچھ جانتے ہو؟"

نسواری سانپ نے لوہے کی کیل کو چاروں طرف سے غور سے دیکھا۔ بار بار اس پہ زبان لہرا کر سونگھا۔ پھر بولا۔

"عظیم ناگ دیوتا! اس کیل سے میں کچھ اندازہ نہیں لگا سکتا کہ یہ کوئی خاص کیل ہو گا۔ مجھے تو یہ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

وہے کا ایک عام کیل لگتا ہے۔"

ناگ نے سانپ کو رخصت کر دیا۔ اب وہ گورکن کا انتظار کرنے لگا۔ گورکن ہی اسے اس خاص قبر کے بارے میں کچھ بتا سکتا تھا۔ جس میں ناگ کو دفن کیا گیا تھا۔ سورج غروب ہونے والا تھا کہ ناگ کو ایک اڈھیر عمر آدمی جھونپڑے کی طرف آتا دکھائی دیا۔ ناگ قبر کے پیچھے خاموش بیٹھا اسے تکتا رہا۔ یہ گورکن ہی ہو سکتا تھا۔ اس نے کاندھے پر قبریں کھودنے والا پھاوڑا ڈال رکھا تھا۔ گورکن جھونپڑے میں چلا گیا تو ناگ اٹھ کر وہاں آیا۔ اس نے گورکن کو آواز دی۔ گورکن باہر آ گیا۔ اس نے ناگ کی طرف غور سے دیکھا اور پوچھا۔

"کیا کسی مردے کے لیے قبر کھودنی ہے؟"

ناگ نے کہا۔

"قبر تو نہیں کھودنی لیکن ایک قبر کے بارے میں تم سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں۔"

گورکن جھونپڑے سے باہر آ گیا۔

"کس قبر کے بارے میں تم پوچھنا چاہتے ہو؟ تم کہاں سے آئے ہو؟"

ناگ نے کہا۔

"میں اسی شہر گندھارا سے آیا ہوں۔ کیا تم زحمت کر کے اس قبر تک میرے ساتھ چلو گے جس کے بارے میں میں تم سے کچھ معلومات حاصل کرنا چاہتا ہوں؟"

گورکن نے اب ناگ کو اوپر سے نیچے تک دیکھا۔ ناگ نے جلدی سے کہا۔

"میں حکومت کا آدمی نہیں ہوں۔ ایک شریف آدمی ہوں۔ بات یہ ہے کہ میں کچھ عرصے سے پردیس گیا ہوا تھا۔ واپس آیا تو مجھے محلے والوں نے بتایا کہ میری بیوی مر گئی تھی اور انہوں نے اسے قبرستان میں دفن کر دیا تھا۔ انہوں نے مجھے قبرستان میں ایک قبر بھی دکھا کر بتایا کہ یہ قبر میری بیوی کی ہے۔ اب میں تم سے معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ کیا اس قبر میں تم نے پچھلے دنوں کسی عورت کو دفن کیا تھا۔"

گورکن نے اطمینان کا سانس لیا کہ کوئی خاص گڑبڑ والی بات نہیں۔ اس نے ناگ سے پوچھا۔

"چلو بھائی مجھے اس قبر کے پاس لے چلو۔ ویسے یہاں پچھلے دنوں ایک عورت کی میت ضرور آئی تھی۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ناگ گورکن کو اس قبر پہ لے آیا۔ جہاں ناگ کے سر میں کیل ٹھونک کر دفن کیا گیا تھا۔ ناگ نے قبر کی طرف اشارہ کیا اور بولا۔

"یہ ہے وہ قبر جس کے بارے میں مجھے محلے داروں نے بتایا ہے کہ یہاں میری بیوی کو دفن کیا گیا تھا۔ مہربانی کر کے تم مجھے یہ بتاؤ کہ کیا اس قبر میں تم نے کسی عورت کو دفن کیا تھا؟"

گورکن اس قبر پہ آتے ہی کچھ پریشان سا ہو گیا تھا۔ اس پریشانی کو ناگ نے اُس کے چہرے سے بھانپ لیا۔ وہ گورکن کی طرف مسلسل دیکھ رہا تھا۔ گورکن نے قبر کو ایک نظر دیکھا پھر بولا۔

"بھائی! یہاں تو میں نے پچھلے دنوں کسی عورت کی میت کو دفن نہیں کیا۔ یہ تو کوئی پرانی قبر ہے۔ مجھے یاد نہیں کہ یہاں کون دفن ہے"

ناگ سمجھ گیا کہ گورکن جھوٹ بول کر بات کو ٹالنے کی کوشش کر رہا ہے۔

اس نے کہا۔

گورکن بھائی۔ ایک بار پھر قبر کو غور سے دیکھو اس پہ ابھی تازہ مٹی پڑی ہوئی ہے۔ جس سے صاف

ظاہر ہے کہ یہ قبر پرانی نہیں ہے"

گورکن جھونپڑی کی طرف مڑا اور بولا۔

"میں نے تمہیں بتا دیا ہے کہ یہ پرانی قبر ہے اور مجھے اس کے بارے میں کچھ معلوم نہیں۔ جاؤ اپنا راستہ لو"

ناگ کو احساس ہو گیا کہ گورکن اس سے کسی خاص بات کو چھپا رہا ہے اور یہ اسے سیدھی طرح کبھی نہیں بتائے گا۔ ناگ نے دوسرے طریقے سے اس راز پر سے پردہ اٹھانے کا فیصلہ کر لیا۔ گورکن اپنی جھونپڑی میں داخل ہو گیا تھا۔ ناگ نے قبرستان کے سانپ سے مدد لینے کا سوچا۔ وہ واپس قبروں کے پاس ایک درخت کے نیچے آگیا۔ یہاں اس نے اس سانپ کو بلایا۔ اور اسے حکم دیا کہ سامنے والی جھونپڑی میں جائے اور اس کے اندر جو آدمی ہے۔ اس کو ڈس کر صرف اتنا زہر اس کے جسم میں داخل کرے کہ وہ ہلاک نہ ہو۔ سانپ نے ادب سے سر جھکایا اور گورکن کی جھونپڑی کی طرف چل دیا۔

ناگ وہیں بیٹھا رہا۔ اس کی نظریں گورکن کی جھونپڑی پر لگی تھیں۔ تھوڑی دیر بعد جھونپڑی میں سے گورکن کی چیخ کی آواز بلند ہوئی۔ سانپ نے گورکن کو ڈس دیا تھا۔ ناگ دوڑ کر جھونپڑی میں آگیا۔ دیکھا کہ گورکن زمین پر اپنے پاؤں کو پکڑ کر شور مچا رہا تھا کہ مجھے سانپ نے کاٹ لیا ہے۔ مجھے سانپ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

نے کاٹ لیا ہے۔ ناگ نے اس کی طرف غور سے دیکھ کر کہا۔

"جس سانپ نے تمہیں کاٹا ہے وہ بہت زہریلا تھا تم بہت جلد مر جاؤ گے اور میں تمہاری قبر کھود کر تمہیں دفن کر دوں گا۔ لیکن میں تمہیں ایک شرط پر بچا سکتا ہوں"

گورکن کا سانپ کی دہشت کی وجہ سے رنگ اُڑ چکا تھا او وہ نڈھال ہو کر لیٹ گیا تھا۔ کہنے لگا

"خدا کے لیے مجھے بچا لو۔ مجھے تمہاری ہر شرط منظور ہے"

ناگ نے پوچھا۔

"پہلے یہ بتاؤ کہ جس قبر پر میں تمہیں لے گیا تھا۔ وہاں تم نے کس کو دفن کیا تھا؟"

گورکن کا حلق خشک ہو رہا تھا۔ اصل میں کئی سانپ زہری نہیں ہوتے مگر جن کو وہ ڈستے ہیں وہ اس کی دہشت ہی سے مر جاتے ہیں۔ گورکن کا بھی یہی حال ہو رہا تھا۔ اس نے کہا۔

"مجھے بچا لو۔ میں وعدہ کرتا ہوں۔ تمہیں سب کچھ بتا دوں گا"

ناگ نے کہا۔

"ٹھیک ہے میں تمہارا علاج کیے دیتا ہوں۔ مگر یاد رکھو۔ اگر تم بعد میں اپنے وعدے سے مُکر گئے یا تم نے سچ سچ بات مجھے نہ بتائی اور جھوٹ بولا تو یہی سانپ ایک بار پھر آ کر تمہیں ڈس دے گا۔ اور پھر تمہیں مرنے سے کوئی نہیں بچا سکے گا"

گورکن نے تڑپتے ہوئے کہا۔

"میں تمہیں ساری بات سچ سچ بتا دوں گا۔ مجھے موت سے بچا لو۔ جلدی کرو۔ میرا جسم سُن ہونے لگا ہے"

ناگ نے اسی سانپ کو واپس بُلا کر کہا کہ وہ گورکن کے جسم کا زہر واپس چوس لے۔ گورکن ویسے بھی تھوڑی دیر بعد ٹھیک ہو جاتا۔ مگر ناگ اچھی طرح جانتا تھا کہ جب تک سانپ خود آ کر زہر نہیں چوستا گورکن کو کبھی یقین نہیں آئے گا اور وہ دہشت کی وجہ سے مر جائے گا۔ سانپ فوراً حاضر ہو گیا۔ ناگ نے گورکن سے کہا۔

"اپنی جگہ پر چُپ چاپ لیٹے رہو۔ جس سانپ نے تجھے کاٹا تھا میں نے اسے بُلا لیا ہے۔ وہ تمہارا سارا زہر واپس چوس لے گا"

گورکن نے دیکھا کہ ایک کالا سانپ رینگتا ہوا اس کے پاؤں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کی طرف بڑھ رہا ہے۔ اس نے خوف کے مارے آنکھیں بند کر لیں۔ پھر سانپ نے اپنا منہ کاٹی ہوئی جگہ پر رکھ دیا اور جو زہر اس نے گورکن کے جسم میں داخل کیا تھا وہ سارے کا سارا چوس لیا۔ سانپ چلا گیا۔ ناگ نے گورکن سے کہا۔

"اب تمہارے جسم میں ذرا سا بھی زہر باقی نہیں ہے۔ تم اُٹھ کر بیٹھ جاؤ۔ تمہاری زندگی بچ گئی ہے۔"

گورکن نے نفسیاتی طور پر بھی اپنے جسم میں سکون سا محسوس کیا۔ وہ اُٹھ کر بیٹھ گیا۔ ویسے بھی اس کے جسم میں جو تھوڑا بہت زہر ڈالا گیا تھا۔ اب نہیں تھا۔ گورکن بالکل ٹھیک ہو گیا تو ناگ نے وہی سوال پھر دہرایا۔

"اب بتاؤ کہ جس قبر کے پاس میں تمہیں لے گیا تھا۔ اس میں تم نے پچھلے دنوں کس لاش کو دفن کیا تھا۔"

گورکن نے کپڑے سے اپنے ماتھے پر آیا ہوا پسینہ پونچھ کر کہا۔

"بھائی! تم جس قبر پہ مجھے لے گئے تھے اس قبر کی کہانی یہ ہے کہ آج سے چند مہینے پہلے شہر سے ایک جنازہ آیا۔ رات کا وقت تھا۔ مجھے پہلے سے بتا دیا گیا تھا کہ ایک قبر تیار کرنی ہے میں قبر تیار کر چکا تھا۔ جنازے کو چار آدمی اُٹھائے

ہوئے تھے۔ انہوں نے جنازہ قبر کے پاس رکھ دیا۔ قبر تیار تھی۔ پھر بارش شروع ہو گئی۔ ہم تھوڑی دیر کے لیے درختوں میں آ گئے۔ اتنے میں کیا۔ ہوا کہ جنازے میں جو لاش تھی وہ اُٹھ کر بیٹھ گئی۔ میں نے ایسا منظر زندگی میں پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ میں سمجھ گیا کہ یہ لوگ کسی زندہ آدمی کو بے ہوش کر کے دفن کرنے آئے ہیں جس کو ہوش آ گیا ہے۔ فوراً ایک آدمی لاش کی طرف لپکا۔ اس نے میری آنکھوں کے سامنے آدمی کے سر میں ایک کیل ٹھونک دی۔ وہ آدمی پھر لاش بن گیا۔ شاید اب وہ مر چکا تھا۔ میں ابھی گھبرایا ہوا ہی تھا کہ انہوں نے مجھے چاندی کے بہت سے سکے دے کر میرا منہ بند کر دیا اور کہا کہ میں یہ بات کسی کو نہ بتاؤں اور لاش کو دفن کر کے قبر بنا دوں۔ چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا۔ میں نے لاش کو قبر میں اتار کر دفن کر دیا۔ اور اوپر قبر بنا دی۔ بس اس سے زیادہ میں کچھ نہیں جانتا۔ میں نے تمہیں سچ سچ بتا دیا ہے۔"

ناگ نے پوچھا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"کیا تم اِن آدمیوں کو جانتے ہو؟ دماغ پر زور ڈال کر یاد کرو۔ کیا تم نے اِن کو پہلے کبھی دیکھا تھا؟"

گورکن سوچ میں ڈوب گیا۔ پھر بولا۔

"مجھے یاد آتا ہے کہ اِن چار آدمیوں میں سے ایک آدمی کو میں نے پہلے بھی دیکھا تھا۔ مجھے یاد کر لینے دو۔"

گورکن یاد کرنے لگا۔ وہ بار بار اپنے سر پہ ہاتھ پھیر رہا تھا۔ ناگ اِس کے پاس خاموش بیٹھا تھا۔ پھر گورکن نے چونک کر کہا۔

"ہاں یاد آگیا۔ اُن میں ایک آدمی اسی شہر سے دُور قصبہ جاتل کا رہنے والا تھا۔ ہاں وہ بالکل وہی تھا۔ وہ قصبہ جاتل میں مُردے نہلانے کا کام کرتا ہے۔ اس کا نام میں بھول گیا ہوں"

ناگ نے کہا۔

"اچھا یہ بتاؤ کہ کیا پھر کبھی اِن آدمیوں میں سے کوئی اس قبر کے پاس آیا تھا؟"

گورکن بولا۔

"نہیں اس کے بعد میں نے اِن میں سے کسی کو اس قبرستان میں نہیں دیکھا۔"

ناگ اِس نتیجے پہ پہنچا کہ گورکن کو جتنا معلوم تھا اس نے بتا دیا ہے۔ اب اِسے قصبے جاتل میں جا کر مُردہ نہلانے والے سے رابطہ پیدا کرنا چاہیئے۔ بہت ممکن ہے اس سے کچھ ایسی معلومات مل جائیں۔ جن کی مدد سے عنبر ماریا کیٹی جُولی سانگ اور تھیوسانگ کا کوئی سراغ مل سکے۔ ناگ نے گورکن سے کہا۔

"تمہارا شکریہ۔ اب یہ بتاؤ کہ وہ قصبہ جاتل یہاں سے کتنی دُور ہے۔ اور کس جانب واقع ہے؟"

گورکن نے کہا۔

"یہ قصبہ یہاں سے شمال کی طرف خشک پہاڑیوں کے درمیان واقع ہے۔ اس کے نزدیک ہی ایک خشک تالاب بھی ہے۔ اگر تم گھوڑے پہ سوار ہو کر سفر کرو تو رات ہونے سے پہلے پہلے وہاں پہنچ جاؤ گے۔"

ناگ نے گورکن کو خدا حافظ کہا۔ اور قبرستان سے نکل شہر کے شمالی دروازے کی طرف آگیا۔ شام ہو چکی تھی۔ شہر کے مکانوں میں چراغ روشن ہونے لگے تھے۔ ناگ کو گھوڑے کی ضرورت ہی نہیں تھی۔ اس نے سانس کھینچ کر چھوڑا اور عقاب کی شکل اختیار کر لی۔ اور فضا میں بلند ہو کر شمال کی طرف اُڑنے لگا۔ وہ تیز رفتاری

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سے اُڑ رہا تھا۔ تھوڑی ہی دیر میں اسے غروب ہوتی شام کے سرمئی دھندلکے میں نیچے خشک پہاڑیوں میں ایک قصبے کے مکان دکھائی دیئے۔ جن میں کہیں کہیں روشنی جھلملا رہی تھی۔

ناگ پرواز کرتے غوطہ لگا کر ان پہاڑیوں میں آ گیا۔ پھر وہ ایک طرف اُترا۔ عقاب سے انسانی شکل اختیار کی اور قصبے کی طرف روانہ ہو گیا۔ قصبے کے قریب پہنچ کر اس نے ایک آدمی سے پوچھا تو اس نے بتایا کہ یہی قصبہ جاتل ہے۔ ناگ قصبے کے بازار میں آ گیا۔ اس قصبے کا ایک ہی بازار تھا۔ جس کی دکانیں کھلی تھیں۔ دکانوں میں چراغ جل رہے تھے۔ تھوڑے سے لوگ بازار میں چل پھر رہے تھے۔ ناگ ایک ایک دکان کو دیکھتا جا رہا تھا۔ ایک دکان پر اسے ایسا سامان دکھائی دیا جو اکثر مُردوں کو نہلانے میں کام آتا تھا۔ ناگ اس دکان پر رُک گیا اور دکاندار کے پاس جا کر بولا۔

"بھائی! میں یہاں پردیسی ہوں۔ اپنے ایک دوست کے ساتھ آیا تھا۔ وہ مر گیا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ تم مجھے اس آدمی کا پتہ بتا دو جو مُردوں کو غسل دیتا ہو۔ تاکہ میں اپنے دوست کی لاش کو دفنا سکوں"

دکاندار نے کہا۔

"اس بازار کی نکڑ پر ایک مکان ہے۔ وہاں مُردوں

غسل دینے والا رہتا ہے۔ اس کا نام جاکھم ہے۔ وہ گھر پر ہی ہو گا"

ناگ سیدھا جاکھم کے مکان پر جا پہنچا۔ وہ گھر پر ہی تھا۔ اس کی شکل ہی سے لگتا تھا کہ یہ کوئی پُراسرار اور جرائم پیشہ آدمی ہے۔ ناگ کی طرف دیکھ کر اکھڑ لہجے میں بولا۔

"کیا بات ہے؟ کیا کوئی مُردہ نہلانا ہے؟"

ناگ نے اسے سلام کیا اور غمگین آواز بنا کر بولا۔

"ہاں بھائی! میرا ایک دوست مر گیا ہے۔ اسے سانپ نے ڈس لیا تھا۔ اگر تم چل کر اسے غسل دے دو تو میں خود ہی اسے دفن کر دوں گا۔ میرے دوست نے مرتے وقت کہا تھا کہ مجھے پوری رسموں کے ساتھ غسل دے کر دفن کرنا"

جاکھم نے کہا۔

"مگر سانپ کے کاٹے سے تو لاش خراب ہو جاتی ہے۔ میں اسے کیسے غسل دوں گا"

ناگ نے جلدی سے کہا۔

"بھائی میرے دوست کی لاش بالکل خراب نہیں ہوئی۔ وہ تو ایسے ہے جیسے سو رہا ہو۔ تم میرے ساتھ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

چل کر اس کو غسل دے دو۔ میں تمہیں منہ مانگے سکے" دے دوں گا۔"

جاکھم نے ناگ کو سر سے پاؤں تک دیکھا اور بولا۔

"میں نے تمہیں پہلے یہاں نہیں دیکھا۔ تم کہاں کے رہنے والے ہو۔ تمہارا گھر کہاں ہے؟"

ناگ نے فوراً جواب دیا۔

"بھائی میں یہاں پردیسی ہوں۔ میں اور میرا دوست اس علاقے میں جڑی بوٹیوں کی تلاش میں آئے تھے کہ میرے دوست کو سانپ نے کاٹ لیا۔ ہمارا یہاں کوئی مکان بھی نہیں ہے۔ ہم تو پہاڑیوں میں ایک جھونپڑا بنا کر ٹھہرے ہوئے تھے۔"

جاکھم نے کہا۔

"میں سونے کے دس سکے" لوں گا اور وہ بھی پہلے وصول کروں گا۔ تب تمہارے ساتھ جاؤں گا۔"

ناگ کے پاس تو اس وقت کچھ بھی نہیں تھا۔ اس نے کہا۔

"بھائی! تم مجھ سے سونے کے پچاس سکے" لے لینا۔ مگر یہ سارے سکے" میرے جھونپڑے میں پڑے ہیں۔ یہاں اس وقت تو میرے پاس کچھ نہیں

ہے۔"

جاکھم سوچ میں پڑ گیا۔ سونے کے پچاس سکوں کا لالچ بہت بُرا تھا۔ ویسے بھی ناگ اسے ایک دُبلا پتلا بے ضرر سا نوجوان لگ رہا تھا۔ اس نے ناگ کے ساتھ جانے کا فیصلہ کر لیا۔ مگر چلنے سے پہلے پوچھنے لگا۔

"تمہارا نام کیا ہے اور تم کس ملک کے رہنے والے ہو؟"

ناگ نے کہا۔

"میرا نام عنبر ہے۔ اور میں ملک مصر کا باشندہ ہوں۔ میرا دوست بھی مصر ہی کا رہنے والا تھا۔ ہم دونوں دوسرے ملکوں میں گھوم پھر کر نایاب جڑی بوٹیاں تلاش کیا کرتے تھے۔ کیا تم میرے ساتھ چلو گے؟"

جاکھم بولا۔

"ہاں۔ چلو۔"

اس نے اپنا گھوڑا نکال لیا۔ ناگ کی طرف دیکھ کر بولا۔

"تم اپنا گھوڑا نہیں لائے کیا؟ کیا تمہارے پاس گھوڑا نہیں ہے؟"

ناگ اسے کیسے بتاتا کہ وہ تو ہوا میں اُڑ کر آیا ہے۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کہنے لگا۔

"میرا گھوڑا زخمی ہو گیا تھا۔ میں پیدل ہی چل کر تمہارے مکان تک آیا ہوں۔"

جاکھم ایک بدمعاش قسم کا آدمی تھا۔ اس نے خنجر اٹھا جیب میں رکھ لیا اور ناگ سے کہا۔

"بیٹھو میرے گھوڑے پر میرے پیچھے۔"

ناگ اس کے پیچھے اس کے گھوڑے پر بیٹھ گیا اور گھوڑا قصبے کے بازار سے ہوتا ہوا۔ جب باہر پہنچا تو جاکھم نے پوچھا۔

"کس طرف ہے تمہاری جھونپڑی؟"

ناگ نے ایک طرف اشارہ کیا۔ "ادھر ہے اس ٹیلے کے پیچھے۔"

جاکھم نے گھوڑے کا رُخ ناگ کے بتائے ہوئے ٹیلے کی طرف پھیر دیا۔ اس وقت رات کا اندھیرا چاروں طرف چھا چکا تھا۔ جاکھم نے کہا۔

"تمہاری جھونپڑی میں کوئی چراغ وغیرہ تو روشن ہوگا نا؟"

ناگ نے کہا۔

"جی نہیں میں تو اپنے دوست کی موت سے گھبرا گیا۔

چراغ جلانا بھی بھول گیا اور سیدھا آپ کی تلاش میں نکل کھڑا ہوا۔"

جاکھم نے ناگ کو جھڑکتے ہوئے کہا۔

"کیسے احمق آدمی ہو تم بھی کہ جھونپڑی میں شام کو چراغ روشن کرنا بھی بھول گئے۔ تم مجھے کوئی گنوار لگتے ہو؟"

ناگ نے کوئی جواب نہ دیا۔ اگر دوسرے حالات ہوتے تو ناگ ابھی اس بدمعاش کو مزا چکھا دیتا۔ مگر مزا چکھانے کا وقت آ رہا تھا۔ جب وہ ٹیلے کے پاس پہنچے تو جاکھم گھوڑے سے اتر آیا۔ اندھیرے میں اِدھر اُدھر دیکھنے لگا۔ اور بولا۔

"یہاں تو مجھے کوئی جھونپڑا دکھائی نہیں دیتا۔ کہاں ہے تمہارے دوست کی لاش؟"

اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔ تو ناگ وہاں موجود نہیں تھا۔ جاکھم حیران ہو کر اِدھر اُدھر دیکھنے لگا کہ یہ شخص کہاں رفو چکر ہو گیا ہے۔ اس نے اونچی آواز میں کہا۔

"ارے گنوار تم کہاں چلے گئے ہو؟ تمہارا جھونپڑا اور دوست کی لاش کہاں ہے؟"

ناگ اِسے کہیں دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ وہ بڑا حیران ہوا۔ آدمی چونکہ خطرناک تھا۔ سمجھ گیا کہ اِسے کسی جال میں پھنسایا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

جا رہا ہے۔ فوراً اس نے خنجر نکال لیا اور ایک پتھر کی آڑ لے کر اندھیرے میں گھورنے لگا۔ اسے اپنے سر کے اوپر سرسراہٹ سی سنائی دی۔ ایکدم پیچھے ہٹا ہی تھا کہ اوپر سے ایک سات فٹ لمبے سیاہ کالے سانپ نے چھلانگ لگائی اور اس کی گردن کو دبوچ کر اپنا پھن بالکل اس کے منہ کے سامنے کر دیا اور زور سے پھنکارنے لگا۔

یہ سب کچھ اتنی جلدی ہو گیا تھا کہ جاکم کو سنبھلنے کا موقع بھی نہ مل سکا تھا۔ سانپ کی لال آنکھیں اس کو اندھیری رات میں انگاروں کی طرح دہکتی اپنے اوپر جمی ہوئی نظر آ رہی تھیں۔ اور کنڈلی اس کی گردن کو دبوچ رہی تھی۔ اگر وہ سانپ کو پکڑتا یا مارتا ہے تو یقینی بات تھی کہ سانپ اسے فوراً منہ پر ڈس دیتا اور پھر اس کا بچنا محال تھا۔ خوف سے اس کا حلق خشک ہو گیا۔ خنجر ابھی تک اس کے ہاتھ میں ہی تھا۔ مگر جسم موت کی دہشت کی وجہ سے ٹھنڈا پڑ گیا تھا۔ سانپ اپنا پھن اور قریب لے آیا۔ اب سانپ کی زبان وہ صاف دیکھ رہا تھا۔ اس کی پھنکار جو گرم تھی اس کے چہرے پر پڑ رہی تھی۔ اب جاکم کے حلق سے ایک چیخ نکل گئی۔ خنجر اس کے ہاتھ سے گر پڑا۔ موت ایک اینچ سے بھی کم فاصلے پہ اس کے سامنے کھڑی تھی۔ وہ تھر تھر کانپنے لگا۔

یہی اس وقت ایک طرف سے ناگ نکلا اور اس کے سامنے آ کر بولا۔

"جاکم! کس حال میں ہو۔ اب بتاؤ میں گنوار ہوں یا تم کہ سانپ نے تمہیں اپنے قبضے میں لے لیا"

جاکم نے تھرتھراتی ہوئی آواز میں کہا۔

"مجھے موت سے بچاؤ۔ مجھے......"

سانپ نے زور سے پھنکار ماری اور جاکم ایک دم بے چپ ہو گیا۔ ناگ نے سانپ کو اس کی زبان میں کہا۔

"اس کی گردن کا پھندا ڈھیلا کر دو۔ اور اپنا پھن چہرے سے پیچھے ہٹاؤ" سانپ نے فوراً ناگ کے حکم پر عمل کیا۔ سانپ کا پھن پیچھے ہٹا تو جاکم نے سہمی ہوئی خشک آواز میں کہا۔

"مجھے بچاؤ۔ مجھے بچاؤ۔ یہ سانپ مجھے ڈس دے گا"

ناگ بولا۔

"یہ سانپ میرے اشارے سے تمہارے پاس آیا ہے۔ میں اسے حکم دوں گا تو جس طرح تمہارے چہرے سے اس نے اپنا پھن دور ہٹا لیا ہے اسی طرح یہ تمہیں آزاد بھی کر دے گا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

لیکن اس سے پہلے تمہیں میرے ایک سوال کا ٹھیک اور سچا جواب دینا ہوگا۔ کیا تم تیار ہو؟"

جاکھم نے کانپتے ہوئے کہا۔

"پہلے اس سانپ کو پرے ہٹا دو۔ تم مجھ سے جو پوچھو گے میں تمہیں ٹھیک بتا دوں گا۔"

ناگ نے زمین پر پڑا ہوا خنجر اُٹھا لیا۔ پھر سانپ کو حکم دیا کہ اِسے چھوڑ کر پاس ہی بیٹھ جائے۔ ناگ کا حکم سنتے ہی کالا سانپ جاکھم کی گردن سے اُتر آیا۔ اور اس کے بالکل سامنے کنڈلی مار کر اس طرح سے بیٹھ گیا کہ اس کا پھن پورا کھلا ہوا تھا اور آنکھیں جاکھم کو گھور رہی تھیں۔

ناگ نے کہا۔

"جاکھم اب تم بھی بیٹھ جاؤ۔ دیکھو۔ یہ سانپ تمہاری طرف گھور رہا ہے۔ یہ میرا غلام ہے اور تم سے زیادہ دُور نہیں ہے۔ اگر تم نے بھاگنے کی کوشش کی تو یہ تمہارے گھر پر بھی جا کر تمہیں ہلاک کر سکتا ہے۔ اور اگر تم نے میرے سوال کے جواب میں جھوٹ بولا تو اس سانپ کو فوراً پتہ چل جائے گا۔ یہ اسی وقت اپنی جگہ سے اُچھل کر تمہاری گردن پر ڈس دے گا۔"

جاکھم نے کہا۔

"تم جو پوچھو گے میں سچ سچ بتا دوں گا۔ میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جھوٹ نہیں بولوں گا۔"

ناگ نے پوچھا۔

"یہ بتاؤ کہ تم جس آدمی کا جنازہ لے کر قبرستان میں گئے تھے۔ وہ آدمی کون تھا۔ تم لوگوں نے اُس کے سر میں کیل کس لیے ٹھونکی تھی۔ اور کیا وہ کیل تم لوگوں نے کسی دوسرے آدمی کے سر میں بھی ٹھونکی تھی؟"

جاکھم نے ہاتھ باندھ کر کہا۔

"میں جھوٹ نہیں بولوں گا۔ جس آدمی کو ہم بے ہوش کر کے زندہ دفن کرنے قبرستان میں لے گئے تھے۔ وہ سُنا ہے کہ کوئی جادوگر تھا۔ اس رات میرے پاس تین آدمی آئے تھے اور مجھے یہ کہہ کر اپنے ساتھ لے گئے تھے کہ ایک مُردے کو غسل دینا ہے۔ میں نے مُردے کو غسل دیا تو وہ زندہ ہو گیا۔ میں ڈر کر بھاگا تو ان تینوں آدمیوں نے مجھے زبردستی پکڑ لیا اور دولت کا لالچ دے کر کہا کہ اسے زبردستی غسل دو۔ انہوں نے اس آدمی (زندہ لاش) کا گلا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

گھونٹ ڈالا۔ وہ مر گیا۔ ہم اسے لے کر قبرستان میں گئے۔ تو وہ پھر جنازے میں اُٹھ کر بیٹھ گیا۔ اب ان آدمیوں نے مجھے سونے کی ایک ڈلی دے کر کہا کہ اس آدمی کے سر میں کیل ٹھونک دو۔ چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا۔ وہ آدمی اس کے بعد یقیناً مر گیا تھا۔ اس کے بعد گورکن نے اس کی لاش قبر میں دفن کر دی۔ اور میں واپس اپنے گھر آ گیا۔ اس کے بعد کیا ہوا —— مجھے کچھ معلوم نہیں۔"

ناگ نے پوچھا:

"تمہیں یہ کیسے پتہ چلا کہ دفن ہونے والا کوئی جادوگر تھا؟"

جاکھم بولا۔

"یہ بات مجھے ان تین آدمیوں میں سے ایک نے بتائی تھی۔"

"کیا تم جانتے ہو وہ تین آدمی کہاں ہوں گے؟" ناگ نے سوال کیا۔

جاکھم کہنے لگا۔

"وہ تینوں اجنبی تھے —— اس سے پہلے میں نے انہیں کہیں نہیں دیکھا تھا۔ اس بات کو چار

مہینے گزر گئے ہیں۔ میں نے اس کے بعد بھی آج تک ان تینوں کو کہیں نہیں دیکھا۔"

ناگ کو یقین ہو گیا کہ یہ شخص جھوٹ نہیں بول رہا اور اس نے واقعی ان تینوں آدمیوں کو پھر نہیں دیکھا ہوگا۔ اس کی باتوں سے یہ بھی اندازہ ہوتا تھا کہ اسے ہتھیار کے طور پر استعمال کیا گیا ہے اور باقی تین آدمی کوئی پراسرار آدمی تھے۔ جنہوں نے کسی طلسم کی وجہ سے اپنے کسی ساتھی کو موت کے گھاٹ اتار دیا اور اس کی کھوپڑی میں کیل ٹھونک دی کہ وہ پھر کبھی قبر سے باہر نہ نکل سکے۔ لیکن اب سوال پیدا ہوتا تھا۔ کہ یہ کیل ناگ کی کھوپڑی میں کہاں سے آ گئی؟ کیا یہ وہی کیل تھی یا کوئی اور کیل تھی؟ ناگ اس کا فیصلہ نہ کر سکا۔ اس نے جاکھم کو آزاد کر دیا۔ وہ گھوڑے پر بیٹھ کر فوراً وہاں سے بھاگ گیا۔ کالا سانپ ناگ کے سامنے بیٹھا ہوا تھا۔ ناگ نے اس کی طرف دیکھا اور پوچھا۔

"کیا تمہیں کچھ معلوم ہے کہ گندھارا شہر کے مقبرے والے پرانے قبرستان میں کوئی آسیب رہتا ہے؟"

○

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

بچوں کا اغوا

سانپ نے جواب دیا۔
"عظیم ناگ دیوتا! قبرستان والے مقبرے میں مَیں نے آج تک کسی آسیب کو نہیں دیکھا۔ ویسے بھی میرا ادھر بہت کم جانا ہوتا ہے۔ یہ تو اس قبرستان کا کوئی سانپ ہی آپ کو بتا سکتا ہے۔"

قبرستان والے سانپ سے ناگ پہلے ہی پوچھ بیٹھا تھا۔ ناگ نے سانپ کو بھی رخصت کر دیا۔ اب وہ سوچنے لگا کہ معمّہ اور زیادہ اُلجھتا جا رہا ہے۔ اس کا کوئی حل نظر نہیں آ رہا۔ بہتر یہی ہے کہ اس معمّے کو اسی جگہ چھوڑ دیا جائے اور کسی دوسرے ملک میں چل کر عنبر ماریا جوُلی سانگ کیٹی اور تھیو سانگ کو تلاش کیا جائے۔ یہ فیصلہ کر کے ناگ نے غور کیا کہ دوسرا قریبی ملک کون سا ہو سکتا ہے۔ وہاں سے قریب ترین ملک ایران ہی تھا۔ ناگ نے ایران جانے کا ارادہ کیا۔ اُٹھا۔ سانس کھینچ کر عقاب کی شکل بدلی اور ملک ایران

کی طرف روانہ ہو گیا۔ ایران کی سرحد وہاں سے دو دن اور دو راتوں کے سفر پر تھی۔ مگر ناگ تیز رفتاری سے پرواز کرتا ہوا راتوں رات ایران کے دارالحکومت پرسی پولس پہنچ گیا۔ یہ وہی شہر تھا جہاں گنڈاپ شاہی محل میں اس انتظار میں بیٹھا سازشوں میں مصروف تھا کہ کب اس کی شادی نیلوفر شہزادی سے ہو اور وہ ایران کے تخت و تاج پر اپنا قبضہ جمائے۔

یہ تو آپ پڑھ چکے ہیں کہ شہزادی نیلوفر اور نوجوان دریاب نے مل کر اپنے بزرگ استاد کی مدد سے گنڈاپ کو طلسمی نقش پلا دیا تھا۔ جس کے اثر سے گنڈاپ کی وہ تمام طاقتیں جو لاش ناگ، عنبر، ماریا، جوُلی سانگ، کیٹی اور تھیو سانگ کا تھوڑا تھوڑا خون پینے سے اس کے اندر پیدا ہو گئی تھیں۔ چھ ماہ کے لیے ختم ہو گئی تھیں۔ وہ یہی سمجھ رہا تھا کہ کسی وجہ سے اس کی طاقتیں ہمیشہ کے لیے ختم ہو چکی ہیں۔ لیکن وہ انسان کی حیثیت سے ابھی زندہ تھا۔ کیونکہ وہ ہر منگل کی رات کو شہر کے کسی نہ کسی لڑکے کا سانس پی جاتا تھا۔ اور اس لڑکے کو مُردہ حالت میں اپنے حویلی والے تہہ خانے میں پھینک دیتا تھا۔ عنبر ناگ ماریا کیٹی جوُلی سانگ اور تھیو سانگ کی طاقتیں ختم ہو جانے کے بعد گنڈاپ نے سپہ سالار سے مل کر تخت پر قبضہ کرنے کی سازشیں تیز کر دی تھیں۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

دوسری طرف وہ شہزادی نیلوفر پر بھی ڈورے ڈال رہا تھا۔ مگر چونکہ نیلوفر نے یہ کہہ دیا تھا کہ وہ صرف ایسے آدمی سے شادی کر سکتی ہے۔ جو غائب ہو سکتا ہو اور سانپ بن سکتا ہو۔ اس لیے گنڈاپ چپ ہو گیا تھا۔ لیکن اب وہ شہزادی کو یہ کہہ کر قائل کرنے کی کوشش کر رہا تھا کہ فقیروں کی باتوں پر نہیں جانا چاہیئے۔ اور اسے گنڈاپ ہی سے بیاہ کر لینا چاہیئے۔ مگر شہزادی نہیں مان رہی تھی اب شہزادی اس سے ملتی بھی نہیں تھی۔

شہر میں ہر ہفتے ایک لڑکا غائب ہو جاتا تھا۔ بادشاہ بہت پریشان تھا۔ سارے شہر میں دہشت پھیل گئی تھی لوگوں نے اپنے بچوں کا گھروں سے نکلنا بند کر دیا تھا۔ لیکن اب گھروں کے اندر سے بھی بچے گم نہیں ہوتے تھے۔ کیونکہ گنڈاپ کے پاس اب ماریا کی غائب ہونے کی طاقت نہیں تھی۔ اور وہ غائب نہیں ہو سکتا تھا۔ اب وہ منگل کی شام کو کالے کپڑے پہن کر باہر نکلتا اور جہاں کہیں اسے کوئی بچہ کھیلتا یا کسی باغ میں دکھائی دیتا۔ وہ اسے اٹھا کر لے جاتا اور اپنی حویلی والے مکان میں لے جا کر اس کی لاش کو وہیں پھینک دیتا۔ حکومت کی سختی اور پہریداروں کی گشت کی وجہ سے گنڈاپ کو شہر سے لڑکے اغوا کرنے میں بڑی دقت محسوس

ہونے لگی تو اس نے شہر سے دور گاؤں کا رخ کر لیا۔ وہ ہفتے میں کسی دن چپکے سے بھیس بدل کر دور کسی ریاست میں نکل جاتا اور وہاں سے کسی نہ کسی لڑکے کو بے ہوش کر کے بوری میں بند کر کے اپنے مکان پر لے آتا اور منگل کی رات کو اس کا سانس پی کر اپنے اندر پھر سے زندہ رہنے کی توانائی پیدا کر لیتا۔

ابھی ناگ گنڈاپ کے شہر میں نہیں پہنچا تھا کہ گنڈاپ کے دل میں خیال آیا کہ کیوں نہ وہ گندھارا کے مینار والی قبر کے اپنے تہہ خانے میں جا کر ایک بار پھر عنبر ماریا اور ان کے ساتھیوں کا تھوڑا تھوڑا خون پی آئے۔ شاید اس طرح سے اس کی کھوئی ہوئی طاقتیں پھر اسے واپس مل جائیں۔ یہ سوچ کر گنڈاپ نے بادشاہ سے یہ کہہ کر چند دن کی اجازت لے لی کہ وہ اپنی بوڑھی ماں سے ملنے گاؤں جا رہا ہے۔ چنانچہ ایک رات وہ برق رفتار گھوڑے پر سوار ہوا۔ اور گندھارا شہر والے مقبرے کی طرف روانہ ہو گیا۔

مینار والی قبر کے مقبرے میں پہنچنے کے بعد گنڈاپ نے گھوڑے کو ایک درخت کے ساتھ باندھا اور خود مینار والی قبر کی طرف بڑھا۔ اب اس کے پاس کوئی طلسم نہیں تھا۔ کوئی طاقت نہیں تھی۔ اس کے پاس ایک ہی طاقت تھی کہ وہ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

مینار کو دوسری جگہ ہٹا سکتا تھا - لیکن یہ طاقت بھی صرف اسی صورت اس کے پاس آسکتی تھی کہ وہ انسانی حیثیت کو چھوڑ کر پھر سے لاش والی شکل اختیار کرلے ۔ اور گنڈاپ لاش کی شکل میں واپس نہیں آنا چاہتا تھا ۔ اس کے ارادے یہ تھے کہ وہ کسی طریقے سے ایران کے تخت پر قبضہ کرکے نسل در نسل ایران پر حکومت کرے ۔ مینار والی قبر کے پاس جو نیلا سانپ چھپ کر پہرہ دے رہا تھا وہ اِسے دیکھ کر فوراً باہر نکل آیا اور تعظیم کے لیے جھک گیا ۔ گنڈاپ کے پاس صرف نیلے سانپوں کی ہی بادشاہت باقی رہ گئی تھی وہ نیلے سانپوں کو ہی بُلا سکتا تھا اور اس سے کام لے سکتا تھا ۔ اس نے نیلے سانپ سے کہا ۔

"اسی جگہ پہرہ دیتے رہو ۔ میں تھوڑی دیر میں واپس آرہا ہوں "

اور گنڈاپ خفیہ راستے سے قبر کے زینے پر پہنچ گیا ۔ زینہ اُتر کر وہ غار میں آیا ۔ جہاں دونوں جانب انسانی کھوپڑیوں کے چراغ جل رہے تھے ۔ یہاں سے گزرتا ہوا وہ پچھلے دالان والے تہہ خانے میں آگیا ۔ یہاں کئی نیلے سانپ چل پھر کر تابوتوں کی پہرہ داری کر رہے تھے ۔ گنڈاپ کو دیکھ کر سارے سانپ قطار بنا کر ایک طرف کھڑے

ہو گئے ۔ گنڈاپ نے ان کی طرف کوئی توجہ نہ دی ۔ سیدھا عنبر کے تابوت کے پاس گیا اس کے ڈھکنے کو کھولا ۔ تابوت کے اندر عنبر بے ہوشی کی حالت میں موجود تھا ۔ گنڈاپ نے اس کی گردن میں اپنے دانت گاڑ دیے ۔ اور اس کا تھوڑا سا خون پی گیا ۔ اسی طرح گنڈاپ نے عنبر کے بعد جولی سانگ کیٹی ماریا اور تھیوسانگ کا بھی تھوڑا تھوڑا خون پی لیا ۔ خون پینے کے بعد گنڈاپ نے ماریا کا تصور ذہن میں لا کر غائب ہونے کی کوشش کی ۔ مگر وہ غائب نہ ہو سکا ۔ اس نے باری باری سب کی طاقتوں کو آزمایا ۔ مگر وہ کسی طاقت کو حاصل کرنے میں بھی کامیاب نہ ہو سکا ۔ اب اِسے یقین ہو گیا کہ کسی غیبی دشمن نے اس پر ایسا طلسم کر دیا ہے کہ اس کی ساری طاقتیں ختم ہو گئی ہیں اور وہ اِن طاقتوں کو دوبارہ حاصل نہیں کر سکتا ۔ اب اِسے ایک ہی کام کرنا چاہیئے کہ سازش کر کے ہر حالت میں نیلوفر سے شادی کرنے اور پھر ایران کے تخت پر قبضہ کر کے بادشاہ ماٹیلو کو قتل کر دیا جائے ۔ گنڈاپ نے عنبر، ماریا، کیٹی اور جولی سانگ، تھیوسانگ کے تابوت بند کر دیئے اور غار سے نکل کر باہر قبرستان میں آگیا ۔ اور گھوڑے پر سوار ہو کر ایران کے دارالحکومت پرسی پولس کی طرف روانہ ہو گیا ۔ اس بات سے وہ سخت مایوس

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

لوٹ رہا تھا کہ اُس کی کھوئی ہوئی طاقتیں اُسے واپس نہ مل سکی تھیں۔

جس وقت گنڈاپ ایران کے دارالحکومت میں داخل ہوا اس سے ایک دن پہلے ناگ وہاں پہنچ چکا تھا اور اس شاندار شہر کی ایک دومنزلہ سرائے میں ٹھہرا ہوا تھا۔ اس شہر میں بھی ناگ کو عنبر ماریا جولی سانگ، کیٹی اور تھیوسانگ کی خوشبو کہیں سے نہیں آئی تھی۔ لیکن اس نے اپنے ان پرانے دوستوں کی تلاش شروع کر دی تھی۔ وہ اس بات سے بڑا مطمئن تھا کہ ایک زبردست طلسم کے اثر میں آنے کے بعد بھی اس کی اپنی طاقت اس کے پاس موجود تھی صرف اسے اپنی خوشبو نہیں آتی تھی۔ طلسم کا صرف اتنا اثر ہوا تھا کہ ناگ کی خوشبو اس کے جسم سے نہیں نکلتی تھی۔ اگر نکلتی تھی تو وہ کسی کو محسوس نہیں ہوتی تھی۔ ناگ نے ایک دن سرائے میں آرام کیا اور دوسرے دن صبح کے وقت وہ شہر کی سیر کو نکل کھڑا ہوا۔

ایران کا دارالحکومت پرسی پولس اس زمانے کے خوبصورت اور عالی شان شہروں میں سے تھا۔ جہاں ملک ملک کے سوداگر اپنا مال فروخت کرنے آتے تھے۔ ابھی ایران پر یونانی بادشاہ حکومت کرتا تھا۔ جس کی وجہ سے یونان کے سوداگر

بھی وہاں پر موجود تھے۔ شہر کی سڑکیں چوڑی چکلی تھیں۔ باغات بڑے دلکش تھے۔ ان باغوں میں نہریں بہتی تھیں۔ بادشاہ کا محل قلعے کے اندر تھا مکان کئی کئی منزلہ تھے۔ لوگ خوب صورت اور خوشحال تھے۔ شہر بہت بڑا تھا۔ اور اس کی گلیوں میں پختہ حویلیاں بنی ہوئی تھیں۔ شہر کے گرد ایک دیوار گول دائرے کی شکل میں چلی گئی تھی۔ جس کے سات دروازے تھے۔ لوگ آتش پرست تھے۔ یعنی آگ کی پوجا کرتے تھے۔ آگ کے علاوہ وہ سورج کو بھی دیوتا مان کر اس کی بھی پرستش کرتے تھے۔

ناگ دن بھر شہر کے بازاروں اور گلی کوچوں میں سیر کرتا رہا یہاں آنے کے دوسرے ہی روز اسے معلوم ہوگیا کہ کوئی پُراسرار بلا اس شہر اور قریبی دیہات پر نازل ہوتی ہے۔ جو سات سال کی عمر کے لڑکوں کو اُٹھا کر لے جاتی ہے۔ لڑکے ایک دم غائب ہو جاتے ہیں اور پھر اُن کی لاش بھی کہیں نہیں ملتی۔ ناگ کو یہ خبر سُن کر بڑا دُکھ ہوا۔ گم ہونے والے لڑکوں کے ماں باپ کی آہ و زاری دیکھی نہیں جاتی تھی۔ ناگ نے اسی وقت فیصلہ کر لیا کہ وہ عنبر ماریا اور کیٹی وغیرہ کو بعد میں ڈھونڈھے گا۔ لیکن سب سے پہلے اس ملک کے لوگوں کو اس پُراسرار بلا سے نجات دلانے کی کوشش کرے گا۔ جس نے ماں باپ اور بہنوں کا سکون چھین لیا ہے۔ ناگ اِن غم زدہ لوگوں سے مِلا جن کے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

نو عمر لڑکے غائب ہو گئے تھے۔ اسے پتہ چلا کہ بعض لوگوں کی آنکھوں کے سامنے لڑکا غائب ہو گیا تھا۔ کچھ لوگوں نے اسے بھی بتایا کہ جہاں لڑکا غائب ہوا وہاں زمین پر شیر کے پنجوں کے نشان بھی دیکھے گئے ہیں۔ یہ لوگوں کی افواہیں تھیں اور لوگوں نے پہلے سے ایسی باتیں گھڑ دی تھیں۔

لیکن ناگ نے تفتیش شروع کر دی۔ وہ سرائے کی دوسری منزل کی ایک کوٹھڑی میں ٹھہرا ہوا تھا۔ تازہ تحقیقات سے یہ معلوم ہوا کہ اب لڑکوں کو اٹھانے کی وارداتیں شہر کی بجائے دیہات میں ہونے لگی ہیں اور ہفتے میں ایک نہ ایک لڑکا کہیں نہ کہیں سے اغوا کر لیا جاتا ہے۔ ناگ شہر سے گاؤں اور دیہات میں آ گیا۔ اس نے لوگوں سے مل کر بہت سی معلومات جمع کر لیں۔ مگر ان میں کوئی ایسی بات نہ تھی کہ جس سے ناگ کو مدد ملتی۔ ہر کوئی یہی کہتا کہ یہ کوئی بھوت پریت ہے۔ جو بچوں کو اٹھا کر ہڑپ کر جاتا ہے۔ کوئی کہتا کہ یہ کوئی نظر نہ آنے والا شیر ہے۔ جو بچوں کو اٹھا کر لے جاتا ہے اور پھر انہیں کھا جاتا ہے۔ مگر ناگ کو ان افواہوں اور من گھڑت باتوں پر یقین نہیں آ رہا تھا۔

اتنا وہ ضرور تسلیم کرتا تھا کہ یہ کسی جادوگر وغیرہ کا کام ہو گا۔ جو طلسم کا کوئی اونچا درجہ حاصل کرنے کے لیے بچوں کو اغوا کر کے کسی دیوی دیوتا پر قربان کر رہا ہو گا۔ ناگ نے اگنی دیوتا اور سورج

دیوتا کے مندروں کے چکر لگانے شروع کر دیے۔ ساتھ ہی ساتھ وہ عنبر ماریا کیٹی وغیرہ کا بھی سراغ لگا رہا تھا۔ ناگ ایک گاؤں میں آ گیا۔ یہ گاؤں شہر کے قریب ہی تھا اور یہاں لڑکوں کا چھوٹا سا مدرسہ بھی تھا اور اس گاؤں سے ابھی تک کوئی لڑکا گم نہیں ہوا تھا۔ لیکن ماں باپ نے پُراسرار بلا کے خوف کی وجہ سے اپنے لڑکوں کو مدرسے بھیجنا بند کر دیا تھا۔

یہاں ایک بات آپ اپنے ذہن میں رکھیں کہ گنڈاپ نے ناگ کو اور ناگ نے گنڈاپ کو نہیں دیکھا ہوا۔ گنڈاپ کے پاس اس کے خاص آسیب لاشی ناگ نے آ کر گنڈاپ کو اطلاع دی تھی کہ اس نے اصلی ناگ کو غائب کر دیا ہے۔ لاشی ناگ ضرور ناگ کا ہم شکل بنا تھا مگر گنڈاپ نے ابھی تک اصلی ناگ کو نہیں دیکھا ہوا۔ چنانچہ مقبرے کے قبرستان والے تہہ خانے میں عنبر ماریا کیٹی جولی سانگ اور تھیوسانگ تابوتوں میں بند تھے تو ان میں بھی ناگ نہیں تھا۔ ناگ نے گاؤں میں آ کر کسی کو اپنے بارے میں کچھ نہ بتایا اور وہ کسی مکان میں رہنے کی بجائے گاؤں کے چھوٹے سے قبرستان میں آ گیا۔ یہاں ایک ٹوٹی پھوٹی کوٹھڑی اسے مل گئی۔ جہاں اس نے رات گزاری۔ اور دوسرے دن عقاب بن کر گاؤں کا ایک چکر لگایا اور واپس قبرستان کے ایک درخت پر آ کر بیٹھ گیا۔

تھوڑی تھوڑی دیر بعد وہ گاؤں میں جا کر مکانوں میں بچوں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کو دیکھ آتا تھا۔ لوگوں نے بچوں کو مکان کے آنگن تک ہی محدود رکھا ہوا تھا۔ استاد وہیں آکر انہیں پڑھاتے تھے اور وہ وہیں آنگن ہی میں کھیلتے تھے۔ ابھی تک وہاں کوئی واردات نہیں ہوئی تھی۔ اسی لیے ناگ کو یقین تھا کہ پُر اسرار بلا یہاں ضرور حملہ کرے گی۔

اسی رات گنڈاپ دوسرے گاؤں میں حملہ کرنے والا تھا۔ گنڈاپ نے آدھی رات کو سیاہ لباس پہن کر ڈاکوؤں ایسا حلیہ بدلا اور بے ہوشی کا سفوف اپنے ساتھ لے کر گھوڑے پر سوار ہوا اور اندھیری رات میں شہر سے دُور گاؤں کی طرف چل دیا۔ اس گاؤں میں ناگ نہیں تھا۔ گنڈاپ کو کسی لڑکے کا سانس پینے کی اشد ضرورت تھی۔ منگل کی رات اگلے روز تھی۔ چنانچہ گنڈاپ گاؤں کے باہر گھوڑے سے اُتر پڑا۔ اس نے بے ہوشی کا سفوف اپنے ہاتھ میں تھام رکھا تھا۔ گنڈاپ ایک مکان کی دیوار پھاند کر صحن میں داخل ہو گیا۔ سامنے دو کمرے تھے جو بند تھے۔ گنڈاپ نے بند دروازے کی درز میں سے اندر دیکھا۔ کمرے میں شمع جل رہی تھی۔ اس کی روشنی میں اسے ایک لڑکا اپنے ماں باپ کے درمیان چارپائی پر سویا ہوا دکھائی دیا۔ یہی اس کا شکار تھا۔

گنڈاپ نے بے ہوشی کا سفوف درز میں سے کمرے میں

گرا کر اُسے آہستہ سے سلگا دیا۔ سفوف تیزی سے سُلگنے لگا۔ اور اس میں سے دھوئیں کے بادل اُٹھے اور سارا کمرہ دھوئیں سے بھر گیا۔ اندر سے کسی کے کھانسنے کی آواز آئی اور پھر گہری خاموشی چھا گئی۔

تھوڑی دیر بعد گنڈاپ نے دروازے کو دھکا دے کر کنڈی توڑ ڈالی اور اندر گھس گیا۔ اس نے اپنی ناک پر بھیگا ہوا کپڑا ڈال رکھا تھا۔ کمرے میں ماں باپ اور ان کا سات سالہ لڑکا بے ہوش ہو چکے تھے۔ گنڈاپ نے بے ہوش لڑکے کو اُٹھا کر کاندھے پر ڈالا اور مکان سے نکل کر اندھیرے میں گم ہو گیا۔ وہ گھوڑے پر سوار اپنے شہر والے مکان میں آگیا۔ اس نے بے ہوش لڑکے کو اپنے خفیہ تہہ خانے میں لے جا کر اس کے جسم پر ہاتھ رکھ کر اس کا سارا سانس کھینچ کر اپنے جسم میں اپنی روح میں جذب کیا اور مردہ لڑکے کو دوسرے مُردہ لڑکوں کی لاشوں کے پاس ڈال دیا۔ دوسرے دن گاؤں میں شور مچ گیا کہ ایک اور لڑکا اغوا ہو گیا ہے۔

ناگ فوراً اس شہر میں پہنچ گیا۔ جس مکان سے لڑکا غائب ہوا تھا وہاں کہرام مچا ہوا تھا۔ ناگ نے ان سے تو کچھ نہ کہا۔ وہ انہیں سوائے تسلی کے اور کیا کہہ سکتا تھا۔ لیکن ناگ نے سراغ رسانی شروع کر دی۔ اور جھک کر دیکھا کہ آنگن میں انسانی قدموں کے نشان تھے۔ جو صحن کے دروازے تک چلے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

گئے تھے۔ وہاں سے قدموں کے نشان دور ایک درخت تک چلے گئے تھے۔ یہاں سے گھوڑوں کے سموں کے نشان شروع ہو جاتے تھے۔ اس کا مطلب تھا کہ یہاں سے اغوا کرنے والا گھوڑے پر سوار ہو گیا تھا۔ ناگ نے گھوڑوں کے سموں کے نشان کا پیچھا شروع کیا۔ یہ نشان اسے پرسی پولس شہر میں لے آئے۔ مگر شہر میں آکر گھوڑوں کے سموں کے نشان دوسرے گھوڑوں کے نشانوں میں گھل مل گئے۔ کیونکہ اس زمانے میں گھوڑے ہی ہر قسم کی سواری کے کام آتے تھے۔ ناگ کچھ بتا نہ کر سکا کہ وہ آدمی یہاں کس مکان میں داخل ہوا تھا۔ جو لڑکے کو اغوا کر کے لایا تھا۔ ایک بات کا معمہ حل ہو گیا تھا کہ یہ کوئی آسیب یا بھوت یا بلا نہیں ہے۔ بلکہ کوئی آدمی ہے۔ جو لڑکوں کو اغوا کرتا ہے۔ ناگ اسی نتیجے پر پہنچا کہ یہ جرائم پیشہ شخص لڑکوں کو اغوا کر کے دوسرے شہر میں جا کر کسی گروہ کے ہاتھ فروخت کر دیتا ہوگا۔ اس زمانے میں عورتوں کو لڑکوں کو فروخت کرنے کا کاروبار تقریباً ہر ملک میں خفیہ طور پر بڑے زوروں پر ہوا کرتا تھا۔ ان عورتوں اور بچوں کو کنیز اور غلام بنا کر بیچ دیا جاتا تھا۔

یہ بات بھی ثابت ہو گئی تھی کہ اغوا کرنے والا بدمعاش اسی شہر کا رہنے والا ہے۔ اور وہ ہفتے میں ایک رات اپنے مکان سے نکل کر دیہات میں جا کر کسی نہ کسی بچے کو اغوا کر کے غائب کر

کر دیتا ہے۔

ناگ سوچنے لگا کہ یہ کیسا آدمی ہے کہ جو ہر ہفتے باقاعدگی سے کسی نہ کسی لڑکے کو اغوا کرتا ہے۔ بردہ فروش یعنی وہ لوگ جو انسانوں کی فروخت کا مکروہ کاروبار کرتے تھے اتنی باقاعدگی سے وارداتیں نہیں کیا کرتے۔ ناگ کا ماتھا ٹھنکا۔ دال میں ضرور کچھ کالا کالا ہے۔ کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ یہ شخص نو عمر لڑکوں کو مار کر ان کا خون پی جاتا ہو۔ ناگ نے ایسے بھیانک وحشی انسان دیکھے تھے جو انسانی خون پیتے تھے۔ اب سوال یہ تھا کہ اس مکان کو کیسے تلاش کیا جائے۔ جس مکان میں وہ درندہ شخص رہتا ہے۔ ناگ نے غور کرنا شروع کر دیا۔ کافی دیر سوچ بچار کے بعد وہ اس نتیجے پر پہنچا کہ اُسے کسی سانپ سے مدد لینی چاہیے۔ یہ سوچ کر ناگ شہر پرسی پولس کے باہر ایک بہت بڑے قبرستان میں آ گیا۔ کیونکہ سانپ عام طور پر ایسی ہی ویران جگہوں پر اپنے بل بنا کر رہتے ہیں۔

ناگ یہاں ایک جگہ درخت کی اوٹ میں ہو کر کسی سانپ کو آواز دی۔ ایک سانپ فوراً آن موجود ہوا۔ اس نے ناگ دیوتا کو سلام کیا اور ادب سے کنڈلی مار کر بیٹھ گیا۔ ناگ نے کہا۔

"اس شہر سے ہفتے کی کسی رات کو ایک آدمی گھوڑے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

پر سوار ہو کر نکلتا ہے۔ اور کسی گاؤں میں جا کر وہاں سے ایک بچہ اغوا کر کے لے آتا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ تم اپنے کچھ ساتھی لے کر شہر کے ساتوں دروازوں کی رات کو رکھوالی کرو اور دیکھو کہ وہ کون آدمی ہے جو گھوڑے پر سوار ہو کر نکلتا ہے۔ ایسے آدمی کا تعاقب کرو اور اگر وہ کسی بچے کو اغوا کر کے لائے تو مجھے اسی جگہ آکر خبر کرو کہ وہ کس مکان میں داخل ہوا ہے۔"

سانپ نے کہا۔

"میں اپنے ساتھی سانپوں کو لے کر آج رات ہی سے نگرانی شروع کر دوں گا۔ عظیم ناگ دیوتا۔"

ناگ نے کہا۔

"میں ہر روز صبح کے وقت اسی جگہ آکر تم سے معلوم کروں گا۔ اب تم جاؤ اور دوسرے سانپوں کو تیار کرو کہ وہ رات کی نگرانی کے لیے تیاری کر لیں۔"

جب سانپ چلا گیا تو ناگ کچھ دیر تک قبرستان میں پھرتا رہا۔ یہ بڑا کشادہ قبرستان تھا۔ یہاں سنگ مرمر کی بنی ہوئی قبریں بھی تھیں اور مٹی کی بنی ہوئی قبریں بھی تھیں جن پر گھاس اگ آئی تھی۔ کئی قبروں پر چھتریاں بنی ہوئی تھیں۔ یہ ایک پرانا

قبرستان تھا جس میں صرف یونانی لوگ ہی اپنے مُردوں کو دفن کرتے تھے۔ آتش پرست ایرانی اپنے مُردوں کو ایک ٹیلے پر بنے ہوئے کنوئیں میں پھینک آتے تھے۔ جہاں گدھ ان کو کھاتے تھے کیونکہ آتش پرست لاشوں کو دفن نہیں کرتے تھے۔

جب شام ہونے لگی تو ناگ اپنی سرائے کی کوٹھڑی میں آکر پلنگ پر لیٹ گیا۔ وہ عنبر، ماریا کیتھی جولی سانگ اور تھیوسانگ کے بارے میں غور کرنے لگا۔ ایسا بہت کم ہوا تھا کہ ایک دم سے یہ سارے کے سارے لوگ اس سے بچھڑ گئے ہوں۔ لگتا تھا کہ ان پر اچانک کوئی مصیبت آگئی۔ اور وہ ایک ساتھ کسی طلسم کی زد میں آ گئے تھے۔ دوسری طرف ایسا ہوا کہ بادشاہ ماٹیلو کی ایک بھانجی شہزادی شاہانی شام کے وقت اپنے شاہی باغ میں ٹہل رہی تھی کہ کسی جھاڑی میں سے ایک سیاہ سانپ نکلا اور اس نے شہزادی شاہانی کو ڈس دیا۔ اصل میں بے خیالی میں شہزادی شاہانی کا پاؤں سانپ کے اوپر پڑ گیا تھا۔ شہزادی چیخ مار کر پیچھے ہٹی۔ سانپ بھاگ گیا۔ وہاں شور مچ گیا کہ شہزادی شاہانی کو سانپ نے ڈس لیا ہے۔ اسی وقت گنڈاپ کو طلب کیا گیا۔ بادشاہ کو معلوم تھا کہ گنڈاپ سانپ کے کاٹے کا علاج کر لیتا ہے گنڈاپ بھی جلدی سے محل میں پہنچ گیا۔ وہ بادشاہ کی بھانجی کو صحت مند کر کے اس کا مزید اعتماد حاصل کرنا چاہتا تھا۔ اس

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

نے فوراً شہزادی شاہانی کے پاؤں کو دیکھا۔ جہاں سانپ نے کاٹا تھا وہاں ایک سرخ چھالا پڑ گیا تھا۔ گنڈاپ کی ساری طاقتیں ختم ہو چکی تھیں۔ مگر نیلے سانپ کو بلانے کی طاقت ابھی اس کے پاس موجود تھی۔

گنڈاپ نے فوراً نیلے سانپ کو طلب کر لیا۔ اس وقت کمرے میں سوائے بادشاہ اور بے ہوش شہزادی شاہانی کے اور کوئی نہیں تھا۔ نیلا سانپ گنڈاپ کی آواز پر فوراً حاضر ہو گیا۔ گنڈاپ نے اسے سانپ کی زبان میں کہا۔

"شہزادی کو سانپ نے کاٹ لیا ہے۔ فوراً اس کا سارا زہر چوس لو۔ تاکہ شہزادی صحت یاب ہو جائے۔"

نیلے سانپ نے آگے بڑھ کر شہزادی کے پاؤں کو غور سے دیکھا اور پھر پیچھے ہٹ گیا۔ گنڈاپ نے تعجب سے پوچھا۔

"کیا بات ہے۔ تم پیچھے کیوں ہٹ گئے ہو؟"

نیلے سانپ نے کہا۔

"عظیم گنڈاپ! شہزادی کو نیلے سانپ نے نہیں کاٹا۔ میں تو صرف نیلے سانپ کا ہی زہر چوس سکتا ہوں۔"

گنڈاپ تو پریشان ہو گیا۔ سانپ کو ڈانٹ کر بولا۔

"کوشش کرو۔ آخر تم یہ زہر کیوں نہیں چوس سکتے۔ یہ بھی تو سانپ ہی کا زہر ہے؟"

نیلے سانپ نے کہا۔

"عظیم گنڈاپ! آپ کا حکم صرف ہم نیلے سانپوں پر ہی چل سکتا ہے اور ہم صرف نیلے سانپ کے زہر کو ہی چوس سکتے ہیں۔ کسی دوسرے سانپ کے زہر کو ہم اگر چوسیں گے تو مر جائیں گے۔"

گنڈاپ بوکھلا سا گیا۔ اس کا سارا منصوبہ خاک میں مل رہا تھا۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ بادشاہ کے آگے اسے ناکامی کا منہ دیکھنا پڑے۔ اس نے نیلے سانپ کو بہت مجبور کیا مگر سانپ بولا۔

"عظیم گنڈاپ! میں اگر شہزادی کے جسم سے زہر چوس بھی لوں تو شہزادی ٹھیک نہیں ہوگی۔ میں ضرور مر جاؤں گا۔ میرے مرنے سے بھی اگر شہزادی صحت یاب ہو جاتی تو میں یہ قربانی بھی دے سکتا تھا لیکن ایسا نہیں ہوگا۔ شہزادی کو دوسرے سانپ نے کاٹا ہے اور یہ زہر اس کے جسم میں پورا بس گیا ہے۔ یہ کل تک مر جائے گی۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

گنڈاپ نے نیلے سانپ کو جھڑک کر کہا۔
"دفع ہو جاؤ یہاں سے"
نیلا سانپ غائب ہو گیا۔ بادشاہ جو پریشان تھا بولا۔
"سانپ کہاں چلا گیا؟ کیا اس نے ہماری بھانجی کے جسم سے زہر چوس لیا ہے؟"
گنڈاپ نے مایوسی سے کہا۔
"بادشاہ سلامت! شہزادی صاحبہ کو جس سانپ نے کاٹا ہے وہ یہاں سے دور چلا گیا ہے۔ اور صرف وہی شہزادی کے جسم سے زہر چوس سکتا ہے۔ آپ فکر نہ کریں۔ میں نے اس سانپ کو بلوانے کے لیے —— اپنے نیلے سانپ کو روانہ کر دیا ہے"
بادشاہ ناامید ہو گیا۔ اس نے حکم دیا کہ فوراً شاہی حکیم اور حکیم دریاب کو حاضر کیا جائے تاکہ وہ شہزادی شاہانی کا علاج کر سکیں۔ سارے شہر میں یہ خبر پھیل گئی کہ بادشاہ کی بھانجی شہزادی شاہانی کو سانپ نے کاٹ لیا ہے۔ اور وہ مرنے والی ہے۔ یہ خبر جب ناگ تک پہنچی تو اس نے شہزادی کا علاج کرنے کا فیصلہ کر لیا اور اسی وقت گھوڑے پر سوار ہو کر شاہی محل کے دروازے پر پہنچا۔ اس نے بادشاہ کو پیغام بھجوایا کہ میں سانپ کے کاٹے کا علاج کر لیتا ہوں۔ مجھے شہزادی صاحبہ کو صحت یاب

کرنے کا موقع دیا جائے۔ بادشاہ نے فوراً ناگ کو اوپر بلا لیا۔ اس وقت گنڈاپ وہاں پر موجود نہیں تھا۔ وہ شاہی محل میں ہی اپنے کمرے میں جا چکا تھا جہاں وہ نیلے سانپ کو بلوا کر اس سے مشورہ کر رہا تھا کہ شہزادی کو کس طرح صحت یاب کیا جا سکتا ہے۔
بادشاہ نے ناگ کی طرف دیکھا اور کہا۔
"اگر تم نے ہماری بھانجی کو صحت یاب کر دیا تو ہم تمہیں بے پناہ انعام و اکرام سے نوازیں گے"
شہزادی نیلوفر اور ملکہ بھی اس وقت وہاں پر موجود تھیں۔ ناگ نے کہا۔
"بادشاہ سلامت! مجھے انعام و اکرام کا لالچ نہیں ہے۔ میں صرف انسانی ہمدردی کی خاطر شہزادی صاحبہ کا علاج کروں گا۔ مگر میری ایک شرط ہے"
"کون سی شرط ہے جلدی بتاؤ" بادشاہ نے بے تابی سے پوچھا۔
ناگ نے کہا۔
"اس کمرے میں سے سب لوگ چلے جائیں گے اور بے ہوش شہزادی صاحبہ کو اکیلا چھوڑ دیا جائے"
بادشاہ کو کیا اعتراض ہو سکتا تھا۔ اسی وقت بادشاہ، ملکہ اور

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

شہزادی نیلوفر وہاں سے باہر نکل گئیں۔ جب کمرے میں ناگ اکیلا رہ گیا تو اس نے اس سانپ کو آواز دی جس نے شہزادی کو کاٹا تھا۔ وہ سانپ شاہی باغ میں ہی تھا۔ اسی وقت وہ سانپ خفیہ راستوں سے ہوتا کمرے میں آن حاضر ہوا۔ اس نے آتے ہی ناگ دیوتا کو سلام کیا۔ ناگ نے کہا۔

"شہزادی کے جسم سے سارا زہر چوس کر اسے پھر سے صحت مند کر دو"

سانپ نے کہا۔

"جو حکم عظیم ناگ دیوتا"

اور کالے سانپ نے فوراً شہزادی شاہانی کے جسم سے سارا زہر چوس ڈالا۔ زہر کے خارج ہوتے ہی شہزادی شاہانی نے آنکھیں کھول دیں۔ ناگ نے سانپ کو اس سے پہلے ہی وہاں سے بھگا دیا تھا۔ شہزادی نے آنکھیں کھول کر ناگ کی طرف دیکھا اور کمزور آواز میں پوچھا۔

"بادشاہ سلامت کہاں ہیں؟ کیا میں زندہ ہوں؟"

ناگ نے کہا۔

"آپ بالکل زندہ سلامت ہیں۔ شہزادی صاحبہ آپ کے جسم میں سانپ کا زہر ختم کر دیا گیا ہے"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ناگ نے بادشاہ سلامت ملکہ اور شہزادی نیلوفر کو اندر بلا لیا۔ انہوں نے شہزادی شاہانی کو ہوش میں دیکھا تو خوشی سے نہال ہو گئے۔ بادشاہ نے اپنی بھانجی کا ماتھا چوم لیا اور ناگ سے کہا۔

"ہم تمہیں انعام دینا چاہتے ہیں۔"

○

PVL
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

گنڈاپ اور ناگ

ناگ نے کہا۔

"بادشاہ سلامت! اگر آپ مجھے کوئی انعام دینا ہی چاہتے ہیں تو میری خواہش ہے کہ میرے انعام کو شہر کے غریبوں میں تقسیم کر دیا جائے۔"

بادشاہ نے کہا۔

"شہر کے غریبوں میں تو ہم خیرات کریں گے ہی۔ مگر ہم تمہیں بھی انعام دینا چاہتے ہیں۔"

ناگ بولا۔

"مجھے میرا انعام شہزادی صاحبہ کی صحت یابی کے ساتھ ہی مل گیا ہے۔"

بادشاہ نے اپنی ملکہ کی طرف دیکھا۔ ملکہ نے کہا۔

"اس نوجوان کو میں چاہتی ہوں کہ اپنے شاہی محل میں رکھ لیا جائے۔ ہمارے دربار میں اسے کرسی پیش کی جائے گی۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

بادشاہ نے فوراً ملکہ کی خواہش کو منظور کر لیا اور ناگ سے کہا کہ آج سے تم ہمارے درباری ہو۔ اور تمہیں دربار میں کرسی ملے گی۔ اور تم ہمارے شاہی مہمان خانے میں رہو گے۔

"تمہارا نام کیا ہے اور تم کس ملک کے رہنے والے ہو؟"

ناگ نے کہا۔

"میں ملک مصر کا باشندہ ہوں۔ بادشاہ سلامت اور جڑی بوٹیوں کی تجارت کی غرض سے یہاں آیا تھا۔ آپ نے مجھے جو عزت بخشی ہے میں اس کے لیے آپ کا شکر گزار ہوں"

ناگ خود بھی یہی چاہتا تھا کہ وہ شاہی محل میں رہے کیونکہ یہاں رہنے سے اسے بہت سے اختیارات حاصل ہو جاتے اور ان اختیارات کی مدد سے بھی وہ پُر اسرار بدمعاش کو قابو کر سکتا تھا۔ جو بچوں کو اغوا کر رہا تھا۔ اسی روز ناگ اپنی سرائے سے اٹھ کر شاہی محل کے مہمان خانے میں آ گیا۔ ابھی تک کسی کو یہ بات معلوم نہیں تھی کہ ناگ نے شہزادی کو کس طرح سے اچھا کیا تھا۔ ملکہ کے پوچھنے پر ناگ نے صرف اتنا کہا تھا کہ اس نے ایک خاص بوٹی سے شہزادی کو اچھا کیا ہے۔ یہ بات کسی کو معلوم نہیں تھی کہ ناگ نے سانپ کو

بلایا تھا۔

شہزادی نیلوفر کو ناگ میں کوئی خاص دلچسپی نہیں تھی —— وہ دوسرے درباریوں کی طرح ایک درباری تھا۔ نوجوان حکیم درباب نے ناگ سے ضرور پوچھا تھا۔ کہ اس نے شہزادی کا علاج کس بوٹی سے کیا تھا۔ جس کے جواب میں ناگ نے کہا تھا۔

"یہ ایک خاص بوٹی ہوتی ہے۔ جو مصر کے صحراؤں میں ملتی ہے۔ میرے پاس اس کا تھوڑا سفوف رہ ہی رہ گیا تھا۔ جس کی مدد سے میں نے شہزادی شاہانی صاحبہ کا علاج کیا"

گنڈاپ کو جب پتہ چلا کہ ایک نوجوان حکیم نے شہزادی کا علاج کر کے اسے اچھا کر دیا ہے۔ اور بادشاہ نے اسے دربار میں عہدہ دیا ہے تو گنڈاپ نے کوئی خاص توجہ نہ دی۔ ناگ نے یہاں اپنا اصلی نام کسی کو نہیں بتایا تھا۔ اس نے اپنا نام کالام ظاہر کیا تھا۔ گنڈاپ کو ناگ میں کیا دلچسپی ہو سکتی تھی۔ لیکن اس نے ناگ سے اس بوٹی کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی ضرور کوشش کی جس سے بظاہر ناگ نے شہزادی کا علاج کیا تھا۔ ناگ نے گنڈاپ کو یہی بتا دیا کہ وہ بوٹی مصر کے صحراؤں میں پائی جاتی ہے اور بہت کم ملتی ہے۔ ناگ کے لیے بھی گنڈاپ میں کوئی خاص بات نہیں تھی۔ اسے کیا معلوم تھا کہ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

یہی وہ شخص ہے جو نہ صرف یہ کہ اس ملک کے بچوں کو اغوا کر رہا ہے بلکہ اس نے عنبر ماریا جولی سانگ، کیٹی اور تھیو سانگ کو اپنے قبضے میں کر رکھا ہے۔

گنڈاپ تخت پر قبضہ کرنے کی سازشوں میں لگا ہوا تھا۔ اس نے سپہ سالار کو اپنے ہاتھوں میں کر لیا تھا۔ اور اب وہ تختہ اُلٹنے کے لیے کسی موقع کا انتظار کر رہے تھے۔ شہزادی نیلوفر سے شادی کے بارے میں گنڈاپ نا امید ہو چکا تھا۔ سپہ سالار کے ساتھ جو اس کا گٹھ جوڑ ہو گیا تھا تو اس کے بعد گنڈاپ کو شہزادی سے شادی کرنے کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔ رات ناگ نے شاہی مہمان خانے میں گزاری اور دن کے وقت وہ گھوڑے پر سوار ہو کر شاہی قبرستان کی طرف نکل گیا۔ قبرستان میں جاتے ہی ناگ نے سانپ کو طلب کر کے پوچھا کہ رات کو اس کے ساتھی سانپوں نے کسی گھوڑ سوار کو شہر سے نکلتے دیکھا ہے؟ سانپ نے رپورٹ دی کہ رات کو کوئی گھوڑ سوار شہر کے دروازے سے نہیں نکلا۔ ویسے بھی دروازے بند کر دیئے جاتے تھے۔ گنڈاپ ایک خفیہ دروازے سے نکلتا تھا۔ ناگ نے کہا۔

"اپنے سانپوں کو کہو کہ وہ نگرانی جاری رکھیں اور مجھے پوری پوری خبر کر دیا کریں"

ناگ قبرستان سے نکل کر شاہی محل کی طرف روانہ ہو گیا۔

چند روز اسی طرح گزر گئے۔ آخر ایک بار پھر منگل کی رات قریب آگئی اور گنڈاپ کو کسی لڑکے کا سانس پینے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ پیر کی رات کو گنڈاپ نے کالا لباس پہنا۔ محل سے خفیہ دروازے سے نکل کر شہر سے باہر آگیا اور ایک گاؤں کی طرف چل پڑا۔ اس گاؤں کو وہ صبح ہی دیکھ آیا تھا۔ یہاں ایک لڑکا اپنے غریب باپ کے ساتھ ایک جھونپڑی میں رہتا تھا۔ گنڈاپ آج رات اس لڑکے کو شکار کرنا چاہتا تھا۔ وہ چونکہ شہر کے دروازے سے باہر نہیں نکلا تھا۔ اس لیے باہر جو سانپ نگرانی کر رہے تھے وہ گنڈاپ کو نہ دیکھ سکے۔

گنڈاپ گھوڑا دوڑاتا اندھیری رات میں شہر کی فصیل سے دور ہوتا جا رہا تھا۔ آخر وہ اس گاؤں کے قریب آگیا۔ یہاں کھیتوں کی جھونپڑی میں غریب باپ کا سات آٹھ سالہ بیٹا رہتا تھا۔ گنڈاپ نے بے ہوشی کا سفوف لیا اور گھوڑے سے اُتر کر جھونپڑی کی طرف بڑھا۔ اس وقت جھونپڑی میں باپ اور بیٹا گہری نیند سو رہے تھے۔ گنڈاپ نے قریب جا کر جب دونوں کو گہری نیند میں دیکھا تو اسے سفوف جلانے کی ضرورت ہی محسوس نہ ہوئی۔ وہ دبے پاؤں جھونپڑی میں داخل ہوا۔ اور سوئے ہوئے لڑکے کے منہ اتنی زور سے ہاتھ رکھ کر اسے اُٹھا لیا۔ لڑکا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

جاگ تو پڑا مگر اُس کے منہ سے ہلکی سی چیخ بھی نہ نکل سکی۔ گنڈاپ نے لڑکے کے منہ میں کپڑا ٹھونس دیا۔ اور اسے گھوڑے پر ڈال کر شہر کی طرف روانہ ہو گیا۔

جب وہ خفیہ غار کے قریب آیا جہاں سے اس نے شہر کے اندر جانا تھا تو اچانک دروازے پر نگرانی کرتے سانپ کی اس پر نگاہ پڑ گئی۔ سانپ بڑی دور سے دیکھ لیا کرتا ہے۔ سانپ نے ایک گھوڑ سوار کو ایک غار میں داخل ہوتے دیکھا تو وہ بھاگ کر وہاں آ گیا۔ گھوڑ سوار گنڈاپ غار کے اندر داخل ہو چکا تھا۔ سانپ اس کے پیچھے دوڑنے لگا۔ سانپ عام حالات میں بھی ساٹھ ستر میل فی گھنٹے کی رفتار سے بھاگ سکتا ہے۔ سانپ برابر گنڈاپ کا پیچھا کر رہا تھا۔ گنڈاپ اس سے بے خبر تھا کہ کوئی سانپ اس کے پیچھے لگا ہوا ہے۔ غار آگے جا کر شہر کی فصیل کے اندر ایک جگہ جھاڑیوں میں سے نکل آتی تھی۔ یہاں سے گنڈاپ نے اپنے شہر والے مکان کا رُخ کیا۔ مکان میں داخل ہونے کے بعد گنڈاپ نے دروازہ بند کر دیا۔ اور لڑکے کو لے کر مکان کے خفیہ تہہ خانے میں آ گیا۔ سانپ اس کا پیچھا کرتے مکان تک آیا اور یہاں سے واپس چلا گیا۔ گنڈاپ نے لڑکے کو بے ہوش کر کے زندہ حالت میں ہی خفیہ تہہ خانے میں رسیوں سے باندھ کر ڈال دیا۔

وہ دوسرے دن منگل کی رات کو اس کا سانس پینے والا تھا۔

اگلے دن صبح کو ناگ حسبِ معمول سانپ سے رپورٹ حاصل کرنے گیا تو وہ سانپ بھی قبرستان میں موجود تھا۔ جس نے گنڈاپ کا رات کو اس کے مکان تک پیچھا کیا تھا۔ جب سانپ نے ناگ کو بتایا کہ اس نے ایک ایسے گھوڑ سوار کا پیچھا کیا ہے۔ جس کے آگے کپڑے میں لپٹی کوئی شے پڑی تھی تو ناگ نے پوچھا۔

"کیا تم اس مکان کو دن کی روشنی میں پہچان لو گے؟"

"کیوں نہیں عظیم ناگ دیوتا" سانپ نے ادب سے کہا۔ "میں نے وہ مکان دیکھ لیا تھا۔ جس میں گھوڑ سوار داخل ہوا تھا۔

"میں آپ کو وہاں لے جا سکتا ہوں"

ناگ نے اس سانپ کو اُٹھا کر اپنی جیب میں ڈالا اور شہر کی طرف چلا۔ سانپ نے اپنی چھوٹی سی گردن جیب میں سے باہر نکال رکھی تھی اور راستہ بتاتا جاتا تھا۔ جب ایک بازار میں سے نکل کر ذرا کھلا علاقہ آیا تو سانپ نے ناگ سے کہا۔

"عظیم ناگ دیوتا! وہ سامنے والا مکان ہے جس میں رات کو میں نے گھوڑ سوار کو جاتے دیکھا تھا۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ناگ نے سانپ کو جیب سے نکال کر زمین پر رکھ دیا۔ اور کہا کہ واپس چلا جائے۔ سانپ وہیں سے واپس چلا گیا۔ ناگ نے مکان کو غور سے دیکھا۔ یہ ایک اونچے دروازے والا حویلی نما مکان تھا۔ جس کی ڈیوڑھی میں ایک دربان کھڑا پہرہ دے رہا تھا۔ کسی امیر آدمی کا مکان لگتا تھا۔ ناگ نے خود اس مکان میں جانا مناسب نہ سمجھا۔ وہ بازار کی نکڑ پر آگیا۔ یہاں ایک دکان سے پوچھا کہ اس حویلی میں کون رہتا ہے۔ دکاندار نے کہا۔

"یہاں گنڈاپ نام کا ایک تاجر رہتا ہے۔ جو پہلے تاجر تھا۔ مگر اب بادشاہ کے دربار میں ہوتا ہے"

ناگ ہکا بکا سا ہو کر رہ گیا۔ یہ کیسے ممکن تھا۔ کہیں اس سانپ سے کوئی غلطی تو نہیں ہو گئی؟ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ گنڈاپ کا کوئی غلام یہ وارداتیں کر رہا ہو۔ کیونکہ گنڈاپ کو کسی بچے کو اغوا کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ اب ناگ یہ تصدیق کرنا چاہتا تھا کہ گنڈاپ کا کون سا ملازم ہے۔ جو آدھی رات کو بچوں کو اغوا کر پھرتا ہے۔ اس راز پر سے صرف ناگ ہی پردہ اٹھا سکتا تھا۔ اس نے خود حویلی کے اندر جانے کا فیصلہ کیا۔ وہ رات ہونے کا انتظار کرنے لگا۔ کیونکہ وہ اندھیرے میں حویلی کے اندر جانا چاہتا تھا۔ ناگ واپس شاہی مہمان خانے میں آگیا۔ اتنی دیر تک بادشاہ تک ایک اور بچے کے گم ہو جانے کی خبر پہنچ چکی تھی۔ بادشاہ

بہت پریشان تھا۔ شہر کے بعد اب گاؤں دیہات کے بچے غائب ہونے لگے تھے۔ بادشاہ کی سخت بدنامی ہو رہی تھی۔ رعایا میں بے چینی پھیل رہی تھی۔ رات کو ایک اور بچہ گم ہو گیا تھا۔ جب ناگ محل میں پہنچا تو بادشاہ نے درباریوں کو اپنے خاص کمرے میں بلا رکھا تھا اور اس موضوع پر گفتگو ہو رہی تھی۔ گنڈاپ بھی وہیں بیٹھا تھا۔ ناگ کو بھی بادشاہ نے بلا لیا اور کہا۔

"کالام! ہم ایک عجیب الجھن میں گرفتار ہیں۔ ہماری سلطنت میں ایک ایسی پراسرار بلا داخل ہو چکی ہے جو ہر ہفتے ایک بچے کو غائب کر دیتی ہے۔ اب تک کتنے ہی بچے غائب ہو چکے ہیں۔ ہم نے بہت حفاظتی اقدام کئے مگر کوئی نتیجہ نہیں نکلا۔ تم اس بارے میں کیا کہتے ہو؟"

ناگ نے بادشاہ کو یہ بالکل نہ بتایا کہ رات اس نے ایک گھوڑ سوار کو گنڈاپ کے مکان میں داخل ہوتے دیکھا ہے۔ جس نے گھوڑے پر آگے ایک بوری ڈال رکھی تھی۔ اور اس کے دوسرے ہی دن ایک بچہ غائب تھا۔ وہ ابھی ایسا نہیں کہہ سکتا تھا۔ کیونکہ اس کے پاس ابھی کوئی ثبوت نہیں تھا کہ یہ ساری کارستانی خود گنڈاپ کی ہے۔ وہ رات کو خود جا کر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

تفتیش کرنا چاہتا تھا۔ چنانچہ اس نے کہا۔

"بادشاہ سلامت! مجھے بھی ان دردناک واقعات کا بڑا دکھ ہے۔ لیکن میری بھی سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ وارداتیں کون کرتا ہے"

گنڈاپ نے کہا۔

"حضور انور! میرا خیال ہے کہ یہ کام کسی بھوت پریت کا ہے۔ کسی انسان میں اتنی جرأت نہیں کہ وہ حضور کی حکومت میں یہ مکروہ قدم اٹھا سکے"

ناگ نے غور سے گنڈاپ کی طرف دیکھا۔ گنڈاپ کے چہرے پر بھی بہت زیادہ فکر و پریشانی تھی۔ ناگ نے سوچا کہ اس شخص کو بھی پتہ نہیں ہے کہ اس کا غلام رات کو ایک لڑکا اغوا کر کے اس کے مکان میں لے آیا ہے۔ ناگ خاموش رہا۔ وہ رات ہونے کا انتظار کر رہا تھا۔ جب شام کا اندھیرا رات کے اندھیرے میں گھل مل گیا اور شہر پر خاموشی چھا گئی تو ناگ اپنے مہمان خانے کی چھت پر آ گیا۔ چھت پر اندھیرا تھا۔ آسمان پر تارے چمک رہے تھے۔ ناگ نے سانس کھینچ کر چھوڑا اور عقاب بن کر فضا میں اڑ گیا۔ رات کے اندھیرے میں اڑتے اڑتے وہ سیدھا شہر کے باہر گنڈاپ کے مکان کی چھت پر پہنچ گیا۔ جب ہم یہ کہتے ہیں کہ شہر سے باہر

تو اس کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ شہر کے دروازوں سے باہر مطلب یہ ہوتا ہے کہ فصیل کے اندر مگر شہر سے تھوڑی دور باہر۔ کیونکہ پرانے زمانے میں شہر کی فصیل کے اندر جو شہر ہوتا تھا اس کے ارد گرد کافی کھلی زمین ہوتی تھی جو بے آباد ہوتی تھی اور یہاں قبرستان، کھیلنے کے میدان پارک، اور کوڑے کرکٹ کے لیے بڑے بڑے گڑھے کھدے ہوتے تھے۔

ناگ گنڈاپ کے مکان کی منڈیر پر عقاب کی شکل میں بیٹھا خاموشی سے نیچے صحن میں دیکھ رہا تھا۔ صحن میں شمع روشن تھی۔ مگر وہاں کوئی کنیز یا غلام نظر نہیں آ رہا تھا۔ ناگ منڈیر سے اتر کر نیچے صحن کی دیوار پر آ کر بیٹھ گیا۔ یہاں سے اس نے دیکھا کہ برآمدے میں ایک غلام کھانے کا طشت لیے چلا جا رہا ہے۔ پھر ایک کنیز وہاں سے گزر گئی۔ سامنے والے کمروں میں روشنی ہو رہی تھی۔ موسم سرد تھا۔ ناگ نے نیچے اتر کر سراغ رسانی کرنے کا فیصلہ کیا اور عقاب کی شکل بدل کر سانپ بن کر نیچے صحن میں آ گیا اور رینگتا ہوا برآمدے میں سے گزرتا آخر تک جا پہنچا۔ یہاں ایک زینہ اوپر والی منزل کو جاتا تھا۔ اور ایک زینہ نیچے تہہ خانے میں جا رہا تھا۔ ناگ اس زینے میں اتر گیا۔ یہ منگل کی رات تھی اور اسی رات گنڈاپ نے آدھی رات کو آ کر اغوا کیے ہوئے لڑکے کا سانس کھینچ کر پینا تھا۔ ناگ کو کچھ خبر نہیں تھی کہ یہاں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

آدھی رات کے بعد کیا ہونے والا ہے۔

ناگ سانپ کی شکل میں رینگتا ہوا تہہ خانے کی تاریک اندھیری سیڑھیاں اُترتا ایک ایسی جگہ پر آ گیا جہاں آگے ایک چھوٹا سا دروازہ تھا جس پر تالا لگا ہوا تھا۔ ناگ نے اِدھر اُدھر جائزہ لیا۔ اِسے کونے میں تھوڑی سی جگہ مل گئی۔ وہ اس سوراخ میں سے دروازے کے اندر داخل ہو گیا۔ آگے ایک تہہ خانہ تھا۔ یہاں پرانی چیزیں پڑی تھیں۔ کوئی خاص بات نہیں تھی۔ ناگ فرش اور دیواروں کو غور سے دیکھتا ہوا وہاں سے واپس نکلنے ہی والا تھا کہ اِسے ایک انسانی آواز سنائی دی۔ یہ آواز ایسی تھی جیسے کوئی انسان زمین کے اندر دبے دبے چیخ رہا ہو۔ مدد کے لیے پکار رہا ہو۔ ناگ کے کان کھڑے ہو گئے۔ یہ آواز نیچے کسی دوسرے تہہ خانے یا کوٹھڑی سے آ رہی تھی۔ ناگ بڑی گرمجوشی سے نیچے جانے والے راستے کو تلاش کرنے لگا۔ ضرور نیچے کوئی تہہ خانہ تھا اور وہیں کسی جگہ سے اس تہہ خانے کو راستہ جاتا تھا۔

انسانی آواز اسی طرح تھوڑی تھوڑی دیر بعد سنائی دے جاتی تھی۔ اب یہ آواز آہستہ آہستہ رونے اور کراہنے میں تبدیل ہو گئی تھی۔ ناگ نے غور سے سُنا۔ یہ کسی لڑکے کی آواز تھی۔ اب ناگ کو یقین ہو گیا کہ گنڈاپ کا جو غلام لڑکے کو اغوا کر کے لایا ہے اِسے نیچے تہہ خانے میں اس نے بند کر دیا ہے اور وہی

لڑکا اب مدد کے لیے آوازیں دے رہا ہے۔ ناگ کو ایک جگہ سے آواز بڑی صاف سنائی دے رہی تھی۔ یہاں پرانا سامان پڑا تھا۔ ناگ اِن کے بیچ میں سے گزر کر آگے بڑھا۔ تو اِسے ایک چھوٹا سا دروازہ دکھائی دیا۔ اس دروازے پر بھی تالا لگا ہوا تھا۔ لڑکے کے رونے کی آواز اسی دروازے کی دوسری طرف سے آ رہی تھی۔ ناگ نے یہاں بھی ایک سوراخ تلاش کر لیا۔ اور اس میں سے گزر کر دوسری طرف آ گیا۔ دوسری طرف اِسے ایک کشادہ اور کھلا تہہ خانہ نظر آیا۔ جہاں اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ ناگ اس اندھیرے میں سے دیکھ رہا تھا۔ سب سے پہلے اِسے کونے میں دیوار کے ساتھ اُبھری ہوئی شے نظر پڑی جس پر بوریاں ڈال دی گئی تھیں۔ ناگ نے خیال کیا کہ شاید یہ اناج کا ڈھیر ہے۔ وہ آواز کی طرف لپکا۔ کونے میں اِسے ایک لڑکا اس حالت میں پڑا نظر آیا کہ اُس کے ہاتھ پاؤں بندھے ہوئے تھے اور منہ میں کپڑا ٹھونسا ہوا تھا۔ وہ کراہ رہا تھا۔ ناگ سانپ کی شکل میں تھا۔ وہ پیچھے ہٹ گیا اور کونے میں جا کر انسانی شکل بدلی اور جلدی سے آگے بڑھ کر لڑکے کی مشکیں کھول کر اس کے منہ میں سے کپڑا نکال دیا۔ لڑکا نڈھال ہو چکا تھا۔ اس نے سر نیچے ڈال دیا۔ ناگ نے اس کے سر کو اوپر اُٹھا کر کہا۔

"بیٹا گھبراؤ نہیں۔ میں تمہیں تمہارے ماں باپ کے پاس

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

لے جانے آیا ہوں۔ چلو میرے ساتھ۔"

لڑکا پوری طرح ہوش میں نہیں تھا۔ مگر جب اس نے اپنے ماں باپ کا سنا تو جلدی سے پوچھا۔

"مجھے میری امی ابا کے پاس پہنچا دو۔ مجھے میرے گھر پہنچا دو۔"

ناگ نے لڑکے کو تسلی دی اور اسے تہہ خانے سے نکال کر مکان کے صحن میں لے آیا۔ مکان کے نوکر وغیرہ سب گہری نیند سو رہے تھے۔ ابھی آدھی رات نہیں ہوئی تھی۔ اور گنڈاپ کے آنے میں کچھ دیر تھی۔ ناگ کو یہ علم نہیں تھا کہ گنڈاپ وہاں آکر بچے کا سانس پینے والا ہے۔ وہ خفیہ تہہ خانے میں دوسرے کئی لڑکوں کی "لاشیں" بھی دیکھ چکا تھا۔ وہ یہی سمجھ رہا تھا کہ یہ کام گنڈاپ کے کسی آدم خور قسم کے حبشی غلام کا ہے۔ جو بچوں کو اغوا کر کے یہاں لاتا ہے اور پھر ان کا خون پی کر ان کی مردہ جسم اسی جگہ پھینک دیتا ہے۔ ناگ اس حبشی کو رنگے ہاتھوں پکڑنا چاہتا تھا۔ اس نے لڑکے کو مکان سے باہر لے جا کر ایک کھوہ میں چھپا دیا اور کہا۔

"بیٹا جب تک میں نہ آؤں تم اسی جگہ بیٹھے رہنا۔ میں زیادہ دیر نہیں لگاؤں گا۔"

ناگ واپس خفیہ تہہ خانے میں آگیا۔ اب اس نے لڑکوں کی

"لاشوں" کو غور سے دیکھا۔ لاشیں بالکل خراب نہیں ہوئی تھی۔ ناگ یہی غور کر رہا تھا کہ اسے سیڑھیوں میں کسی کے اترنے کی آواز آئی۔ ناگ سمجھ گیا کہ حبشی غلام تازہ اغوا کیے ہوئے لڑکے کا خون پینے آ رہا ہے۔ اس نے جلدی سے ایک چھوٹے کالے سانپ کی شکل بدلی اور اندھیرے میں دیوار کے ساتھ لگ گیا۔

اتنے میں دروازہ کھلا اور گنڈاپ اندر داخل ہوا گنڈاپ کو دیکھ کر ناگ حیران سا ہو کر رہ گیا۔ کیا گنڈاپ یہ مکروہ حرکت کرتا ہے؟ اس نے اپنی نظریں گنڈاپ پر جما دیں۔ گنڈاپ نے موم بتی روشن کی اور اسے تپائی پر رکھ کر سیدھا اس طرف آیا۔ جہاں اس نے رات کو اغوا کیے ہوئے۔ لڑکے کو ڈالا تھا یہ دیکھ کر وہ پریشان ہو گیا کہ لڑکا وہاں نہیں تھا۔ فرش پر وہ رسی پڑی تھی جس سے اس نے لڑکے کی مشکیں کسیں تھیں۔ گنڈاپ نے بوکھلا کر لڑکے کو تلاش کرنا شروع کر دیا۔ وہ مردہ "لاشوں کی طرف گیا۔ اور اس نے ایک ایک "لاش" کو جھک کر غور سے دیکھا۔ جس لڑکے کو وہ اغوا کر کے لایا تھا وہ کہیں نظر نہیں آ رہا تھا۔

گنڈاپ گھبرا کر باہر کو دوڑا۔ ناگ اسی طرح دیوار کے ساتھ لگا۔ گنڈاپ کی بے چینی کو دیکھ رہا تھا۔ یہ بات ثابت

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ہو گئی تھی کہ لڑکوں کو حبشی غلام نہیں بلکہ گنڈاپ ہی اغوا کر کے لاتا ہے۔ اور پھر شاید ان کا خون پی کر ان کی " لاشیں " کوئنے میں ڈال دیتا تھا۔ گنڈاپ واپس خفیہ تہہ خانے میں آگیا۔ وہ بہت پریشان تھا اور حیران تھا کہ لڑکا کہاں غائب ہو گیا ہے۔ یہ سوچ کر شاید لڑکے کو ہوش آگیا ہوگا۔ اور وہ باہر نکل گیا ہے گنڈاپ بھی مکان سے باہر نکل آیا۔ اب ناگ بھی اس کا تعاقب کر رہا تھا۔ ناگ سانپ کی شکل میں تھا۔ گنڈاپ اندھیری رات میں جگہ جگہ لڑکے کو ڈھونڈنے لگا۔ اسے اچانک ایک کھوہ نظر آئی۔ اسی کھوہ میں لڑکا چھپا ہوا تھا۔ جونہی گنڈاپ اس کھوہ کے سامنے آیا تو ناگ اچھل کر گنڈاپ کے سامنے آگیا۔

گنڈاپ نے اندھیرے میں ایک سیاہ سانپ کو پھن اٹھائے کھوہ کے آگے لہراتے پھنکارتے دیکھا تو پہلے تو گھبرا کر پیچھے ہٹا۔ پھر وہیں رک گیا۔ گنڈاپ کی کوئی طاقت اس کے پاس نہیں تھی۔ اسے ڈر تھا کہ اگر سانپ نے اسے ڈس دیا تو وہ کہیں پھر سے مردہ لاش نہ بن جائے۔ اور اس کا خواب کہ وہ ایران کے تخت پر تاج پہن کر بیٹھے گا ادھورا نہ رہ جائے۔ گنڈاپ کے پاس صرف ایک ہی طاقت باقی رہ گئی تھی۔ جو اس کی اپنی طاقت تھی۔ اس طاقت کے ذریعے وہ نیلے سانپ کو بلا سکتا تھا۔ چنانچہ گنڈاپ نے فوراً

نیلے سانپ کو وہاں بلوا لیا۔ ناگ اپنا پھن اٹھائے کھوہ کے منہ کے آگے خاموش کھڑا تھا۔ کیا دیکھتا ہے کہ اچانک ایک نیلا سانپ اندھیرے سے نکل کر اس کے سامنے پھنکارتا ہوا آگیا ہے۔ اب اسے گنڈاپ کی آواز سنائی دی۔ گنڈاپ سانپ کی زبان میں نیلے سانپ کو کہہ رہا تھا۔

" میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ اس کا سانپ کو ہلاک کر ڈالو۔ یہ میرا راستہ روکے ہوئے ہے"

نیلے سانپ کی نسل ہی دوسری تھی اور یہ سب نیلے سانپ گنڈاپ کے طلسم کی پیداوار تھے۔ وہ نہیں جانتا تھا کہ اس کے سامنے کالا سانپ جو لہرا رہا ہے وہ اصل میں ناگ دیوتا ہے۔ نیلے سانپ نے ناگ پر حملہ کر دیا۔ اس نے لپک کر ناگ کی گردن کو اپنے دانتوں میں دبوچنے کی کوشش کی تھی۔ ناگ اچھل کر پرے ہٹ گیا۔ نیلا سانپ ایک بار پھر ناگ کی طرف حملہ کرنے کے لیے بڑھا تو ناگ نے آگ والی پھنکار مار کر نیلے سانپ ——— کو وہیں بھسم کر دیا۔ گنڈاپ نے یہ منظر دیکھا تو گھبرا کر اس نے دوسرے سب سے بڑے نیلے سانپ کو بلا لیا۔ یہ نیلا سانپ بڑا تجربہ کار تھا۔ اس کی عمر بھی زیادہ تھی۔ جونہی ناگ نے پھنکار ماری یہ نیلا سانپ ایک طرف کو دوڑا۔ گنڈاپ بھی اس کے پیچھے لپکا۔ اس نے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اُسے بُرا بھلا کہا۔

"تم اتنے بزدل بن جاؤ گے۔ مجھے کبھی یقین نہیں آ سکتا تھا۔ میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گا۔"

نیلے سانپ نے گنڈاپ کے قریب آ کر گھبرائی ہوئی آواز میں کہا۔

"عظیم گنڈاپ! کیا تم نہیں جانتے کہ تم مجھے سانپوں کے بادشاہ ناگ دیوتا سے مقابلہ کرنے کے لیے کہہ رہے ہو؟"

گنڈاپ نے تعجب سے پوچھا۔

"کیا —— کیا یہ سانپ ناگ دیوتا ہے؟"

نیلا سانپ بولا۔

"ہاں عظیم گنڈاپ! یہ ناگ دیوتا ہے۔ جس نے سانپ کی شکل اختیار کر رکھی ہے۔ اگر یہ منہ سے پھنکار نہ مارتا تو شاید میں بھی اسے نہ پہچان سکتا۔ میری عمر اور میرا تجربہ میرے کام آیا۔ ورنہ میں زندہ نہیں بچ سکتا تھا۔"

گنڈاپ نے نیلے سانپ کو واپس بھیج دیا اور خود اندھیرے میں ایک طرف ہو کر غور سے سیاہ سانپ کو تکنے لگا۔ جو ابھی تک کھوہ کے باہر پہرہ دے رہا تھا۔ گنڈاپ لڑکے کی تلاش میں وہاں سے دوسری طرف چلا گیا۔ جب ناگ کو یقین

…یا کہ گنڈاپ وہاں پر نہیں ہے تو اس نے انسانی شکل بدلی۔ …لڑکے کو گھوڑے پر بٹھا کر اس کے گھر کی طرف روانہ ہو گیا۔ …وں رات اس نے ——— لڑکے کو گاؤں میں اس …کے باپ کے پاس پہنچا دیا اور باپ کو تاکید کی کہ وہ اس گاؤں …ے اس ملک سے نکل جائے۔ ورنہ پُراسرار بلا اس کے لڑکے کو …دوبارہ پکڑ کر لے جائے گی۔ لڑکے کے باپ نے بچے کو ساتھ لیا اور …سی وقت دوسرے ملک کی طرف روانہ ہو گیا۔ گنڈاپ کو سخت …بے چینی لگی تھی۔ وہ لڑکے کا سانس نہیں پی سکا تھا۔ اس وقت کوئی …دوسرا لڑکا اسے نہیں مل سکتا تھا۔ سب گھروں کے دروازے …بند تھے۔ گنڈاپ سے برداشت نہ ہو سکا۔ اس نے سوچا کہ کیوں …نہ آج وہ اپنے کسی نوکر کا سانس پی جائے۔ جو ہو گا دیکھا جائے گا۔ …اس کی حالت خراب ہو رہی تھی۔ اور وہ اچھی طرح سے سوچ بھی نہیں …سکتا تھا۔ گنڈاپ کا ایک نوکر اپنی کوٹھڑی میں سو رہا تھا۔ گنڈاپ اس …کی کوٹھڑی میں داخل ہو گیا۔ اس نے جاتے اس کے منہ پر اپنا ہاتھ …رکھا اور تیزی سے اس کا سارا سانس کھینچ کر پی گیا۔

ایک زندہ انسان کا سانس پینے سے گنڈاپ میں نئی طاقت اور توانائی آ گئی۔ نوکر کو مردہ حالت میں وہیں چھوڑ کر گنڈاپ باہر نکل آیا۔ ناگ سانپ کی شکل میں یہ سب کچھ دیکھ رہا تھا۔ اب اسے معلوم ہوا کہ گنڈاپ خون نہیں پیتا بلکہ انسانوں اور لڑکوں کا سانس پیتا ہے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اس نے اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا کہ گنڈاپ نوکر کے منہ
ہاتھ رکھ کر لمبے لمبے سانس لینے لگا تھا۔ اور چند سیکنڈوں میں
نوکر مُردہ ہو گیا تھا۔ گنڈاپ کے جانے کے ناگ نے جھک کر سا
ہی کی شکل میں نوکر کو دیکھا۔ نوکر کے دل کی دھڑکن بند ہو چکی تھی
وہ مر چکا تھا۔ ناگ کے لیے معمّہ حل ہو چکا تھا کہ لڑکے کون اغوا
کرتا ہے اور کہاں جاتے ہیں۔ یہ کام سارا گنڈاپ کا تھا۔ گنڈاپ ایک
خونی درندہ تھا۔ ایک وحشی بھوت ہے جس کی زندگی کا دارومدار
ہی دوسرے انسانوں کے سانس کھینچ کھینچ جانے پر ہے۔

ناگ کے لیے یہ ایک حیرت انگیز انکشاف تھا۔ جب گنڈاپ
نے نوکر کا سانس پی لیا تو اس کے اندر ایک ہفتے کے لیے بھرپور
توانائی آگئی اور وہ اپنے کمرے میں جا کر سو گیا۔ ناگ سانپ
کی شکل میں ابھی تک وہیں نوکر کے کمرے میں ہی تھا جہاں
نوکر کی "لاش" پڑی تھی۔ ناگ کو سب سے زیادہ اس بات پر
حیرت تھی کہ گنڈاپ سانپوں کی زبان بھی جانتا تھا اور کسی سانپ
کو بلا سکتا تھا۔ اس نے جس سانپ کو بلایا تھا اس کا رنگ نیلا
تھا اور یہ سانپ ناگ کو دیکھ کر بھاگ گیا تھا۔ اس نے ناگ کو
ادب سے سلام بھی نہیں کیا تھا۔ بلکہ پہلے نیلے سانپ نے تو
ناگ پر حملہ بھی کر دیا تھا۔ اس کا مطلب اس کے سوا اور کیا
ہو سکتا تھا کہ یہ نیلے سانپ کسی دوسری دنیا سے تعلق رکھتے ہیں۔

اور ان کو ناگ دیوتا کے بارے میں کچھ پتہ نہیں ہے۔ اب سوال
یہ پیدا ہوتا ہے کہ خود گنڈاپ کون تھا؟

ناگ کو یہی ایک سوال پریشان کر رہا تھا۔ کیا یہ گنڈاپ کوئی جادوگر
ہے؟ کیا یہ کوئی ایسا سپیرا ہے جس کو صرف نیلے سانپوں کی زبان ہی
آتی ہے؟ کیونکہ گنڈاپ نے جن دو سانپوں کو اپنی مدد کے لیے
بلایا تھا۔ وہ دونوں نیلے سانپ ہی تھے۔ ناگ کو یقین ہونے لگا
کہ اگر وہ گنڈاپ کا معمّہ حل کر لے تو وہ عنبر ماریا کیٹی جولی سانگ
اور تھیو سانگ کا بھی سراغ لگا سکے گا۔ ناگ مکان سے باہر نکل
آیا۔ اس نے عقاب کی شکل بدلی اور اڑتا ہوا اپنے شاہی محل
والے شاہی مہمان خانے کی چھت پر اُتر آیا۔ یہاں اس نے
انسانی شکل بدلی اور سیڑھیاں اُتر کر اپنے کمرے میں آ کر
پلنگ پر لیٹ گیا۔ اور گنڈاپ کے بارے میں سوچنے لگا کہ یہ
شخص کون ہے اور یہاں کس مقصد کے لیے آیا ہوا ہے۔ یہ انسانی
سانس پی کر زندہ ہے تو حقیقت میں یہ انسان ہے یا کوئی آسیب
ہے؟ اگر کسی طرح گنڈاپ کو ایک جگہ بند کر دیا جائے تو پھر یہ کسی
انسان یا لڑکے کا سانس نہیں پی سکے گا اور ہو سکتا ہے پھر وہ
اپنے بارے میں سب کچھ بتا دے۔ اس کا ایک ہی طریقہ تھا کہ خود
بادشاہ اِسے شاہی قید خانے میں بند کر دے شاہی قید خانہ زمین
کے نیچے تھا اور وہاں سے باہر نکلنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

تھا۔ اور بادشاہ صرف ایک صورت میں گنڈاپ کو قید کر سکتا تھا کہ اسے یقین ہو جائے کہ گنڈاپ ہی وہ درندہ ہے جو اس کی رعایا کے لڑکوں کا سانس پی کر انہیں "ہلاک" کر دیتا ہے۔

کیا بادشاہ یقین کر لے گا؟ گنڈاپ تو بادشاہ کو قائل کرنے کی بھرپور کوشش کرے گا۔ ناگ یہ بھی کر سکتا تھا کہ بادشاہ کو کہیں چھپا دے اور گنڈاپ کو اپنے انسانی شکار پر حملہ کرتے اسے دکھائے مگر ناگ کسی انسانی جان کو ضائع نہیں کروانا چاہتا تھا۔ دوسرے دن ناگ بادشاہ سے ملنے شاہی کمرے میں آگیا۔ بادشاہ کسی دوسرے ملک کے سفیر سے باتیں کر رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد جب وہ فارغ ہوا تو اس نے ناگ کو بلوا لیا۔

"آؤ کالام! کیسے آنا ہوا؟"

آپ کو یاد ہوگا کہ ناگ نے یہاں اپنا نام کالام بتا رکھا تھا۔ ناگ نے کہا۔

"بادشاہ سلامت! میں نے اس درندے کا سراغ لگا لیا ہے جو آپ کے ملک کے بچوں کو اغوا کر لے جاتا ہے۔ اور جس نے کئی مہینوں سے اس ملک میں تباہی مچا رکھی ہے۔"

بادشاہ نے غور سے ناگ کی طرف دیکھا اور بولا۔

"کالام! کیا تم سچ کہہ رہے ہو؟ کہاں ہے وہ

درندہ؟ ہم اس کے ٹکڑے اُڑا دیں گے۔"

ناگ نے کہا۔

"بادشاہ سلامت! وہ درندہ کوئی جانور نہیں بلکہ ایک انسان ہے۔"

"انسان ہے؟" بادشاہ نے حیران ہو کر پوچھا۔

"ہاں بادشاہ سلامت!" ناگ نے کہا "وہ انسان ہے اور آپ کے شاہی محل میں ہی رہتا ہے۔"

اب تو بادشاہ کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں۔ اس وقت وہاں اُن دونوں کے سوا کوئی نہیں تھا۔ بادشاہ نے ناگ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"یہ تم کیا کہہ رہے ہو کالام؟ وہ درندہ صفت انسان کون ہے؟ اس کا نام بتاؤ تاکہ ہم اپنی تلوار سے اس وحشی مکروہ شخص کی گردن اُڑا دیں۔"

ناگ نے کہا۔

"وہ گنڈاپ ہے بادشاہ سلامت۔"

بادشاہ ہکا بکا ہو کر رہ گیا۔ اسے یقین نہیں آ رہا تھا۔

بادشاہ کے ہونٹوں سے جیسے اپنے نکل گیا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے کالام؟ کیا تمہارے پاس اس کا کوئی ثبوت ہے؟"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ناگ نے کہا۔

"بادشاہ سلامت! میں نے اپنی آنکھوں سے گنڈاپ کو ایک انسان کا سانس پیتے دیکھا ہے۔ اور اس وقت گنڈاپ کے مکان کے تہہ خانے میں ان تمام لڑکوں کی لاشیں پڑی ہوئی ہیں۔ جن کو گنڈاپ نے اغوا کیا تھا"

بادشاہ اُٹھ کر بے چینی سے ٹہلنے لگا۔ پھر ناگ کی طرف پلٹ کر بولا۔

"ہم گنڈاپ کے تہہ خانے میں ان بدنصیب بچوں کی لاشیں اپنی آنکھوں سے دیکھنا چاہتے ہیں"

ناگ نے کہا۔

"تو پھر آپ ایسا کیجئے کہ گنڈاپ کو کسی کام —— سے شہر سے دُور پہنچا دیجئے اور خود اس کے مکان پر چل کر لاشوں کو دیکھ لیجئے۔ پھر آپ کو ثبوت مل جائے گا اور آپ گنڈاپ کو اس کے جرم کی سزا دے سکیں گے"

بادشاہ نے ناگ کے قریب آکر کہا۔

"ہم ایسا ہی کریں گے۔ لیکن تم ابھی یہ بات کسی سے مت کرنا"

ناگ نے بادشاہ کو یقین دلایا کہ یہ راز ابھی ان دونوں کے

درمیان ہی رہے گا۔ اسی روز بادشاہ نے گنڈاپ کو طلب کیا اور اسے کہا کہ وہ ایک خاص پیغام لے کر ملک مصر کے بادشاہ کے پاس جائے۔ بادشاہ نے مصر کے بادشاہ کے نام ایک خط لکھ دیا جس میں صرف اس کی خیریت پوچھی گئی تھی۔ اور گنڈاپ مصر روانہ ہو گیا۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

گنڈاپ کون تھا؟

گنڈاپ کے ملک کے باہر جاتے ہی بادشاہ کے حکم سے گنڈاپ کے گھر کو فوج کے سپاہیوں نے اپنے گھیرے میں لے لیا اور اس نوکروں اور ایرانی کنیز رخسانہ کو بھی حراست میں لے لیا۔ وہاں جا کر بادشاہ کو معلوم ہوا کہ گنڈاپ کا ایک نوکر رات مر گیا یہ وہی نوکر تھا جس کو گنڈاپ نے سانس پی کر مار ڈالا تھا بادشاہ کو خفیہ تہہ خانے میں لے گیا۔ یہاں لڑکوں کی لاشوں کو دیکھ بادشاہ سکتے میں آ گیا۔ ناگ نے کہا۔

"یہ وہ لڑکے ہیں جن کے سانس پی کر گنڈاپ نے انہیں ہلاک کر دیا ہے۔ مگر حیرانی کی بات یہ ہے کہ یہ لاشیں ابھی تک خراب نہیں ہوئیں۔"

بادشاہ نے جھک کر ایک ایک لڑکے کی "لاش" کو دیکھا کے جسم اسی طرح گرم تھے۔ جس طرح زندہ انسانوں کے ہوتے بادشاہ نے کہا۔

"اب مجھے یقین آ گیا ہے کہ یہ گنڈاپ ہی وہ درندہ

ہے جس نے میری رعایا میں تباہی پھیلا رکھی تھی۔ میں اسے زندہ نہیں چھوڑوں گا۔"

پھر بادشاہ نے ناگ سے کہا۔

"مگر ان لڑکوں کی لاشیں ابھی تک ٹھیک حالت میں کیوں ہیں؟"

ناگ نے کہا۔

"بادشاہ سلامت! میرا خیال ہے کہ ان لڑکوں کا سانس کھینچا گیا ہے اور یہ ابھی زندہ ہیں۔ صرف ان کے دل ہی بند ہوئے ہیں مگر جو تھوڑی سی آکسیجن ان کے دماغوں میں باقی تھی اسی کی وجہ سے ان کے دماغ اپنا کام کر رہے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ ان تمام لاشوں کو گنڈاپ کی نوکر کی لاش کے ساتھ ہی شاہی محل میں لے جایا جائے مجھے یقین ہے کہ یہ "لاشیں" گنڈاپ کی موت کے بعد اپنے آپ ہی زندہ ہو جائیں گی۔"

بادشاہ کے حکم سے سارے بچوں اور نوکر کی لاشیں اٹھا کر شاہی محل پہنچا دی گئیں۔ ابھی تک شہزادی نیلوفر اور دریاب کو کچھ معلوم نہیں تھا۔ مگر جب لاشیں شاہی محل میں آئیں تو انہیں بھی تعجب ہوا۔ نیلوفر نے ناگ کو بلا کر پوچھا کہ یہ بچوں کی لاشیں کہاں سے آئی ہیں؟ تب ناگ نے انہیں ساری بات بیان کر دی۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

شہزادی نیلوفر اور درباب دنگ ہو کر رہ گئے۔ مگر انہیں خوشی ہوئی یہ سن کر کہ یہ بچے پھر سے زندہ ہو جائیں گے۔ شہزادی کو اس بات کی بھی خوشی تھی کہ گنڈاپ خود ہی اپنے انجام کو پہنچنے والا ہے۔

دو روز بعد جب گنڈاپ ملک مصر سے واپس آیا تو اسے اسی وقت گرفتار کر لیا گیا۔ ناگ کو معلوم تھا کہ گرفتار ہونے کے بعد گنڈاپ نیلے سانپوں کو اپنی مدد کے لیے ضرور بلائے گا۔ چنانچہ بادشاہ کو ناگ نے خاص طور پر ہدایت کی کہ گنڈاپ کو ایسے تہہ خانے میں بند کیا جائے جہاں کوئی سانپ بھی رینگ کر اندر نہ جا سکے۔ ناگ نے بادشاہ کو بتا دیا کہ گنڈاپ کے پاس ایسی طاقت ہے کہ وہ نیلے سانپوں کو اپنی مدد کے لیے بلا سکتا ہے۔ بادشاہ کے حکم سے گنڈاپ کو ایک زمین دوز تہہ خانے میں بند کر دیا گیا۔ اس تہہ خانے کی دیواریں پتھروں کی تھیں۔

گنڈاپ کو بتا دیا گیا تھا کہ اسے بچوں کو اغوا کر کے انہیں ہلاک کرنے کے جرم میں گرفتار کیا گیا ہے۔ بادشاہ نے ناگ سے کہا۔

"میں گنڈاپ کو زیادہ دیر تک زندہ رکھنے کا خطرہ مول نہیں لے سکتا۔ ہو سکتا ہے تمہارے کہنے کے مطابق وہ نیلے سانپوں کو بلا کر یہاں تباہی پھیلا دے۔"

ابھی وہ یہ بات کر ہی رہے تھے کہ اچانک کمرے میں چار نیلے سانپ پھنکارتے ہوئے داخل ہوئے۔ بادشاہ گھبرا گیا۔ ناگ نے

چلا کر کہا۔

"بادشاہ سلامت! گھبرائیں نہیں۔ میں ان کو سنبھالتا ہوں۔"

اس کے ساتھ ہی ناگ نے سانس کھینچا اور ایک بڑے سانپ کی شکل میں آ گیا۔ بڑے سانپ کی شکل میں آتے ہی ناگ نے اپنے منہ سے پھنکار ماری۔ اس کے منہ سے ایک شعلہ نکلا جس نے چاروں نیلے سانپوں کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ چاروں کے چاروں سانپ بھسم ہو گئے۔ بادشاہ تو دنگ رہ گیا۔ وہ ہکا بکا ہو کر سانپ کو دیکھ رہا تھا۔ ناگ فوراً انسانی شکل میں واپس آ گیا۔ اور بادشاہ کی طرف دیکھ کر بولا۔

"اے بادشاہ! اب جبکہ میرا راز تم پر کھل گیا ہے تو اس راز کو اب اپنے پاس ہی رکھنا۔ سنو۔ میں اصل میں ناگ دیوتا ہوں۔ میں سانپ بھی بن سکتا ہوں سارے سانپ میرے غلام ہیں۔ لیکن یہ نیلے سانپ کسی دوسری دنیا سے تعلق رکھتے ہیں۔ جس کی وجہ سے مجھے ان کو ہلاک کرنا پڑا۔"

بادشاہ ابھی تک پھٹی پھٹی آنکھوں سے ناگ کو دیکھ رہا تھا۔

"کیا۔ کیا تم سانپ ہو؟"

ناگ نے کہا۔

"ہاں میں سانپ ہی نہیں بلکہ سانپوں کا دیوتا ہوں۔ میرا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

نام کالام نہیں ناگ ہے۔ لیکن اے بادشاہ! یہ کسی کو نہ بتانا۔ میں یہاں تمہاری رعایا کو اس ظالم درندے سے نجات دلانے کے لیے آیا تھا۔ اب میری بات مان اور گنڈاپ کو اسی وقت قتل کرنے کا حکم صادر کر دے۔"

بادشاہ نے فوراً جلاد کو بلایا اور کہا۔

"قید خانے میں جاؤ اور گنڈاپ کا سر کاٹ کر میرے سامنے پیش کرو۔"

جب جلاد چلا گیا تو بادشاہ نے ناگ سے کہا۔

"اے ناگ دیوتا! تم نے کہا تھا کہ گنڈاپ طلسم بھی جانتا ہے۔ کہیں وہ غائب تو نہیں ہو گیا ہو گا؟"

ناگ نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ وہ ایسا نہیں کر سکتا۔ وہ صرف نیلے سانپوں سے ہی مدد طلب کر سکتا ہے۔"

تھوڑی دیر بعد جلاد گنڈاپ کے پاس قید خانے میں پہنچ گیا۔ اس کے ہاتھ میں ننگی تلوار تھی۔ اس سے پہلے کہ گنڈاپ کسی نیلے سانپ کو آواز دے کر بلاتا۔ جلاد نے تلوار کا وار کر کے گنڈاپ کا سر الگ کر دیا۔ بادشاہ اور ناگ محل کے کمرے میں بیٹھے تھے کہ جلاد طشت میں گنڈاپ کا سر رکھ کر لے آیا۔ ناگ نے غور سے گنڈاپ کا سر دیکھا۔ اس کا سر چھوٹا ہو گیا تھا اور چہرہ بھی

بھی گول ہونے لگا تھا۔ پھر دیکھتے دیکھتے گنڈاپ کے سر کی آنکھیں گول ہو گئیں اور وہ مردہ لگنے لگا۔ ویسے ہی مردہ جیسا وہ تابوت کے اندر تھا۔ پھر سر غائب ہو گیا۔ بادشاہ نے گھبرا کر کہا۔

"ناگ دیوتا! یہ سر تو غائب ہو گیا۔ گنڈاپ نے جادو کے زور سے اپنا سر غائب کیا ہے۔"

ناگ جلدی سے بولا۔

"میں قید خانے میں جا رہا ہوں۔ ابھی واپس آتا ہوں۔"

اور ناگ تیزی سے قید خانے میں آ گیا۔ جہاں تھوڑی دیر پہلے گنڈاپ کا مردہ پڑا تھا مگر اب وہ دھڑ غائب ہو چکا تھا۔ ناگ سمجھ گیا کہ گنڈاپ جادو کے زور سے غائب ہو گیا ہے۔ مگر سوال یہ تھا کہ اگر اسے غائب ہونا ہی تھا تو وہ قتل ہونے سے پہلے کیوں نہیں غائب ہو گیا۔ اس کا مطلب یہی ہو سکتا تھا کہ گنڈاپ اصل میں پہلے ہی سے مردہ تھا۔ محض لڑکوں کا سانس پینے کی وجہ سے زندہ تھا۔ اب جب اسے قتل کر دیا گیا تو وہ پھر مردہ ہو کر غائب ہو گیا۔ وہ کہاں گیا ہو گا؟

ناگ نے سوچا کہ اب اسے یہ سوچنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ایک بلا اس شہر پر نازل ہوئی تھی اور اب اس شہر کو اس بلا سے نجات مل چکی ہے۔ اب مسئلہ صرف مردہ لاشوں کو زندہ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کرنے کا تھا۔ ناگ نے بادشاہ کو آکر بتایا کہ گنڈاپ کا دھڑ بھی غائب ہو گیا ہے۔ بادشاہ نے کسی قدر پریشان ہو کر کہا۔

"کہیں وہ ہماری رعایا کو نقصان تو نہیں پہنچائے گا؟"

ناگ نے کہا۔

"مجھے یقین ہے کہ اب وہ کسی کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ ہمیں سب سے پہلے پیچھے کمرے میں چل کر لڑکوں کی لاشوں کو دیکھنا چاہیئے"

بادشاہ اور ناگ جلدی سے شاہی محل کے پچھلے کمرے میں آ گئے۔ جہاں بادشاہ کے حکم سے لڑکوں کی لاشیں رکھوائی گئی تھیں۔ وہاں شور مچا تھا۔ سارے کے سارے لڑکے گنڈاپ کے مرتے ہی پھر سے زندہ ہو گئے تھے۔ ان میں گنڈاپ کا نوکر بھی شامل تھا۔ لڑکوں کو زندہ دیکھ کر بادشاہ کو بے حد خوشی ہوئی۔ فوراً تمام لڑکوں کو —— ماں باپ کے گھروں میں پہنچا دیا گیا۔ سارے شہر میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ اس شام سارے شہر میں چراغاں کیا گیا۔ لوگوں میں مٹھائیاں تقسیم کی گئیں۔ ہر طرف شادیانے بجنے لگے۔ ماں باپ اپنے بچوں کو پھر سے دیکھ کر خوشی سے پھولے نہیں سما رہے تھے۔

شہزادی نیلوفر اور دریاب بھی بے حد خوش تھے کہ انہیں گنڈاپ ایسے ملک و ملت کے دشمن سے نجات مل گئی۔ بادشاہ نے کسی کو نہیں بتایا تھا کہ کالام اصل میں ناگ دیوتا ہے۔ کیونکہ

ناگ نے بادشاہ کو منع کر دیا تھا۔ ناگ کو اب عنبر ماریا کیٹی، جولی سانگ اور تھیوسانگ کی یاد ستانے لگی تھی۔ وہ ابھی تک ان کا سراغ لگانے میں کامیاب نہیں ہو سکا تھا۔ ایک شبہ اس کے دل میں ضرور تھا کہ گنڈاپ کو عنبر ماریا کیٹی کا پتہ تھا کہ وہ کہاں ہیں۔ مگر اب گنڈاپ غائب ہو چکا تھا۔ اور ناگ کا دل کہہ رہا تھا کہ وہ واپس نہیں آئے گا۔ ناگ نے بادشاہ سے کہہ کر گنڈاپ کا خالی مکان لے لیا اور وہیں جا کر رہنے لگا۔ اس کا خیال تھا کہ ہو سکتا ہے اس کی خاص کنیز رخسانہ کو گنڈاپ کی پُراسرار شخصیت کے بارے میں کچھ علم ہو۔ گنڈاپ کی موت کے بعد اس کے دوسرے نوکر اور ایرانی کنیز رخسانہ بھی چلی گئی تھی۔ مگر ناگ نے اسے واپس اپنے پاس بلا لیا۔

ناگ نے کنیز رخسانہ کو گنڈاپ کے بارے میں بہت سے سوال کیے مگر رخسانہ نے جو جواب دیئے۔ اس سے ناگ کو کوئی خاص معلومات حاصل نہ ہو سکی۔ آخر میں ناگ نے پوچھا۔

"کیا کبھی گنڈاپ نے کوئی ایسی حرکت کی تھی کہ جو تم نے پہلے کبھی نہ دیکھی ہو؟"

کنیز ذہن پر زور دے کر سوچنے لگی۔ پھر بولی۔

"ہاں میرے آقا! ایک بار میں رات قہوہ لے کر اپنے مالک گنڈاپ کے کمرے میں آئی تو وہ بستر سے اٹھ کر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اپنے کمرے کے خفیہ دروازے کی طرف جا رہا تھا۔ اس کو معلوم نہ ہو سکا کہ میں کمرے میں موجود ہوں۔ وہ میری طرف پیٹھ کر کے خفیہ دروازے پر کھڑا تھا۔ پھر ایسا ہوا کہ میرے دیکھتے دیکھتے وہ غائب ہو گیا۔ میں ڈر کر پیچھے کو دوڑ پڑی۔ بس یہی ایک عجیب بات میں نے اپنے پرانے مالک میں دیکھی تھی۔ مجھے ابھی تک یقین نہیں آتا کہ وہ غائب ہو گیا تھا مگر یقین کریں کہ میں نے اپنی آنکھوں کے سامنے اسے غائب ہوتے دیکھا تھا۔"

ناگ چونکا۔ اس کا مطلب تھا کہ گنڈاپ میں غائب ہونے کی طاقت موجود تھی۔ لیکن کسی وجہ سے یہ طاقت جاتی رہی تھی۔ ورنہ اگر اس کے پاس غائب ہونے کی یہ طاقت موجود ہوتی تو وہ قید خانے میں جلاد کو دیکھ کر فوراً غائب ہو جاتا۔ ناگ نے کنیز سے پوچھا۔

"کیا تمہارے سامنے کبھی کوئی پُراسرار شخص اس سے ملنے آیا تھا؟"

رخسانہ پھر سوچ میں پڑ گئی۔ تھوڑی دیر بعد کچھ یاد کر کے بولی۔

"ویسے تو گنڈاپ کو کبھی کوئی ملنے نہیں آتا تھا۔ لیکن ایک بار رات کے وقت ہی مجھے اس کے کمرے سے ایسی آواز سنائی دی جیسے وہ کسی سے باتیں کر رہا ہے۔ میں

نے کھڑکی میں سے جھانک کر دیکھا تو گنڈاپ پلنگ پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے سامنے ایک عجیب سی ڈراؤنی شکل والا آدمی سیاہ لباس میں ملبوس دو زانو بیٹھا اس سے باتیں کر رہا تھا۔ وہ کسی ایسی زبان میں بات کر رہے تھے کہ میں وہ زبان نہیں سمجھتی تھی۔ صرف اتنا یاد رہ گیا ہے کہ وہ موت کے کنوئیں کی باتیں کر رہے تھے۔"

"موت کا کنواں؟" ناگ نے پوچھا۔ "اس سے کیا مراد ہو سکتی ہے؟"

ایرانی کنیز نے کہا۔

"میرے آقا! ہم آتش پرست اپنے مردوں کو جس کنوئیں میں پھینکتے ہیں اسے ہم موت کا کنواں کہتے ہیں۔"

ناگ کچھ سوچنے لگا۔ پھر اس نے رخسانہ سے پوچھا۔

"اس ڈراؤنی شکل والے آدمی کو تم نے مکان سے نکلتے دیکھا تھا؟"

"ہاں میرے آقا!" رخسانہ نے کہا۔ "وہ کچھ دیر بعد مکان سے نکل کر اس ٹیلے کی طرف روانہ ہو گیا تھا۔ جس کے اوپر لاشوں کا کنواں ہے۔"

اس کے بعد ناگ نے رخسانہ سے کچھ پوچھنے کی ضرورت محسوس نہ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کی۔ اسی روز تھوڑی دیر بعد ناگ مکان سے نکلا اور سیدھا لاشوں والے کنوئیں کی طرف چل پڑا۔ سورج مغرب میں غروب ہو رہا تھا۔ دھوپ کا رنگ گلابی ہو گیا تھا۔ ناگ آہستہ آہستہ ٹیلے پر چڑھنے لگا۔ جب وہ ٹیلے کی چوٹی پر آ گیا تو اس نے دیکھا کہ لاشوں کے کنوئیں کے اوپر ایک بڑا سا تختہ پڑا ہے جس پر دو لاشوں کے پنجر پڑے ہیں۔ ان لاشوں کا بچا کھچا گوشت گدھ نوچ رہے ہیں تھے۔ نیچے کنوئیں میں لاشوں کے بے شمار پنجر بکھرے پڑے تھے۔

ناگ کچھ دیر وہاں کھڑا سوچتا رہا۔ وہ بہت کچھ سوچ رہا تھا۔ جب سے اس نے ایرانی کنیز کے منہ سے سنا تھا کہ گنڈاپ کے پاس ایک بار غائب ہونے والی طاقت موجود تھی تو اسے شک پیدا ہو گیا تھا کہ یہ طاقت اس نے ماریا پر طلسم کرنے کے بعد اس سے چھین لی ہو گی۔ اب وہ اس آدمی کی تلاش میں تھا جو بقول ایرانی کنیز کے آدھی رات کو گنڈاپ سے ملنے آیا تھا۔ اور جس نے لاشوں کے کنوئیں کا ذکر کیا تھا اور اسی کنوئیں کی طرف چلا گیا تھا۔ ناگ ٹیلے کی دوسری طرف آ گیا۔ یہاں ایک سیڑھی نیچے کنوئیں کے اندر جاتی تھی۔ اس سیڑھی پر سے لاشوں کی ہڈیوں کو سال میں ایک بار نکال کر باہر زمین میں دفن کر دیا جاتا تھا تاکہ کنواں ہڈیوں سے بھر نہ جائے۔ پتھروں کو جوڑ کر یہ سیڑھیاں بنائی گئی تھیں۔ ناگ سیڑھیاں اترنے لگا۔

جوں جوں وہ کنوئیں میں نیچے جا رہا تھا۔ دن کی گلابی روشنی وہاں
رتی جا رہی تھی۔ کنوئیں کے نیچے پہنچ کر ناگ رک گیا۔ یہ کنواں
ی پڑا تھا اور انسانی ہڈیاں ڈھیروں کی شکل میں پڑی تھیں۔ ناگ
یں کی تہہ میں آ گیا اور ہڈیوں کے بیچ میں سے گزر کر سامنے والی
ر کے پاس آیا۔ اسے اس دیوار میں ایک شگاف سا نظر آیا تھا۔
نے جھک کر شگاف کو دیکھا۔ یہ شگاف ایک تنگ غار تھا جس
سخت اندھیرا چھایا تھا۔ ناگ غار میں داخل ہونے لگا تو اس کا سر
کی چھت سے لگ گیا۔ ناگ نے سوچا کہ اس غار میں انسان
بجائے سانپ کی شکل میں جانا چاہیے۔ چنانچہ وہ فوراً انسان سے
انپ کی شکل میں آ گیا اور غار میں رینگنے لگا۔ غار آگے جا کر ایک طرف مڑ گیا یہ بہت
ی تنگ و تاریک غار تھا۔ مگر ناگ سانپ کی شکل میں
اندھیرے میں بھی دیکھ رہا تھا۔ اسے غار میں جگہ
انسانی ہڈیاں بکھری دکھائی دیں۔ وہ ان ہڈیوں میں سے رینگتا ہوا
گے ہی آگے بڑھتا چلا گیا۔

غار میں ابھی تک کسی قسم کی کوئی ہلکی سی آہٹ بھی سنائی نہیں
ی تھی۔ جوں جوں ناگ آگے بڑھ رہا تھا اندھیرا اور زیادہ گہرا ہوتا
رہا تھا۔ غار ایک بار پھر ایک طرف گھوم گیا۔ یہاں ناگ کو ہلکی
روشنی کی ہلکی سی دھند دکھائی دی۔ یہ کسی دھندلے دیئے کی روشنی
لوم ہوتی تھی۔ ناگ رینگتے رینگتے رک گیا اور غور سے روشنی کی
ت دیکھنے لگا۔ یہ بہت ہی دھندلی سی روشنی غار کے تھوڑی آگے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

جبکہ دائیں جانب سے آ رہی تھی۔ ناگ دیوار کے ساتھ ہو کر رینگنے لگا
جب وہ غار کے موڑ پہ پہنچا تو دیکھا کہ دوسری طرف سے یہ روشنی
دیوار کے شگاف میں سے آ رہی ہے۔ زیادہ سنسنی خیز بات یہ تھی کہ
اس شگاف میں سے روشنی کے ساتھ انسانی آواز بھی سنائی دے رہی
تھی۔ یہ آواز تو انسانی تھی مگر ایسی تھی جیسے بولنے والے کا گلا بیٹھ
گیا ہے۔ ایک آدمی کی آواز صاف تھی۔ دوسری آواز بیٹھی ہوئی اور خر
خر کرتی تھی۔ ناگ سانپ کی شکل میں رینگتا رینگتا دیوار کے شگاف کے پاس
آ کر رک گیا۔ اس نے ذرا سا پھن اٹھا کر دوسری طرف دیکھا۔ اس
کی آنکھوں کے سامنے ایک ایسا دہشت انگیز منظر تھا کہ ایسا منظر اس
نے شاید ہی پہلے کبھی دیکھا ہو۔ ایک سیاہ لبادے والا آدمی زمین
پہ بیٹھا ہوا تھا۔ جبکہ اس کے سامنے زمین پر ایک انسان کا دھڑ پڑا تھا
جس کی گردن کٹ چکی تھی۔ اس دھڑ کی کٹی ہوئی گردن الگ ایک
پتھر کے اوپر رکھی ہوئی تھی۔ کٹا ہوا سر آہستہ آہستہ بیٹھی ہوئی خر
خر کرتی آواز میں کہہ رہا تھا۔

"میری گردن کا جڑنا آسان نہیں ہے۔ اور جب تک میری
گردن میرے دھڑ سے نہیں جڑتی ہم زیر زمین مخلوق
پر حکومت نہیں کر سکتے اور نیلے سانپ بھی میرا حکم نہیں
مانیں گے۔"

سیاہ لبادے والے آدمی نے کہا۔

"عظیم گنڈاپ! مجھے بتاؤ وہ کون سا طریقہ ہے کہ جس

کی مدد سے تمہارا کٹا ہوا سر تمہارے دھڑ کے ساتھ جڑ
سکتا ہے۔"

ناگ نے کٹے ہوئے سر کو دیکھتے ہی پہچان لیا تھا۔ یہ گنڈاپ کا
تھا جس کی گردن بادشاہ کے حکم سے کاٹ دی گئی تھی اور
گردن کٹنے کے بعد جس کی لاش اور کٹا ہوا سر غائب ہو گیا تھا۔
گنڈاپ کا سر بولا۔

"اس کا ایک ہی طریقہ ہے لیکن وہ اتنا مشکل ہے کہ شاید
ہی تم اس میں کامیاب ہو سکو۔"

سیاہ پوش نے کہا۔

"عظیم گنڈاپ! تم مجھے بتاؤ تو سہی۔ میں اپنی جان لڑا
دوں گا۔"

گنڈاپ کے سر نے کہا۔

"اگر کسی طرح تم ناگ دیوتا کو اس حالت میں قابو میں
کر سکو جب وہ سانپ کی شکل میں ہو تو میری گردن
بھی دوبارہ جڑ سکتی ہے اور ہمیں ہماری زیر زمین
مخلوق کی حکومت بھی واپس مل سکتی ہے۔ پھر سارے
نیلے سانپ بھی ایک بار پھر ہمارے غلام بن جائیں گے۔"

سیاہ پوش نے پوچھا۔

"عظیم گنڈاپ! میں ناگ دیوتا کو کہاں مل سکتا ہوں۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

دوسری بات یہ ہے کہ جب وہ سانپ کی حالت میں ہوگا تو میں اس پر کس طرح سے قابو پا سکوں گا۔ یہ ٹھیک ہے کہ ناگ، اگر مجھے ڈس بھی لے گا تو مجھ پر اس کے زہر کا کوئی اثر نہیں ہوگا لیکن وہ ناگ دیوتا ہے اور فوراً کوئی دوسری شکل بدل لے گا۔"

گنڈاپ کے سر نے بیٹھی ہوئی آواز میں کہا۔

"جب میری گردن کٹی تھی تو مجھے صرف اتنی آواز آئی تھی کہ ناگ، دیوتا نے تم سے بدلا لیا ہے۔ اور وہ اسی شہر میں ہے۔ یہ تمہارے لیے بہت بڑی خبر ہے۔ تمہیں ناگ کی تلاش میں دور دور نہیں پھرنا پڑے گا۔ وہ اسی شہر میں کسی جگہ پر موجود ہے۔"

سیاہ پوش نے پوچھا۔

"فرض کر لیا کہ میں ناگ کے پاس اس حالت میں پہنچ جاتا ہوں کہ وہ سانپ کی شکل میں ہے لیکن میں اس پر قابو کیسے پا سکوں گا۔"

گنڈاپ کی کٹی ہوئی گردن نے کہا۔

"یہ بات میں تمہیں تمہارے کان میں بتاؤں گا کیونکہ بہت ممکن ہے کہ ناگ دیوتا ہماری باتیں سن رہا ہو اپنا کان گنڈاپ کی کٹی ہوئی گردن کے ہونٹوں کے

قریب لاؤ۔"

سیاہ پوش اپنا کان گنڈاپ کی کٹی ہوئی گردن کے ہونٹوں کے قریب لے گیا۔ اس نے سیاہ پوش کو ناگ کو سانپ کی حالت میں پکڑنے کی کوئی ترکیب بتائی۔ ناگ اس وقت سانپ کی شکل میں وہاں موجود تھا۔ وہ ذرا پیچھے ہٹ گیا کہ خدا جانے شیطان گنڈاپ کے سر نے کیا ترکیب بتا دی ہے اور کہیں وہ اسے ان کے جال میں نہ پھنسا جائے۔ سیاہ پوش نے اپنا کان پیچھے ہٹاتے ہوئے کہا۔

"عظیم گنڈاپ! تمہاری ترکیب بہت اچھی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ اب میں ناگ، دیوتا کو اپنے قابو میں کر سکوں گا۔"

گنڈاپ کی کٹی ہوئی گردن نے آہستہ سے کہا۔

"اب میں تھک گیا ہوں۔ میں جا رہا ہوں۔ تم نے اگر مجھے ملنا ہو تو اسی جگہ لاشوں کے کنوئیں کے غار میں اگر خاص منتر پڑھنا۔ میں آ جاؤں گا۔"

اب سیاہ پوش نے گنڈاپ کی کٹی ہوئی گردن سے ایک ایسا سوال کر دیا جس سے ناگ کے کان کھڑے ہو گئے۔ اس نے پوچھا۔

"عظیم گنڈاپ! عنبر ماریا اور ان کے ساتھیوں کا کیا کرنا ہے اب؟"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ناگ چونک پڑا۔ تو گویا عنبر ماریا کیٹی جولی سانگ اور تھیو سانگ ان لوگوں کے قبضے میں ہی تھے۔ گنڈاپ نے کہا۔

"وہ جہاں ہیں انہیں وہیں پڑے رہنے دو۔ جب تم ناگ دیوتا کو سانپ کی حالت میں میرے پاس لاؤ گے اور میری کٹی ہوئی گردن میرے دھڑ کے ساتھ لگ جائے گی تو ایک بار پھر میرے اندر عنبر ماریا اور ان کے ساتھیوں کی طاقت پیدا ہو جائے گی۔ اس لیے ان لوگوں کا ہمارے قبضے میں رہنا بہت ضروری ہے۔"

ناگ کو ہرگز یقین نہیں تھا کہ عنبر ماریا جولی سانگ تھیو سانگ اور کیٹی سب کے سب اس شیطان مردے کے قبضے میں ہوں گے۔ ناگ خوش بھی ہوا اور پریشان بھی ہوا۔ خوش وہ اس لیے ہوا کہ اسے عنبر ماریا اور باقی سارے دوستوں کا سراغ مل گیا تھا اور پریشان اس لیے ہوا کہ ان تک پہنچنا دشوار تھا۔ اسے کچھ پتہ نہیں تھا کہ اس گنڈاپ نے عنبر ماریا اور باقی سارے دوستوں کو کہاں قید میں ڈال رکھا ہے۔ ظاہر ہے اگر گنڈاپ نے ان لوگوں کو بے ہوش کر کے ہی قید کر رکھا ہو گا اور وہ ان کی طاقتیں خود حاصل کرنے کی فکر میں تھا۔ ناگ کے لیے سراغ لگانے کا ایک ہی ذریعہ تھا اور وہ تھا سیاہ پوش دبلا پتلا آدمی جو گنڈاپ سے باتیں کر رہا تھا۔ مصیبت یہ تھی کہ یہ سیاہ پوش خود ناگ کا دشمن

تھا اور اس کی تلاش میں تھا۔ ناگ کو ابھی تک اس سیاہ پوش کی خفیہ طاقتوں کا علم نہیں تھا۔ آخر اس کا تعلق کسی زیر زمین مخلوق سے تھا اور وہ ایک سر کٹی لاش سے باتیں کر رہا تھا۔ ہو سکتا ہے کہ سیاہ پوش غائب ہو جائے آگ میں جل پڑے۔

بہر حال ناگ نے سیاہ پوش کا تعاقب کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ کیوں کہ عنبر ماریا کیٹی جولی سانگ اور تھیو سانگ تک پہنچنے کی یہی ایک اُمید کی کرن تھی۔ اگرچہ اس میں ناگ کی جان جانے کا اور خود پکڑے جانے کا بھی خطرہ تھا۔ لیکن ناگ نے عنبر ماریا کیٹی جولی سانگ اور تھیو سانگ کو گنڈاپ کی قید سے چھڑانے کے واسطے اپنی جان کی بازی لگانے کا فیصلہ کر رکھا تھا۔

سیاہ پوش نے کہا۔

"عظیم گنڈاپ۔ اب میں بھی ناگ کی تلاش میں نکلتا ہوں۔ اگر وہ اسی شہر میں موجود ہے۔ تو وہ میرے ہاتھ سے بچ کر نہیں جا سکتا۔ میں اس شہر کا چپہ چپہ چھان ماروں گا۔ میرے پاس اتنی طاقت ہے کہ میں زمین کے اندر بھی ہاتھ ڈال کر دیکھ سکوں۔"

گنڈاپ کے کٹے ہوئے سر نے کہا۔

"میری خواہش ہے کہ تم بہت جلد ناگ کو اپنے قابو میں کر کے میرے پاس لے آؤ۔ کیونکہ میں زیادہ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

دونوں بہت اپنا سر اپنے دھڑ سے الگ نہیں رکھ سکتا مجھے بڑی تکلیف اور درد ہوتا ہے۔ اب میں جاتا ہوں"

ناگ دیوار کے شگاف میں سے ان دونوں کو غور سے دیکھ رہا تھا۔ ایک بات کی ناگ کو تسلی تھی کہ یہ لوگ نہ تو اسے دیکھ سکے تھے اور نہ اس کی خوشبو ہی سونگھ سکے تھے۔ اس کا مطلب تھا کہ یہ لوگ ناگ کی موجودگی کو محسوس نہیں کر سکتے۔ گنڈاپ کا سر غائب ہو گیا۔ سیاہ پوش اٹھا اور دیوار کے شگاف کی طرف بڑھا۔ ناگ تیزی سے ایک طرف اندھیرے میں ہو گیا۔ سیاہ پوش دیوار کے شگاف میں سے نکل کر اس کے قریب سے ہو کر گزر گیا۔ ناگ کو ایک ہی دھڑکا لگا تھا کہ کہیں سیاہ پوش اس کی موجودگی کو محسوس نہ کر لے۔ مگر ایسا نہ ہوا۔ یہ ایک اچھی علامت تھی۔ اس کا مطلب تھا کہ سیاہ پوش خواہ دوسری کوئی طاقت رکھتا ہو مگر وہ ناگ کی خوشبو محسوس نہیں کر سکتا تھا۔

ناگ تنگ و تاریک غار میں سیاہ پوش کے پیچھے پیچھے رینگنے لگا۔ سیاہ پوش غار میں سے نکل کر لاشوں والے کنوئیں میں آ گیا۔ یہاں سے سیڑھیاں چڑھ کر کنوئیں سے باہر آیا۔ اس وقت تک باہر شروع رات کا ہلکا اندھیرا چاروں طرف پھیل رہا تھا۔ دور شہر کے مکانوں اور بازاروں کی روشنیاں جھلملاتی نظر آ رہی تھیں۔ سیاہ پوش بھی ناگ کو صاف دکھائی

دے رہا تھا۔ لاشوں والے کنوئیں سے نکل کر سیاہ پوش نے شہر کے دروازے کی طرف چلنا شروع کر دیا۔ ناگ نے سانپ کی جگہ چھوٹے سیاہ عقاب کی شکل بدلی اور کچھ فاصلہ رکھ کر اندھیری رات میں سیاہ پوش کے پیچھے لگا تھا اور سیاہ پوش بھی ناگ کی تلاش میں تھا۔ سیاہ پوش نے ابھی ناگ کو نہیں دیکھا تھا۔ لیکن ناگ کو یقین تھا کہ اس کو گنڈاپ نے کان میں ناگ کا کوئی نہ کوئی نشان ضرور بتا دی ہو گی جس کی مدد سے سیاہ پوش ناگ کو پہچان لے گا۔ ناگ کو ایک بات کی ضرور تسلی تھی کہ جب تک ناگ سانپ کی شکل اختیار نہیں کرے گا سیاہ پوش اسے کسی خفیہ منتر کے ذریعے قابو میں نہیں کر سکے گا۔ خدا جانے گنڈاپ نے سیاہ پوش کو ناگ کو پکڑنے کی کیا ترکیب بتائی تھی۔ اس بارے میں ناگ ضرور پریشان تھا۔ لیکن ناگ نے بھی فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ سیاہ پوش کے سامنے کبھی سانپ کی شکل میں نہیں آئے گا۔

ناگ بھی سیاہ پوش کو اپنی نگاہوں میں رکھنا چاہتا تھا کیونکہ سیاہ پوش کو معلوم تھا کہ عنبر، ماریا کیٹی، جولی، ساگا اور تھیو ساگ کہاں قید میں پڑے ہیں۔ سیاہ پوش شہر کے دروازے میں سے گزر کر کھلی سڑک کے کنارے کنارے چلنے لگا۔ ناگ بھی عقاب کی شکل میں اس کے اوپر اڑتا چلا جا رہا تھا۔ ناگ سیاہ پوش کو اپنی نظروں سے اوجھل نہیں کرنا چاہتا تھا۔ سیاہ پوش کچھ دیر سڑک پر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

چلتا رہا۔ پھر وہ دائیں جانب سڑک سے اُتر کر کچے میدان میں سے گزرنے لگا۔ یہاں ایک پتلی پگڈنڈی یونانی قبرستان کی طرف جاتی تھی۔ سیاہ پوش اس پگڈنڈی پر چلتا یونانی قبرستان میں داخل ہو گیا۔ اس قبرستان میں یونانیوں کی قبریں تھیں اور یہاں سائپرس کے اونچے اور گھنے درخت اُگے ہوئے تھے۔ ان درختوں کی وجہ سے قبرستان میں موت کی تاریکی چھائی ہوئی تھی۔ ستاروں کی روشنی بھی یہاں تک نہیں پہنچ سکتی تھی۔ ناگ کے لیے درختوں کے اوپر اُڑتے ہوئے سیاہ پوش کو اپنی نظروں میں رکھنا مشکل ہو رہا تھا۔ وہ درختوں میں اُتر آیا اور ایک درخت کی ٹہنی پر بیٹھ گیا سیاہ پوش قبروں کے درمیان اندھیرے میں چلا آ رہا تھا۔

ناگ عقاب کی شکل میں درخت کی شاخوں میں بیٹھا غور سے اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔ سیاہ پوش ایک ایسی قبر کے پاس آکر رُک گیا جو ایک چبوترے پر بنی ہوئی تھی۔ اور جس کے اوپر چھوٹا سا یونانی طرز کا پرانا گنبد بنا ہوا تھا۔ یہ گنبد اس قدر پرانا تھا کہ اس کی اینٹیں ایک جگہ سے پھٹ گئی تھیں اور وہاں گھاس اُگ آئی تھی۔ سیاہ پوش نے گھوم کر اپنے پیچھے کی طرف دیکھا۔ شاید وہ یہ تسلی کرنا چاہتا تھا کہ کوئی اس کا پیچھا تو نہیں کر رہا جب اسے یقین ہو گیا کہ وہ وہاں اکیلا ہے تو اس نے قبر کے چبوترے کی تین فٹ اونچی دیوار کے پاس بیٹھ کر ایک جگہ اینٹ

کو آہستہ سے دبایا۔ اینٹ کے دبتے ہی چبوترے کی دیوار کا ایک حصّہ پیچھے کو ہٹ گیا۔ سیاہ پوش وہاں جو شگاف پیدا ہو گیا تھا اس میں اُتر گیا۔ اس کے اُترنے کے ذرا بعد چبوترے کی دیوار اپنی جگہ پر آ گئی۔ ناگ کا خیال تھا کہ سیاہ پوش نے قبر کے چبوترے کی اینٹ کو ہاتھ سے دبایا تھا۔ مگر ایسا نہیں تھا سیاہ پوش نے اینٹ پر ہاتھ رکھ کر ایک خاص منتر پڑھا تھا اور دیوار اس منتر کی وجہ سے پیچھے ہٹی تھی۔ ناگ کو اس کا علم بہت جلدی ہو گیا۔

جب سیاہ پوش قبر کے اندر چلا گیا اور اسے قبر میں اُترے کچھ وقت گزر گیا تو ناگ درخت سے نیچے اُتر آیا۔ اس نے فوراً انسانی شکل اختیار کی اور جھک کر چبوترے کی اینٹوں کو غور سے دیکھا۔ ان میں سے ایک اینٹ ذرا باہر کو ابھری ہوئی تھی۔ ناگ نے اس اینٹ کو آہستہ سے دبایا۔ کوئی اثر نہ ہوا۔ ناگ نے ذرا زور سے دبایا۔ اب بھی کوئی اثر نہ ہوا۔ ناگ نے باری باری چبوترے کی دیوار کی ساری اینٹوں کو دبا کر دیکھا۔ مگر دیوار اپنی جگہ سے ایک انچ بھی پیچھے نہ ہٹی۔ اب ناگ سمجھ گیا کہ سیاہ پوش نے اینٹ کو دباتے وقت ضرور کوئی طلسمی منتر پڑھا ہو گا۔ ناگ نے چبوترے کے چاروں طرف گھوم کر دیکھا۔ کسی جگہ کوئی چھوٹا سا سوراخ بھی نظر نہ آیا۔ ناگ نے اس گنبد والی قبر کو نشانی کے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

طور پر ذہن میں یاد رکھ لیا۔ اور عقاب کی شکل بدل کر وہاں سے پرواز کرتا ہوا واپس شاہی محل کے مہمان خانے میں آ گیا۔ اب اِسے شہر والے گنڈاپ کے پرانے مکان میں رہنے کی ضرورت نہیں تھی۔

رات گزر گئی۔ دن کا اجالا پھیلا تو ناگ شاہی محل سے نکل کر یونانی قبرستان کی طرف چل پڑا۔ وہ دن کے وقت گنبد والی قبر کو غور سے دیکھنا چاہتا تھا۔ قبرستان میں رات والی ویرانی برس رہی تھی۔ پرانی قبروں پر سناٹا چھایا تھا۔ ناگ یہاں انسانی شکل میں چلنے پھرنے کا خطرہ مول نہیں لینا چاہتا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ سیاہ پوش کو گنڈاپ نے اس کی کوئی نہ کوئی نشانی بتا دی ہے جس سے وہ اِسے پہچان لے گا۔ ناگ نے فیصلہ کیا تھا کہ وہ سیاہ پوش کے سامنے انسانی شکل میں جانے کی کم سے کم کوشش کرے گا۔ اس دوران ناگ یہی کوشش کرنا چاہتا تھا کہ وہ جلدی سے جلدی عنبر ماریا کیٹی کا سراغ لگا کر ان کی تلاش میں روانہ ہو جائے۔ قبرستان میں داخل ہونے کے بعد ناگ سائپرس کے ایک درخت کے پیچھے آ گیا۔ یہاں آ کر اس نے چاروں طرف دیکھا قبرستان میں کوئی نہیں تھا۔ چاروں طرف ویرانی اور سناٹا تھا۔ ناگ کو کچھ فاصلے پر گنبد والی قبر کا چبوترہ صاف نظر آ رہا تھا۔ وہ انسانی شکل میں دن کے وقت چبوترے والی قبر کا جائزہ لینا چاہتا۔ آخر اس نے

یہی فیصلہ کیا کہ وہ ابھی انسانی شکل میں ہی رہے گا۔ چنانچہ وہ قبروں میں سے جلدی جلدی گزرتا گنبد والی قبر کے پاس آ گیا۔

اب اِس نے دن کی روشنی میں قبر کو چاروں طرف سے دیکھا۔ پھر چبوترے کی دیوار کی اینٹوں کا جائزہ لیا۔ یہاں کوئی چھوٹی سی درز یا دراڑ تک اِسے کہیں نظر نہ آئی۔ سیاہ پوش اس کی آنکھوں کے سامنے اس قبر کے اندر گیا تھا۔ لیکن وہ کسی طلسمی منتر کے اثر سے دیوار میں شگاف ڈال کر قبر میں اُترا تھا۔ ناگ کے پاس ایسا کوئی طلسمی منتر نہیں تھا۔ وہ جھک کر دیوار کو دیکھ رہا تھا کہ اسے قبر کے اندر سے کسی کے قدموں کی آواز سنائی دی۔ جیسے کوئی قبر کے اندر سیڑھیاں چڑھ رہا ہو۔ ناگ تیزی سے پیچھے ہٹا اور اس نے عقاب کی شکل اختیار کی اور اُڑان بھر کر اوپر درخت کی ٹہنی پر جا کر بیٹھ گیا اور نیچے دیکھنے لگا۔ اس کے دیکھتے دیکھتے گنبد والی قبر کے چبوترے کی دیوار میں اسی جگہ شگاف نمودار ہوا جہاں رات کو دیوار اپنی جگہ سے پیچھے ہٹی تھی۔ شگاف میں سے وہی سیاہ پوش باہر نکل آیا۔ باہر آتے ہی اس نے سب سے پہلے چاروں طرف قبرستان میں دیکھا۔ پھر دیوار کے پاس بیٹھ کر شاید کوئی منتر پڑھا اور دیوار آپس میں مل گئی۔

سیاہ پوش ایک دُبلا پتلا سانولے رنگ کا آدمی تھا اور ذرا کندھوں کو جھکا کر چلتا تھا۔ اس نے اپنے کاندھے پر ایک

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

چھوٹا سا تھیلا لٹکا رکھا تھا۔ قبر کے پاس کھڑے ہو کر اس نے تھیلے میں ہاتھ ڈال کر کوئی ہڈی نکالی۔ اِسے غور سے دیکھا۔ پھر اِسے قبر کے اوپر رکھ دیا۔ خود ایک طرف بیٹھ گیا۔ ہڈی قبر کے اوپر حرکت کرنے لگی۔ وہ گھوم کر پلٹ گئی۔ اوپر کو اُچھلی اور قبر میں غائب ہو گئی۔ ہڈی کے غائب ہونے کے بعد سیاہ پوش قبر پر سے اُٹھا اور چبوترے سے اُتر کر پتلی پگڈنڈی پر آ گیا۔ ناگ عقاب کی شکل میں درخت پر بیٹھا یہ سارا ماجرا دیکھ رہا تھا۔ ہڈی کے غائب ہونے سے ناگ سمجھ گیا کہ سیاہ پوش طلسم بھی جانتا ہے سیاہ پوش قبروں کے درمیان سے گزرتا ہوا جب قبرستان سے باہر نکل گیا تو ناگ ٹہنی پر سے اُڑ کر فضا میں بلند ہوا۔ اور سیاہ پوش کے اوپر بلندی پر اُڑتے ہوئے اُس کا پیچھا کرنے لگا۔

وہ پتہ کرنا چاہتا تھا کہ یہ سیاہ پوش کہاں جا رہا ہے۔ یہ ناگ کو اچھی طرح سے معلوم تھا کہ یہ سیاہ پوش اب ناگ کی تلاش میں نکلا ہے اور ہر حالت میں ناگ کو سانپ کی شکل میں اپنے قابو میں لانے کا عزم کیے ہوئے ہے۔ ناگ بھی سیاہ پوش کے پیچھے لگا تھا۔ اسے بھی سیاہ پوش کے تعاقب کی ضرورت تھی۔ کیونکہ یہی ایک آدمی تھا جو عنبر ماریا کیٹی جوبلی سانگ اور تھیو سانگ کے خفیہ قید خانے سے واقف تھا۔ اور اسی سے ناگ کو اپنے ساتھیوں کا سراغ مل سکتا تھا۔ سیاہ پوش

گھری آبادی والے علاقے میں داخل ہو گیا۔ وہ ایک کشادہ کھلے بازار میں سے گزر رہا تھا۔ اس بازار کے آخر میں جا کر وہ ایک گلی میں گھوم گیا۔ ناگ بھی عقاب کی شکل میں گلی میں اُتر آیا۔ اور ایک مکان کے باہر نکلے ہوئے چھجے پر بیٹھ کر سیاہ پوش کو دیکھنے لگا۔ اس گلی میں ایک آتش پرستوں کا مندر تھا۔ یہاں آتش پرست آگ کی پوجا کرتے تھے۔

سیاہ پوش اِس مندر میں چلا گیا۔ ناگ سوچنے لگا کہ اب اسے کیا کرنا چاہیے۔ عقاب کی شکل میں مندر میں جانا بے کار تھا۔ سانپ کی شکل میں بھی وہ سیاہ پوش کے سامنے نہیں جانا چاہتا تھا۔ ناگ نے سوچا کہ اُسے بھیس بدل کر مندر میں جانا چاہیے اور یہ معلوم کرنا چاہیے کہ یہ سیاہ پوش اس مندر میں کیا کرتا ہے۔ ناگ فوراً وہاں سے اُتر کر اپنے پرانے مکان میں آ گیا۔ یہاں اوپر والی منزل میں اُس کا کمرہ ویسے ہی خالی پڑا تھا۔ ناگ نے اپنی شکل انسان میں تبدیل کی اور نیچے اُتر آیا۔ صحن میں ایرانی کنیز رخسانہ کپڑے دھو کر سکھانے کے لیے ڈال رہی تھی۔ ناگ نے یہ مکان اپنی ایرانی کنیز کو دے رکھا تھا۔ کیونکہ کسی بھی وقت ناگ کو اس مکان کی ضرورت پڑ سکتی تھی جیسے کہ اس وقت اُسے ضرورت پڑ گئی تھی۔

ایرانی کنیز رخسانہ نے اپنے مالک ناگ کو دیکھا تو بولی۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"میرے آقا! آپ کب آئے تھے؟"
ناگ نے کہا۔

"میں رات کو آ گیا تھا۔ تم اس وقت سو رہی تھیں"

ناگ نے منہ ہاتھ دھویا۔ رخسانہ قہوہ بنا کر لے آئی۔ اس ایرانی کنیز رخسانہ کو ناگ کی خفیہ طاقت کے بارے میں کچھ خبر نہیں تھی۔ وہ اسے جڑی بوٹیوں کا تاجر سمجھتی تھی۔ جو اب بادشاہ کا درباری بن گیا تھا۔ اور اس کا نام کالام تھا۔ ناگ کو رخسانہ کی مدد کی ضرورت تھی۔ اس نے قہوہ پیتے ہوئے رخسانہ سے کہا۔

"رخسانہ اس وقت مجھے تمہاری ضرورت پڑ گئی ہے۔ کیا تم میرے ساتھ تعاون کرو گی؟"
رخسانہ نے کہا۔

"آپ میرے آقا ہیں۔ میں تو آپ کے حکم کی بندی ہوں"
ناگ نے کہا۔

"بات یہ ہے کہ اس شہر میں ایک ایسا باغی آتش پرستوں کے لباس میں داخل ہو گیا ہے۔ جو اپنے گروہ سے مل کر یہاں بادشاہ کے خلاف بغاوت

برپا کرنا چاہتا ہے۔ بادشاہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں بھیس بدل کر اس باغی اور اس کے گروہ کا سراغ لگاؤں اور ان سب کو گرفتار کروا دوں۔ یہ بات تم اپنے دل میں راز سمجھ کر رکھنا"
رخسانہ نے کہا۔

"میرے آقا! آپ کا حکم سر آنکھوں پر۔ مجھے حکم دیجئے کہ میں آپ کے لیے کیا کر سکتی ہوں"
ناگ بولا۔

"میں بادشاہ کی طرف سے سونپی گئی ایک خفیہ مہم پر ہوں اور اب تم بھی میری اس مہم میں شامل ہو گئی ہو۔ میں چاہتا ہوں کہ ہم دونوں آتش پرست جوگی اور جوگن کا بھیس بدل کر شہر کے مندر میں جا کر اس باغی گروہ کا سراغ لگائیں۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ باغی شہر کے ایک خاص مندر میں موجود ہے"
رخسانہ نے ادب سے کہا۔

"میں ہر طرح سے حاضر ہوں میرے آقا۔ کیا ہمیں جوگی اور جوگن کا بھیس بدلنا ہوگا؟"
ناگ بولا۔

"ہاں۔ کیا تم اس سلسلے میں میری مدد کر سکتی ہو؟"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

رخسانہ کہنے لگی۔

"میں خود آتش پرست ہوں میرے آقا۔ مجھے معلوم ہے کہ آتش پرست جوگی اور جوگن کیا لباس پہنتے ہیں۔ میں ابھی اس کا انتظام کرتی ہوں۔"

رخسانہ فوراً شہر کی طرف چل دی۔ جب واپس آئی تو اس کے پاس سفید اور زرد رنگ کے کپڑے تھے۔ رخسانہ نے اپنا اور ناگ کا سر اُسترے سے مونڈ دیا۔ انہوں نے آتش پرست جوگی جوگنوں والے زرد اور سفید کپڑے پہنے۔ گلے میں مالا ڈالی اور آتش پرستوں کے بھجن گاتے ہوئے شہر والے مندر کی طرف روانہ ہو گئے۔ سر منڈوانے سے ناگ کا حلیہ ایسا ہو گیا تھا کہ وہ پہچانا نہیں جاتا تھا۔ بڑے غور سے دیکھنے پر ہی اسے پہچانا جا سکتا تھا۔ وہ اس گلی میں آ گئے جہاں وہ مندر تھا۔ جہاں سیاہ پوش داخل ہوا تھا۔ سیاہ پوش اس مندر کا بڑا پجاری تھا ناگ کا اندازہ بالکل درست نکلا۔ ناگ اور رخسانہ آتش پرستوں والے بھجن گاتے مندر میں داخل ہو گئے۔

○

میرے نام

میرے پیارے انکل اے حمید

اب تک میں ۱۵۶ قسطیں عنبر ناگ ماریا کی پڑھ چکا ہوں آپ نے اتنی بڑی سیریز لکھی ہے یہ ایک ریکارڈ ہے۔ اس پر میں آپ کو دلی مبارکباد دیتا ہوں۔ اس سیریز میں جو کمی مجھے محسوس ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ آپ نے ناگ دیوتا اور نیولا کی جنگ نہیں کروائی۔

امید ہے آپ اس حقیر سے خط کا، اپنا قیمتی وقت نکال کر جواب دیں گے

نوٹ: یہ میرا دوسرا خط ہے۔

ملک محمد فاروق راولپنڈی۔

میرے پیارے انکل اے حمید

السلام علیکم! میں آپ کے ناولوں کو پڑھنے والا ایک لڑکا ہوں۔ اور آپ سے ایک درخواست کرنے لگا ہوں کہ جس طرح آپ نے عنبر ناگ ماریا کو خضر حیات دے رکھی ہے اس طرح آپ کیٹی کو بھی کوئی خصوصیت دیں۔ یعنی عنبر ایک پہاڑ کو توڑ سکتا ہے اور ناگ خود ہی دیوتا ہے اور ماریا غائب بھی رہ سکتی ہے۔ اور ظاہری حالت میں بھی۔ اور تھیوسانگ بھی اپنی انگلی سے چھو کر کسی کو چھوٹا کر سکتا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ہے۔ مگر کیٹی کے پاس کوئی خوبی نہیں ہے۔ سوائے اس کے کہ وہ صرف آگ میں مر سکتی ہے۔

سوائے عنبر کے آگ سے تو سبھی ڈرتے ہیں۔ اور سب کے پاس کوئی نہ کوئی خوبی ہے۔ لیکن میں آپ کے رسالے میں کیٹی کو ہی دیکھ رہا ہوں کہ اس کے پاس دوسروں کی طرح کوئی خوبی نہیں ہے۔ سوائے اس کے کہ وہ ایک خلائی لڑکی ہے۔ اس لیے میری آپ سے درخواست ہے کہ آپ کیٹی کو بھی کوئی اچھی سی طاقت دیں جس سے سب قارئین مطمئن ہو جائیں۔ خدا حافظ۔

شہباز رشید رول نمبر ۳ کلاس نہم اے معرفت آغا محمد رشید گلی B/2
مکان نمبر ۳ فاروق گنج ——— لاہور

پیارے انکل اے حمید صاحب السلام علیکم!

امید ہے آپ بخیریت ہوں گے اور اپنی روایتی روانی سے ہم لوگوں کے لیے کہانیاں لکھ رہے ہوں گے
اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ

میں نے آپ کے کافی سارے ناول پڑھے ہیں۔ جو عنبر ناگ و ماریا کے سلسلے میں لکھے گئے۔ مجھے آپ کی تحریر بہت پسند ہے۔ خاص طور پر آپ جو سسپنس پیدا کرتے ہیں۔ اس سے ایک

بے چینی سی طاری ہو جاتی ہے۔ لیکن ایک چیز جس کا مجھے بہت تجسس ہے وہ ہے اس سلسلے کی کہانیوں کی تعداد۔ آخر اس سلسلے کا اختتام کب ہو گا۔ اگرچہ کہانیاں بہت دلچسپ ہوتی ہیں۔ اور بار بار پڑھنے کو دل بھی کرتا ہے۔ لیکن پھر بھی جہاں تک میرا خیال ہے یہ سلسلہ بہت طویل ہو گیا ہے اگرچہ میرے بعض دوستوں کو اس رائے سے اختلاف ہے۔ انکل پلیز مجھے اتنا بتا دیں کہ اس سلسلے کی کل کتنی کہانیاں ہیں۔ امید ہے آپ میری اس خواہش کو پورا کریں گے۔ فقط آپ کا ایک قاری
برجیس رفیع سیکنڈ ایئر اقبال ہاؤس لارنس کالج مری۔

پیارے انکل اے حمید! السلام علیکم

میں ناگ عنبر اور ماریا کے ناول بہت دلچسپی سے پڑھتا ہوں مجھے ناول پڑھتے وقت بہت لطف آتا ہے۔ انکل میری دعا ہے کہ آپ آئندہ بھی ایسے قصے کہانیاں لکھتے رہیں۔ میں نے آپ کو ایک خط لکھا تھا۔ اس خط کا جواب آپ نے نہیں دیا۔ مجھے ویران مینار۔ بھوت لڑکی اور کیٹی سانپ کے آگے بہت پسند آئی۔ انکل آپ خلائی گھڑی کا قیدی کب سے لکھنا شروع کر رہے ہیں۔ ہمیں اس ناول کا بے چینی سے انتظار ہے۔
اچھا اب اجازت دیں، خدا حافظ۔ آپ کا پرانا دوست
شوان اشرف معرفت محمد اشرف مکان ۱۹۷۸/ب انڈس روڈ نمبر ۱ لالکرتی راولپنڈی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

عنبر ناگ ماریا کیٹی

اور خلا میں

اے حمید

عنبر پبلی کیشنز
شاہ عالم مارکیٹ، لاہور-۸